روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAI RAABTA

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990
ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

صبح صادق	05:03
طلوع آفتاب	06:19
زوال آفتاب	12:42
غروب آفتاب	07:05

آج کی حدیث

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں چاندنی رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سرخ جوڑا (جس میں کالی کالی دھاریاں تھیں، مکمل سرخ نہیں تھا) زیب تن فرما تھے، میں کبھی چاند کو دیکھتا اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بالآخر میں نے یہی فیصلہ کیا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم چاند سے کہیں زیادہ حسین وجمیل اور منور ہیں۔ (ترمذی)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 231, Friday- 21 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۳۱ ۞ جمعہ، ۲۱/اگست، ۲۰۲۶، ۷/ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴/روپئے، صفحات:۸

سونے کی کان کے علاقے میں لینڈ سلائیڈنگ

۱۰۰/ سے زائد افراد ہلاک، ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ

زامبوئی: وسطی افریقی جمہوریہ (سی اے آر) کے مغربی علاقے زامبوئی میں، جو کیمرون کی سرحد کے قریب واقع ہے، سونے کی کان کے ایک علاقے میں لینڈ سلائیڈنگ کے نتیجے میں 100 سے زائد افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ ایک مقامی سرکاری اہلکار نے بی بی سی کو یہ معلومات فراہم کیں۔ سوشل میڈیا پر شیئر کی گئی ویڈیوز میں بظاہر دیکھا جاسکتا ہے کہ کان کے مقام پر ایک ڈھلوان اچانک گر پڑی اور وہاں

موجود لوگوں کے ہجوم کو اپنی زد میں لے لیا، جبکہ دیگر افراد جان بچانے کے لیے بھاگتے نظر آئے۔ کیمرون کے سرحدی قصبے گاروآبولائی کے میئر آدمو عبدون نے بی بی سی کو بتایا کہ یہ حادثہ منگل کی دوپہر پیش آیا۔ امدادی کارروائیاں جاری ہیں اور خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ ہلاکتوں کی تعداد مزید بڑھ سکتی ہے۔ فوری طور پر یہ واضح نہیں ہوسکا کہ کان میں لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ کیا بنی۔ عبدون کے مطابق اب تک ملبے سے 107 لاشیں نکالی جاچکی ہیں۔' کان میں کام کرنے والے ایک مزدور، سیڈرک مبانگو، نے خبر رساں ایجنسی اے ایف پی کو بتایا: 'زمین مکمل طور پر دھنس گئی اور لوگوں کو اپنے نیچے دبا لیا۔' 'اس وقت بھی کئی لوگ ملبے تلے دبے ہوئے ہیں۔' کیمرون کے مشرقی علاقے کے گورنر نے سرکاری میڈیا کو بتایا کہ ہلاک ہونے والوں میں کم از کم تین کیمرونی شہری بھی شامل ہیں۔ گریگوار موونگو نے کہا کہ ان کی لاشیں تدفین کے لیے ان کے آبائی علاقوں کو منتقل کی جارہی ہیں، جبکہ زخمی ہونے والوں کی دیکھ بھال کے لیے بھی اقدامات کیے جارہے ہیں۔ اے ایف پی کے مطابق زندہ بچ جانے والے افراد کو بابوآ کے ہسپتال منتقل کیا جارہا ہے، جو وسطی افریقی جمہوریہ کا ایک قصبہ ہے اور کان کے مقام سے تقریباً 50 کلومیٹر دور واقع ہے۔ وسطی افریقی جمہوریہ کے مقامی میڈیا کے مطابق حکام نے لینڈ سلائیڈنگ کی وجوہات جاننے کے لیے تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ اے ایف پی نے بابوآ کے سرکاری استغاثہ کے ایک بیان کے حوالے سے بتایا کہ غالب امکان ہے کہ 'زیرِ زمین متعدد سرنگوں کے منہدم ہونے' کے باعث یہ حادثہ پیش آیا، جہاں کان کن کام کررہے تھے۔

متھرا شاہی عیدگاہ معاملہ: پھلاہاری مہاراج کی مسلم فریق کو

2.25 ایکڑ کے بدلے 20 ایکڑ زمین دینے کی پیشکش

مہاراج نے عیدگاہ کمیٹی کو خط لکھا کہ 'اگر مسلم فریق سمجھوتہ کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو 20 ایکڑ زمین میوات میں دینے کو تیار ہیں اور مسجد کی تعمیر میں جو بھی خرچ آئے گا اس کو بھی دینے کے لیے تیار ہیں۔' متھرا میں 'شری کرشن جنم بھومی' مندر معاملے میں عرضی گزار اور ہندووادی لیڈر پھلاہاری مہاراج نے عیدگاہ کمیٹی کو خط لکھ کر مسلم فریق کو شاہی عیدگاہ کی 2.25 ایکڑ زمین کے بدلے میں 20 ایکڑ زمین دینے کی پیشکش کی ہے۔ پھلاہاری مہاراج نے کہا ہے کہ اگر مسلم فریق عدالت کے باہر سمجھوتہ کرنا چاہتا ہے تو ہم اس کے لیے تیار ہیں۔ واضح رہے کہ 'شری کرشن جنم بھومی' تنازعہ معاملے کی سماعت کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے حکم دیا تھا کہ ہندو فریق اور مسلم فریق آپس میں بیٹھ کر متھرا لوک عدالت میں اپنا تنازعہ حل کر سکتے ہیں۔ اس دوران ہندو فریق تو لوک عدالت میں حاضر ہوا تھا لیکن مسلم فریق کی جانب سے کوئی بھی عدالت میں نہیں آیا، جس کی وجہ سے عدالت کوئی بھی فیصلہ نہیں دے سکی۔ ہندی نیوز پورٹل 'اے بی پی نیوز' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق پھلاہاری مہاراج نے عیدگاہ کمیٹی کو ایک خط لکھا۔ انہوں نے کہا کہ اگر مسلم فریق سمجھوتہ کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو 20 ایکڑ زمین میوات میں دینے کو تیار ہیں اور مسجد کی تعمیر میں جو بھی خرچ آئے گا اس کو بھی دینے کے لیے تیار ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ آپ بھائی چارہ نبھانے کی بات کرتے ہیں اس لیے ہم بھی بھائی چارہ نبھانے کے لیے تیار ہیں۔ اپنے خط میں پھلاہاری مہاراج لکھتے ہیں کہ ''میوات میں مسلم طبقہ کی تعداد زیادہ ہے، آپ وہاں پیار و محبت سے نماز ادا کر سکتے ہیں۔ برج بھومی جہاں بھگوان شری کرشن کا جنم ہوا وہاں پر شری کرشن کے عقیدت مندوں کی تعداد زیادہ ہے تو ہم لوگ یہاں پر پیار و محبت سے اپنے کرشن کنہیا کو ماکھن مشری کا بھوگ لگانے چاہتے ہیں، اپنے بھگوان کا بھجن کیرتن کرنا چاہتے ہیں۔'' ساتھ ہی انہوں نے مسلم فریق سے کہا کہ اگر آپ ثالثی کے لیے اکھلیش یادو کو شامل کرنا چاہتے ہیں تو بھی ہم کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ متھرا محبت کا شہر ہے، بھائی چارہ نبھانے میں مسلم فریق کو ہمارا تعاون کرنا چاہیے۔ 20

ایکڑ زمین دینے کا اعلان: پھلاہاری مہاراج نے عیدگاہ کمیٹی کو باقاعدہ خط لکھ کر پیشکش کی ہے کہ وہ شاہی عیدگاہ کی موجودہ 2.25 ایکڑ زمین مندر ٹرسٹ کے حوالے کر دیں، جس کے بدلے انہیں میوات (ہریانہ) میں 20 ایکڑ زمین دی جائے گی۔ تعمیراتی اخراجات کی ذمہ داری: انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ نئی جگہ پر مسجد کی تعمیر میں جو بھی خرچہ آئے گا، وہ اسے برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں۔ باہمی بھائی چارہ: ہندو رہنما کا کہنا ہے کہ مسلم فریق ہمیشہ بھائی چارے کی بات کرتا ہے، اس لیے ہم بھی حقیقی بھائی چارہ نبھانے کے لیے یہ بڑی پیشکش کررہے ہیں تاکہ اس دیرینہ تنازع کو عدالت سے باہر دوستانہ ماحول میں حل کیا جا سکے۔ یہ معاملہ متھرا میں واقع کل 13.37 ایکڑ زمین کی ملکیت کا ہے، جس کے ایک حصے پر شاہی عیدگاہ قائم ہے۔ ہندو فریق کا دعویٰ ہے کہ یہ پوری زمین بھگوان شری کرشن کی جائے پیدائش ہے اور مسجد مندر کو منہدم کرکے بنائی گئی تھی۔ یہ معاملہ فی الحال الہ آباد ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہے۔ حال ہی میں عدالت کی طرف سے دونوں فریقین کو لوک عدالت یا باہمی ثالثی کے ذریعے حل نکالنے کا موقع بھی دیا گیا تھا۔

طلبہ احتجاج معاملہ: پولیس کی کارروائی کی ہوگی جانچ

سپریم کورٹ نے تحقیقاتی کمیٹی سے جلد از جلد تحقیقات مکمل کر کے عبوری رپورٹ پیش کرنے کو کہا ہے۔ معاملے کی آئندہ سماعت 10 ستمبر کو ہوگی۔ سپریم کورٹ نے گزشتہ ماہ ہونے والے طلبہ احتجاج کے دوران پولیس کی کارروائیوں کی تحقیقات کیلئے سپریم کورٹ کے سابق جج جسٹس آر سبھاش ریڈی کی سربراہی میں ایک ہائی پاورڈ کمیٹی تشکیل دی ہے۔ اس کے دیگر اراکین میں پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس روی شنکر جھا، دہلی ہائی کورٹ کی سابق جج جسٹس شالندر کور، سی بی آئی کے سابق ڈائریکٹر رشی کمار شکلا اور میگھالیہ کے سابق ڈی جی پی ایل آر بشنوئی شامل ہیں۔ ہندی نیوز پورٹل 'ٹی وی 9 بھارت ورش' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق ہائی پاورڈ کمیٹی مظاہرین کے خلاف مبینہ طور پر ضرورت سے زیادہ طاقت کے استعمال، پیلیٹ گن کے استعمال، پولیس کارروائی کی جواب دہی، مظاہرین کی نگرانی، خواتین مظاہرین کے خلاف تشدد اور ہراسانی کے الزامات، متاثرین کو طبی امداد اور معاوضہ جیسے معاملات کی تحقیقات کرے گی۔ کمیٹی یہ بھی جائزہ لے گی کہ پُرامن احتجاج کے حق اور لا اینڈ آرڈر برقرار رکھنے کے درمیان مناسب توازن کس طرح قائم کیا جائے۔ قابل ذکر ہے کہ مظاہروں سے متعلق بڑے آئینی سوالات پر عدالت بعد میں الگ سے فیصلہ کرے گی۔

وزیر اعظم مودی ستمبر میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گے

ان کی تقریر ۲۵/ستمبر کو دوپہر کے سیشن کے لئے منصوبہ بندی کی گئی ہے

اقوام متحدہ: توقع ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی ابتدائی ٹائم ٹیبل کے مطابق ستمبر میں ہونے والی جنرل اسمبلی کی اعلیٰ سطحی میٹنگ کے دوران عالمی رہنماؤں سے بات کریں گے۔ ان کی تقریر 25 ستمبر کو دوپہر کے سیشن کے لئے منصوبہ بندی کی گئی ہے، جو 3 بجے سہ پہر ہوگی۔ 2014 میں اپنے انتخاب کے بعد سے، پی ایم مودی نے اقوام متحدہ کے چھ اعلیٰ سطحی اجلاسوں میں حصہ لیا ہے۔ جنرل اسمبلی کے 81ویں اجلاس کی قیادت بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ خلیل الرحمان کریں گے، جنہیں جون میں صدر منتخب کیا گیا تھا۔ اس سیشن کا تھیم اعتماد کی بحالی، تبدیلی کا انتظام ہے۔ اعلیٰ سطحی ہفتہ 22 ستمبر کو شروع ہوگا، جس میں روایتی طور پر برازیل کے صدر لوئیز اناسیو لولا ڈا سلوا پہلے خطاب کریں گے، اس کے بعد امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ ہوں گے۔ اقوام متحدہ کے پروٹوکول کے مطابق سربراہان مملکت بشمول صدور اور بادشاہ پہلے خطاب کریں گے، اس کے بعد حکومت کے سربراہان اور پھر دیگر حکام۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ موجودہ شیڈول کے مطابق دوسرکردہ رہنماؤں، چین کے صدر شی جن پنگ اور روس کے ولادیمیر پوتن کی میٹنگ میں شرکت کی توقع نہیں ہے۔ رپورٹس سے پتہ چلتا ہے کہ ژی اسی ہفتے واشنگٹن میں ٹرمپ کے ساتھ ہونے والے سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے اقوام متحدہ کے اجلاس کو چھوڑ دیں گے۔ آبنائے ہرمز میں جاری صورتحال کی طرف توجہ مبذول کرواتے ہوئے، ایران کے صدر مسعود پیزشکیان 23 ستمبر کو اسمبلی سے خطاب کرنے والے ہیں۔ مزید برآں، یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی اور روس کے وزیر خارجہ سرگئی لاوروف بھی جاری تنازع پر بات چیت کے لیے موجود ہوں گے۔ بنگلہ دیش کے وزیر اعظم طارق رحمان 24 ستمبر کو خطاب کریں گے جبکہ پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف 25 ستمبر کی سہ پہر کو وزیر اعظم مودی کے خطاب کے ساتھ ہی اسمبلی سے خطاب کریں گے۔

اتراکھنڈ میں ایس آئی آر کی گڑبڑیوں کے خلاف کانگریس کا الیکشن کمیشن کے باہر دھرنا

کانگریس رہنماؤں نے الزام عائد کیا کہ اتراکھنڈ میں ایس آئی آر کے نام پر بڑے پیمانے پر بے ضابطگیاں کی جارہی ہیں

نئی دہلی: اتراکھنڈ میں ووٹر لسٹوں کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے دوران بے ضابطگیوں کے خلاف کانگریس کے سینئر رہنماؤں نے جمعرات کو نئی دہلی میں الیکشن کمیشن کے دفتر کے باہر دھرنا دیا اور نعرے لگائے۔ بعد میں کانگریس رہنماؤں نے کمیشن کے افسران کو اپنا مکتوب سونپا۔ کانگریس جنرل سکریٹری اور اتراکھنڈ کی پارٹی انچارج کماری سیلجا، ریاستی کانگریس کمیٹی کے صدر گنیش گوڈیال، کانگریس کے میڈیا شعبے کے سربراہ پون کھیڑا، قانون ساز پارٹی کے لیڈر یشپال آریہ کے علاوہ سینئر رہنما ہرک سنگھ راوت، پریتم سنگھ، قاضی نظام الدین اور گردیپ سپل الیکشن کمیشن کے دفتر پہنچے تھے۔ کانگریس رہنماؤں نے الزام عائد کیا کہ اتراکھنڈ میں ایس آئی آر کے نام پر بڑے پیمانے پر بے ضابطگیاں کی جارہی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک شخص پانچ سے زیادہ درخواستیں نہیں دے سکتا، لیکن ریاست میں ایک ہی شخص کے نام سے سیکڑوں اور ہزاروں درخواستیں دی جارہی ہیں۔ پارٹی رہنماؤں نے ووٹروں کے نام حذف کرانے کی درخواستوں میں فرضی واڑہ کیے جانے کا بھی الزام لگایا۔ کانگریس رہنماؤں نے کہا کہ پارٹی نے دہلی میں الیکشن کمیشن کے دفتر پہنچنے سے قبل اتراکھنڈ میں بھی کمیشن کے دفتر کو میمورنڈم دیا تھا اور افسران سے ملاقات کی کوشش کی تھی۔ ان کے مطابق، کمیشن اقتدار میں بیٹھے لوگوں کے اشارے پر لوگوں کا حقِ رائے دہی چھیننے کا کام کررہا ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری کماری سیلجا نے الزام لگایا کہ پارٹی رہنما کئی دنوں سے الیکشن کمیشن سے ملاقات کا وقت مانگ رہے تھے، لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ اس کے بعد انہیں کمیشن کے دفتر پہنچ کر دھرنے پر بیٹھنا پڑا۔ سیلجا نے کہا کہ جمہوریت میں اپوزیشن کو اپنی بات رکھنے، سوال پوچھنے اور آئینی ادارے سے جواب طلب کرنے کا حق حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے کانگریس رہنماؤں کو الیکشن کمیشن کے افسران کے ساتھ ملاقات کرکے اپنی بات رکھنے کا موقع ملتا تھا، لیکن جمعرات کو انہیں کمیشن کے دفتر کے باہر بیریکیڈ کے پاس روک دیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ کانگریس رہنماؤں نے کمیشن سے کم از کم گیٹ کھول کر میمورنڈم قبول کرنے کی درخواست کی لیکن انہیں باہر ہی روک دیا گیا اور بعد میں گیٹ کے باہر سے ہی میمورنڈم دینے کو کہا گیا۔ سیلجا نے سوال کیا کہ کیا اب ملک میں عوام کے حقوق سے متعلق سوالات بھی سلاخوں کے درمیان سے کیے جائیں گے؟ انہوں نے کہا کہ بڑی مشکل سے کمیشن کے دو افسران باہر آئے اور میمورنڈم قبول کیا۔ کانگریس نے ووٹر لسٹوں سے نام حذف کیے جانے، ووٹ کاٹے جانے اور شکایت کنندگان کی شناخت و شکایات کی بنیاد سے متعلق سوال اٹھائے ہیں۔

بنگلہ دیش: سابق چیف صلاحکار محمد یونس سمیت 27 کے خلاف شکایت درج، تشدد و آگ زنی کا سنگین الزام عائد

تمنا چودھری پرینکا نامی خاتون نے راجدھانی ڈھاکہ کے میٹروپولیٹن مجسٹریٹ محمد جوئل رانا کی عدالت میں عرضی داخل کی۔ عدالت نے اس معاملہ میں ان کا بیان درج کرلیا اور حکم کو زیر التوا رکھ دیا۔ بنگلہ دیش میں حکومت سے ہٹنے کے بعد سابقہ عبوری حکومت کے چیف صلاحکار محمد یونس اور ان کے کئی قریبیوں کے خلاف شکایت درج کی گئی ہے۔ ان پر ڈھاکہ کے دھان منڈی 32 واقع شیخ مجیب الرحمن میموریل میوزیم میں توڑ پھوڑ اور آگ زنی کا ماسٹر مائنڈ بتایا جارہا ہے۔ اس سلسلے میں محمد یونس اور سابق قانونی صلاحکار ڈاکٹر آصف نذرل سمیت 27 لوگوں کے خلاف عدالت میں ایک عرضی داخل کی گئی ہے۔ 'ڈھاکہ ٹریبیون' کی ایک رپورٹ کے مطابق تمنا چودھری پرینکا نامی خاتون نے راجدھانی کے میٹروپولیٹن مجسٹریٹ محمد جوئل رانا کی عدالت میں عرضی داخل کی۔ عدالت نے اس معاملہ میں ان کا بیان درج کرلیا اور حکم کو زیر التوا رکھ دیا۔ دیگر ملزمین میں سابق عبوری حکومت میں صلاح کار ڈاکٹر رضوانہ حسن، سابق پریس سکریٹری شفیق العالم، سابق داخلی صلاحکار لیفٹیننٹ جنرل جہانگیر عالم چودھری، ثقافتی امور کے صلاحکار مصطفیٰ سرور فاروقی، این سی پی کنوینر ناہد اسلام، ترجمان آصف محمود، سابق صلاحکار محفوظ عالم وغیرہ شامل ہیں۔ اس معاملہ میں داخل عرضی کے مطابق 5 فروری 2025 کو تقریباً 5 ہزار افراد دھان منڈی 32 میں غیر قانونی طریقے سے لاٹھیوں، ہتھوڑوں اور دیگر اسلحوں سے لیس ہوکر پہنچے تھے۔ الزام ہے کہ یہ لوگ محمد یونس اور باقی ملزمین کی حمایت اور اکساوے کے سبب وہاں جمع ہوئے تھے۔ شکایت میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ مذکورہ گروپ رات تقریباً 10 بجے بلڈنگ میں گھسا، اس میں توڑ پھوڑ کی اور آگ لگادی۔ ساتھ ہی وہاں موجود بیش قیمتی چیزوں کو لوٹ لیا۔ عرضی میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ بلڈنگ کو منہدم کرنے کے لیے بلڈوزر، ہتھوڑے اور دیگر بھاری مشینیں لائی گئی تھیں۔ اگلے دن شام تقریباً 5 بجے تک وہ عمارت ملبہ میں تبدیل ہوگئی تھی۔

گجرات کے بھاونگر میں زہریلی شراب کے باعث اب تک ۷/لوگوں کی موت

تقریباً ۲۸/لوگ اسپتال میں داخل، ۴/پولیس اہلکار معطل

پولیس اب پورے سپلائی چین کا پتہ لگانے کی کوشش کررہی ہے، جس کے تحت یہ معلوم کیا جارہا ہے کہ آخر کیسے لوگوں تک نقلی شراب پہنچائی جاتی ہے۔ 'ڈرائی اسٹیٹ' گجرات میں ایک بار پھر نقلی شراب نے کئی لوگوں کی جان لے لی ہے۔ بھاونگر ضلع میں زہریلی شراب پینے کے باعث اب تک 7 لوگوں کی موت ہوچکی ہے۔ اس معاملے میں 4 پولیس اہلکاروں کو معطل کیا جاچکا ہے۔ اس کے علاوہ 21 ملزمان کے خلاف ایف آئی آر بھی درج کی جاچکی ہے، جن کے اوپر نقلی شراب بنانے اور فروخت کرنے کا الزام ہے۔ واضح رہے کہ گجرات 'ڈرائی اسٹیٹ' ہے، جہاں شراب تیار کرنے، فروخت کرنے اور استعمال کرنے پر پابندی ہے۔ بھاونگر کے سپرنڈنٹ آف پولیس (ایس پی) نتیش پانڈے نے خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' سے بات چیت میں بتایا کہ زہریلی شراب کا استعمال کرنے والے 25 سے 28 لوگ زیر علاج ہیں۔ اب تک 7 لوگوں کی موت ہوچکی ہے، جبکہ 4 پولیس اہلکاروں کو اس معاملے میں معطل کیا جاچکا ہے۔ 19 اگست کو اس معاملے میں ورتیج پولیس اسٹیشن کے پاس ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔ یہ پولیس اسٹیشن گھوگھا تعلقہ کے کھرکڑی گاؤں میں واقع ہے۔ واضح رہے کہ مدھیہ پردیش کے اجین کے کھرکری سے اور گجرات کے بھاونگر سے اب تک 21 ملزمان کی شناخت ہوچکی ہے۔ ان تمام ملزمان کے خلاف معاملہ درج کیا جاچکا ہے۔ پولیس کے مطابق اس شراب کو اجین سے لایا جاتا تھا۔ اس کے بعد اسے بھاونگر اور آس پاس کے علاقے میں لوگوں کے درمیان تقسیم کرنے سے قبل اس میں ملاوٹ کی جاتی تھی۔ جن زہریلی شراب کی بوتلوں کی بنیاد پر ایف آئی آر درج کی گئی ہے ان میں ایک پر کمپنی کا لیبل بھی لگا ہوا تھا۔ پولیس اب پورے سپلائی چین کا پتہ لگانے کی کوشش کررہی ہے، جس کے تحت یہ معلوم کیا جارہا ہے کہ آخر کیسے لوگوں تک شراب پہنچائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ پولیس یہ بھی پتہ لگانے کی کوشش کررہی ہے کہ شراب کے بچے ہوئے باقی حصے کو کیسے اور کہاں پر بھیج دیا جاتا تھا۔ اس سلسلے میں کیمیکل جانچ کی رپورٹ کے حوالے سے بھی ایف آئی آر درج کی جاچکی ہے۔ دوسری جانب پولیس کی تفتیش کے دوران ضبط کی گئی رائل اسٹیج کی بوتل میں بڑی مقدار میں میتھانول کا استعمال بھی پایا گیا، جس کا تذکرہ ایف آئی آر میں بھی کیا گیا ہے۔ اس شراب میں 38.59 فیصد میتھانول اور 0.94 فیصد ایتھنول ملا ہوا تھا۔

مختصر مگر اہم خبریں

دلائی لامہ کی تصویر رکھنے پر چینی کارکن جیل میں
بیٹے نے 'علیحدگی پسندی' کے الزام پر اٹھائے سوالات

بیجنگ: چین میں ایک کارکن کو اپنے موبائل فون میں تبتی روحانی پیشوا دلائی لامہ کی تصویر رکھنے سمیت دیگر مواد کی بنیاد پر مبینہ طور پر علیحدگی پسندی کو ہوا دینے کے الزام میں قید کیے جانے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ کارکن کے بیٹے نے اپنے والد پر عائد الزامات پر سوال اٹھاتے ہوئے ان کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق چینی حکام نے کارکن کے خلاف کارروائی کے دوران ان کے فون میں موجود دلائی لامہ کی تصویر کو بھی ثبوت کے طور پر پیش کیا۔ ان کے بیٹے کا کہنا ہے کہ محض ایک تصویر رکھنے کو علیحدگی پسندی سے جوڑنا قابل اعتراض ہے اور ان کے والد نے ایسا کوئی کام نہیں کیا جس سے اس نوعیت کے سنگین الزام کا جواز پیدا ہو۔ خاندان کے مطابق اس مقدمے نے چین میں اظہار رائے اور مذہبی آزادی سے متعلق خدشات کو ایک مرتبہ پھر اجاگر کیا ہے۔ بیٹے نے بین الاقوامی برادری سے بھی اپنے والد کے معاملے پر توجہ دینے کی اپیل کی ہے۔ چینی حکومت دلائی لامہ کو علیحدگی پسند شخصیت قرار دیتی رہی ہے، جبکہ دلائی لامہ طویل عرصے سے کہتے آئے ہیں کہ وہ تبت کے لیے آزادی کے بجائے حقیقی خودمختاری اور تبتی ثقافت، زبان اور مذہبی شناخت کے تحفظ کے خواہاں ہیں۔ یہ معاملہ ایسے وقت سامنے آیا ہے جب تبت اور تبتی بدھ مت سے وابستہ افراد پر چین کی سخت نگرانی اور مذہبی سرگرمیوں پر پابندیوں کے حوالے سے بین الاقوامی سطح پر مسلسل تشویش ظاہر کی جارہی ہے۔

تبت میں مذہبی آزادی پر دباؤ

لہاسا: چین نے مشرقی تبت میں واقع دنیا کے بڑے تبتی بدھ تعلیمی مراکز میں شمار ہونے والی لارونگ گار بدھ اکیڈمی میں راہبوں اور راہبات کی رہائش گاہوں کو منہدم کرنے کی کارروائی دوبارہ شروع کردی ہے۔ تازہ سیٹلائٹ تصاویر میں علاقے میں نئی مسماری کے شواہد سامنے آئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق نئی کارروائی میں کم از کم 1,060 رہائشی یونٹس کو نشانہ بنائے جانے کا خدشہ ہے۔ جولائی کے وسط سے انہدام کا نیا مرحلہ شروع ہوا اور ابتدائی دنوں میں متعدد رہائش گاہیں منہدم کردی گئی تھیں۔ انسانی حقوق اور تبت سے متعلق تنظیموں کا کہنا ہے کہ یہ کارروائی محض تعمیراتی نظم و ضبط کا معاملہ نہیں بلکہ تبتی بدھ مذہبی اداروں، مذہبی تعلیم اور ثقافتی شناخت پر بڑھتے ہوئے سرکاری کنٹرول کا حصہ ہے۔ یہ پیش رفت چین کے نئے قومی و نسلی اتحاد سے متعلق قانون کے نفاذ کے بعد سامنے آئی ہے، جو یکم جولائی سے نافذ ہوا۔ لارونگ گار ماضی میں بھی بڑے پیمانے پر انہدام اور راہبوں و راہبات کی بے دخلی کا سامنا کرچکا ہے۔ حالیہ کارروائی نے ایک مرتبہ پھر تبت میں مذہبی آزادی، بدھ تعلیمی اداروں کی خودمختاری اور تبتی ثقافتی شناخت کے مستقبل سے متعلق خدشات کو بڑھا دیا ہے۔

ایران کو 'انتہائی سخت پابندیوں' کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے خبردار کیا ہے کہ ایران کو ''انتہائی سخت پابندیوں'' کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے یہاں تک کہ اس نے آبنائے ہرمز کی مستقبل کی اہمیت کو کم کیا، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ امریکی توانائی کی پیداوار میں اضافہ اور سپلائی کے نئے راستوں سے دنیا کا اسٹریٹجک آبی گزرگاہ پر انحصار کم ہوگیا ہے۔ ٹرمپ نے وائٹ ہاؤس میں تہران کے خلاف ممکنہ نئے اقدامات کے بارے میں پوچھے جانے پر کہا کہ ہمارے پاس ایسی چیزیں ہیں جن پر ہم پابندیاں لگا سکتے ہیں۔ ہمارے پاس بہت سخت پابندیاں ہیں اور ہم دیکھیں گے کہ کیا ہوتا ہے۔ صدر نے کہا کہ بحری جہاز آبنائے ہرمز سے گزر رہے ہیں جو خلیج فارس کو بحیرہ عرب سے ملاتی ہے اور عالمی توانائی کی ترسیل کے لیے ایک اہم راستے کے طور پر کام کرتی ہے۔ ''ابھی، آبنائے کھلا ہے؛ ہمارے پاس بہت سی کشتیاں آرہی ہیں۔

مندر کیلئے ۷۶/لاکھ منظور کرائے، پھر بھی مجھے پوجا سے روکا، بی جے پی کی دلت رکن اسمبلی کا اپنی ہی انتظامیہ پر الزام

رکن اسمبلی جے دیوی کوشل نے الزام لگایا کہ مندر کی تجدید کیلئے ۷۶/لاکھ منظور کرانے کے باوجود انہیں پوجا اور آرتی سے دور رکھا گیا۔ ان کا کہنا ہے کہ 'دلت' ہونے کی وجہ سے ان سے امتیازی سلوک کیا گیا

لکھنؤ: اتر پردیش کے لکھنؤ میں حکمراں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی دلت رکن اسمبلی جے دیوی کوشل نے اپنی ہی انتظامیہ پر امتیازی سلوک کا الزام عائد کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ شیتلا دیوی مندر کی تجدید کے لیے انہوں نے 76 لاکھ روپے منظور کرائے، لیکن جب وہ تجدیدی تقریب میں پوجا کے لیے پہنچیں تو انہیں نہ صرف پوجا سے دور رکھا گیا بلکہ آرتی میں بھی شامل نہیں ہونے دیا گیا۔ ملیح آباد اسمبلی حلقے سے بی جے پی کی رکن اسمبلی جے دیوی کوشل کے مطابق بدھ کو کاکوری کے شیتلا دیوی مندر میں تجدیدی کام کی تقریب منعقد ہوئی۔ وہ وہاں پوجا میں شرکت کے لیے پہنچی تھیں۔ ان کے ساتھ چیئرمین، کونسلر اور منڈل صدر سمیت پارٹی کے دیگر عہدیدار بھی موجود تھے۔ جے دیوی کوشل نے آئی اے این ایس سے گفتگو میں کہا کہ شیتلا دیوی مندر کے لیے 76 لاکھ روپے انہوں نے منظور کرائے تھے۔ ان کے مطابق جب مندر میں پوجا کا وقت آیا تو انہیں پوجا نہیں کرنے دی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ وہاں موجود کچھ لوگوں نے یہ بات بھی کہی کہ چونکہ وہ رکن اسمبلی ہیں اور انہوں نے مندر کے کام کے لیے رقم منظور کرائی ہے، اس لیے ان سے پوجا کرائی جانی چاہیے، لیکن اس کے باوجود انہیں موقع نہیں دیا گیا۔ رکن اسمبلی کا کہنا ہے کہ اس دوران وہ خاموشی سے کھڑی رہیں۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ انہیں آرتی کرنے سے بھی روک دیا گیا۔ جے دیوی کوشل کے مطابق انہوں نے موقع پر کسی قسم کا احتجاج نہیں کیا اور بعد میں دوسری جگہ ہونے والے پوجن پروگرام میں شرکت کے لیے چلی گئیں۔ دو مرتبہ کی رکن اسمبلی جے دیوی کوشل نے کہا کہ مرکز اور ریاست دونوں جگہ ان کی جماعت کی حکومت ہے، اس کے باوجود ان کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ انتہائی افسوسناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ درست نہیں ہے۔ جے دیوی کوشل نے اس واقعے کو ایک سازش قرار دیتے ہوئے الزام لگایا کہ ان کے ساتھ اس لیے امتیاز کیا جاتا ہے کیونکہ وہ پاسی سماج (دلت) سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کے الزامات نے اس سوال کو بھی نمایاں کیا ہے کہ ایک منتخب عوامی نمائندے کو، جو حکمراں جماعت سے تعلق رکھتی ہیں اور جس کے مطابق انہوں نے مندر کی تجدید کے لیے سرکاری رقم منظور کرائی، اسی تقریب میں پوجا سے کیوں دور رکھا گیا؟ اس معاملے پر سابق مرکزی وزیر اور جے دیوی کوشل کے شوہر کوشل کشور نے بھی سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاسی سماج نے سناتن دھرم کی حفاظت کے لیے قربانیاں دی ہیں اور مظالم برداشت کیے ہیں۔ کوشل کشور نے مزید کہا کہ جے دیوی کوشل کو کاکوری کے شیتلا ماتا مندر میں پہلے سے طے شدہ تجدیدی بھومی پوجن سے ایک سازش کے تحت روک کر ان کی توہین کی گئی۔ کوشل کشور نے اس واقعے کو انتہائی قابل مذمت قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ سناتن دھرم کو کمزور کرنے کی سازش کا حصہ ہے۔

اُدھو ٹھاکرے کو ہی پارٹی کا نام اور انتخابی نشان ملے گا: سبھاش دیسائی

شیوسینکوں کو زمینی سطح پر عوام تک پہنچنا ہوگا، جتنی بھی پارٹیاں آئیں شیوسینا برقرار رہے گی

بھیونڈی: شیوسینا (یو بی ٹی) کے سینئر رہنما اور سابق وزیر صنعت سبھاش دیسائی نے دعویٰ کیا ہے کہ پارٹی کا نام اور انتخابی نشان بالآخر اُدھو ٹھاکرے کو ہی ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے میں سپریم کورٹ انصاف کے تقاضوں کے مطابق فیصلہ کرے گی اور انہیں پورا یقین ہے کہ سچ کی جیت ہوگی۔ وہ بھیونڈی لوک سبھا حلقہ کے اہم عہدیداروں کے لیے منعقدہ 'بھگوا مہاراشٹر، ماجھا مہاراشٹر' رہنمائی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر دیسائی نے کہا کہ سپریم کورٹ میں سینئر وکیل کپل سبل نے اُدھو ٹھاکرے کے موقف کو انتہائی مضبوطی کے ساتھ پیش کیا ہے، جس سے مخالفین میں بے چینی پیدا ہوگئی ہے۔ ان کے مطابق بغاوت جھوٹ اور وعدہ خلافی کی بنیاد پر کھڑی ہے، اس لیے ان کے سیاسی وجود پر بھی سوالیہ نشان لگ گیا ہے۔ شیوسینکوں کی رہنمائی کرتے ہوئے سبھاش دیسائی نے کہا کہ شیوسینا میں عہدہ محض دکھاوے یا حیثیت کے لیے نہیں بلکہ عام شہریوں کی خدمت اور مدد کے لیے ہوتا ہے۔ انہوں نے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ عوام کے درمیان یہ اعتماد پیدا کریں کہ شیوسینک ہر مشکل گھڑی میں ان کی مدد کے لیے موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک شیوسینک زمینی سطح پر عوام سے جڑے رہیں گے، ان کے مسائل کو سمجھیں گے اور ضرورت کے وقت ان کے کام آئیں گے، تب تک کتنی ہی نئی سیاسی پارٹیاں سامنے آجائیں، شیوسینا کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ پارٹی کی اصل طاقت اس کے عہدوں یا عمارتوں میں نہیں بلکہ عوام کے درمیان کام کرنے والے کارکنوں میں ہے۔ ریاست کے صنعتی منظرنامے پر گفتگو کرتے ہوئے سابق وزیر صنعت نے کہا کہ مہاراشٹر میں نئے صنعت کاروں کو راغب کرنا اور موجودہ صنعتوں کو برقرار رکھنا حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے، لیکن موجودہ برسراقتدار طبقہ صرف اقتدار کے سیاسی کھیل میں مصروف ہے اور اسے صنعتوں اور صنعت کاروں کے مسائل پر توجہ دینے کا وقت نہیں مل رہا ہے۔ دیسائی نے کہا کہ یہی وجہ ہے کہ اُدھو ٹھاکرے، راج ٹھاکرے اور آدتیہ ٹھاکرے کو خود میدان میں نکل کر عوام اور صنعت کاروں کے مسائل اور پریشانیوں کو سمجھنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کی صنعتی ترقی، روزگار اور سرمایہ کاری کے معاملے میں حکومت کو زیادہ سنجیدگی سے کام کرنا چاہیے۔ اس موقع پر پارٹی کے نائب رہنما وجے کدم نے کہا کہ 'بھگوا مہاراشٹر، ماجھا مہاراشٹر' مہم کو گھر گھر تک پہنچانا ہوگا۔ انہوں نے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ ووٹر لسٹ میں تمام اہل شہریوں کے نام شامل کرانے کے لیے سرگرمی کے ساتھ کام کریں۔ اجلاس میں نائب رہنما وشواس تھلے، جیوتی ٹھاکرے اور ضلع سربراہ کندن پاٹل سمیت تھانے اور پالگھر اضلاع کے متعدد سینئر عہدیدار اور بڑی تعداد میں شیوسینک موجود تھے۔ سابق ریاستی وزیر اور شیوسینا (یو بی ٹی) کے سینئر رہنما سبھاش دیسائی نے یقین ظاہر کیا ہے کہ بالا صاحب ٹھاکرے کی وراثت اور شیوسینا کا اصل نام اور انتخابی نشان (تیر کمان) بالآخر ادھو ٹھاکرے کو ہی ملے گا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ پارٹی کے وفادار کارکنان اور مہاراشٹر کی عوام ادھو ٹھاکرے کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ انتخابی نشان عارضی طور پر کسی کے پاس بھی جائے، لیکن عوام کے دلوں میں اصل شیوسینا صرف ادھو ٹھاکرے کی ہی ہے۔

غیر مقیم ہندوستانی این آر آئی بزرگ شہری کا بینک لاکر سے سونا چوری کرکے فراڈ کرنے والے بینک مینیجر گرفتار

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کاندیولی علاقہ میں غیر مقیم ہندوستانی این آر آئی کے بینک سے سونے کی چوری کرنے والے بینک منیجر کو پولس نے گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق تاریخ ۱۲ اگست ۲۰۲۶ کو پردیپ موتیرام بھاٹیہ، عمر 74 سال، پیشہ ریٹائرڈ، پتہ: فلیٹ نمبر 512، اوباپیثا روڈ، دبئی۔ ہندوستان میں 602 جیوتی پارک، امباواڑی، کاندیولی (مغرب)، ممبئی نے کاندیولی پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی شکایت کی تفصیل یہ ہے کہ شکایت کنندہ گزشتہ 52 سالوں سے اپنے خاندان کے ساتھ دبئی میں مقیم ہیں۔ تاریخ ۲۲ مارچ ۲۰۲۴ کو دوپہر 3:00 بجے شکایت کنندہ نے اپنے 610 گرام وزن اور -/81,80,000 مالیت کے مختلف سونے کے زیورات اعتماد کے ساتھ انڈس انڈ بینک، ایم جی روڈ، کانڈیولی (مغرب)، ممبئی کے لاکر میں محفوظ رکھنے کے لیے رکھے اور دوبارہ دبئی واپس چلے گئے۔ تقریباً 2 سال بعد بھاٹیہ اپنے زیورات لینے کے لیے بینک آئے۔ اس وقت انہوں نے دیکھا کہ ان کے لاکر سے تمام زیورات کسی نے نکال لیے ہیں۔ اس سلسلے میں کاندیولی پولیس اسٹیشن میں 1095/2026، دفعہ 316(5) بھارتیہ نیائے سنہیتا کے تحت جرم درج کیا گیا۔ چونکہ یہ جرم تقریباً 2 سال وقوع ہوا تھا اس لیے سی سی ٹی وی فوٹیج اور دیگر تکنیکی تفتیش میں مشکلات تھیں۔ اس وقت کے بینک اسٹاف اور لاکر مختص کرنے کے طریقہ کار کے بارے میں معلومات لی گئیں۔ لاکر فراہم کرنے والے انڈس انڈ بینک کے اس وقت کے اسسٹنٹ برانچ مینیجر کلدیپ رام چند سہانی، عمر 35 سال، روم نمبر 1389، سنتوش نگر، شری کرشن نگر، گوریگاؤں ایسٹ، گرو کل اسکول کے قریب، ممبئی کے بینک اکاؤنٹ کی معلومات حاصل کی گئیں۔ اس میں تقریباً 2 سال میں ان کے بینک اکاؤنٹ میں 9 کروڑ روپے کے مالی لین دین پائے گئے۔ ان میں سونے کو رہن رکھنے والی کمپنیوں کے ساتھ بڑے پیمانے پر لین دین بھی شامل تھا۔ اس کے بعد اس کے تمام لین دین کی جانچ کرکے اس نے رہن رکھنے والی کمپنیوں سے رہن رکھے ہوئے سونے کے زیورات کی تصاویر حاصل کیں اور شکایت کنندہ سے تصدیق کروائی۔ جب یہ ثابت ہوا کہ یہ زیورات انہیں کے ہیں تو ملزم کو فوری گرفتار کرکے شکایت کنندہ کے ساتھ ہونے والے فراڈ کے 610 گرام وزن اور -/81,80,000 مالیت کے سونے کا شکایت کنندہ کا سامان ملزم سے 4 دن میں ضبط کرکے جرم کا پردہ فاش کیا گیا۔ ڈی سی پی سندیپ گوگے نے یہ اطلاع آج پریس کانفرنس میں دی ہے۔

ممبئی آن لائن گیمنگ، کرکٹ بیٹنگ اور کیسینو کے نام پر سائبر فراڈ کیلئے میول

بینک اکاؤنٹ فراہم کرنے والے بین الریاستی ریکٹ کا پردہ فاش

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی سائبر جرائم کے معاملات میں ملوث ایک ایسے گروہ کو پولس نے بے نقاب کیا ہے جو گیمنگ ایپ سمیت متعدد ایپس کے معرفت دھوکہ دہی میں ملوث تھا۔ ڈونگری پولس نے 319(4)، 317،3(5) بھارتیہ نیائے سنہیتا، 2023 اور دفعہ 66(ک)، 66(ڈی) انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ، 2000 کے تحت کیس درج کیا تھا۔ ڈونگری پولیس اسٹیشن سائبر ٹیم کو موصول ہونے والی قابل اعتماد اور خفیہ معلومات کی بنیاد پر کی گئی منصوبہ بندی کے تحت تفتیش سے سائبر فراڈ کے لیے میول بینک اکاؤنٹس فراہم کرنے والے منظم نیٹ ورک کا پردہ فاش کیا گیا ہے۔ تفتیش کے دوران یہ انکشاف ہوا کہ مالی دھوکہ دہی کا شکار افراد کو نفع کا لالچ دے کر ان کے نام پر بینک اکاؤنٹس کھلوائے جاتے تھے اور ان اکاؤنٹس کے پاس بک، ڈیبٹ کارڈ، چیک بک، سم کارڈ وغیرہ اپنے قبضے میں لے کر انہیں سائبر فراڈ کے مالی لین دین کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ ممبئی کے گوونڈی، مانخورد، ڈونگری علاقے کے ساتھ نوی ممبئی کے بیلاپور، پنویل اور عثمان آباد میں بھی تفتیش کا دائرہ وسیع کیا گیا۔ خفیہ معلومات کی بنیاد پر سینڈھرسٹ روڈ ریلوے اسٹیشن کے باہر، ڈاکٹر مہیشوری روڈ، ڈونگری، ممبئی میں کارروائی کر کے تفتیش کے دوران کل 03 ملزمان کو گرفتار کیا گیا جن کی شناخت نکھل کمل کمار جسوانی، عمر 28 سال، پپریا، ضلع ہوشنگ آباد، مدھیہ پردیش، راہل شیالال پروانی، عمر 32 سال، مدھیہ پردیش، جے بہاری لال تیرتھانی، عمر 26 سال، کٹنی، مدھیہ پردیش کے طور پر ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ اب تک کی تفتیش میں کل 05 مطلوب ملزمان کا پتہ چلا ہے اور ان کی تلاش جاری ہے۔ ان میں 03 خواتین کو بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 35(3) کے تحت نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔ ان کے نام جیوتی پاٹل جیا ڈونگے نشا ڈونگے یہ للو بھائی کمپاؤنڈ، مانخورد کے رہائشی ہے۔ تفتیش کے دوران گرفتار ملزمان سے اب تک 42 بینک پاس بک، 70 ڈیبٹ کارڈ، 36 سم کارڈ، 23 موبائل فون، 03 لیپ ٹاپ، 09 ٹیب، 12 بینک کٹ، 01 موٹر کار۔ کل اندازاً 40 لاکھ کا مال ضبط کیا گیا ہے۔ ضبط کیے گئے ڈیجیٹل آلات میں موجود معلومات کا تکنیکی تجزیہ کیا جا رہا ہے، جس سے اس نیٹ ورک سے متعلق مزید افراد اور لین دین کے سامنے آنے کا امکان ہے۔ کل ضبط 990 بینک اکاؤنٹس میں سے 17 بینک اکاؤنٹس سے 28 سائبر جرائم/ شکایات کا انکشاف تفتیش کے دوران ضبط 990 بینک اکاؤنٹس میں سے اب تک 17 بینک اکاؤنٹس کی معلومات متعلقہ بینکوں سے حاصل کی گئی ہیں۔ ان اکاؤنٹس میں مالی لین دین، دستیاب تکنیکی معلومات اور مختلف ریاستوں میں درج سائبر جرائم/شکایات کی چھان بین کرنے پر معلوم ہوا کہ پورے ملک کی مختلف ریاستوں میں درج 28 سائبر جرائم کے ملزمان کا تعلق ان اکاؤنٹس سے ہے۔

استعفیٰ دینا چاہئے تھا: بمبئی بار ایسوسی ایشن بی سی آئی کے چیئرمین پرسن

بامبے بار ایسوسی ایشن نے کہا کہ مشرا کی معافی "واضح طور پر تاخیر کا شکار تھی اور محض صورت حال کو تسکین دینے کی کوشش کے سوا کچھ نہیں

بامبے بار ایسوسی ایشن نے بار کونسل آف انڈیا کے چیئرمین منن کمار مشرا کی حیدرآباد میں نیشنل اکیڈمی آف لیگل اسٹڈیز اینڈ ریسرچ (نلسار) یونیورسٹی کو لکھے ان کے خطوط کی مذمت کی ہے۔ بی سی آئی کے چیئرمین نے 13 اگست کو ایک حکم جاری کیا تھا، جس میں تمام ریاستی بار کونسلوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ نلسار یونیورسٹی سے کسی بھی 2026 پاس آؤٹ کا اندراج نہ کریں جب انہوں نے چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے ائی) سوریہ کانت کو اپنے کانووکیشن کے لیے دیے گئے دعوت نامے کے خلاف احتجاج کیا۔ ردعمل کے بعد اسی دن آرڈر کو فوری طور پر واپس لے لیا گیا۔ چیئرمین نے 15 اگست کو معافی بھی مانگی۔ معافی مانگنے پر مشرا کی تعریف کرتے ہوئے، بمبئی بار ایسوسی ایشن نے منگل، 18 اگست کو ایک بیان جاری کیا، جس میں کہا گیا کہ معافی "واضح طور پر تاخیر کا شکار تھی اور محض صورت حال کو تسکین دینے کی کوشش کے سوا کچھ نہیں" اور اس کا طرز عمل" قانونی پیشے کے وقار کو برقرار رکھنے میں ناکام رہا"۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے، "مسٹر مشرا کی طرف سے مانگی گئی معافی، تاہم، سچے پچھتاوے کے اظہار کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا، کیوں کہ وہ اپنے طرز عمل کے باوجود چیئرمین کے عہدے پر فائز ہیں، جب کہ معاملات کی فٹنس میں، انہیں پہلے ہی استعفیٰ دے دینا چاہیے تھا۔" مشرا کے 13 اگست کے خط پر، ایسوسی ایشن نے کہا،" کمیونیکیشن کے مشمولات سکھنے والے چیئرمین کی براہ راست کوشش تھی کہ نلسار کے طلباء کے پیشہ ورانہ کیریئر کے ساتھ شدید تعصب کا باعث بنے۔ اس طرح کی بات چیت غیر ضروری تھی اور اس کی عکاسی کرتی ہے کہ سکھنے والے چیئرمین نے احتجاج کے حق کو کنٹرول کرنے والے اصولوں کی پرواہ کیے بغیر، طلباء کے خلاف ایک انتہائی قدم اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر مشرا کی طرف سے بات چیت ان کی طرف سے بار کونسل آف انڈیا کے چیئرمین کے دفتر سے زیادتی ہے۔ وکلاء تنظیم نے بی سی آئی چیئرمین کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے۔ آل انڈیا ینگ ایڈوکیٹس ایسوسی ایشن نے مشرا کے استعفیٰ کا مطالبہ کرنے کے لیے 20 اگست کو صبح 10 بجے نئی دہلی میں بی سی آئی کے دفتر کے باہر احتجاج کا اعلان کیا ہے۔ کا کروچ جنتا پارٹی کے ترجمان سوروداس نے بھی احتجاج کی حمایت کا اظہار کیا ہے۔ "ایسا لگتا ہے کہ قانونی کاکروچ متحد ہو گئے ہیں اور کل صبح 10 بجے بار کونسل آف انڈیا کے چیئرمین کے خلاف احتجاج کریں گے اور ان کے استعفیٰ کا مطالبہ کریں گے،" انہوں نے ایکس پر پوسٹ کیا۔ طلبہ کی رجسٹریشن پر پابندی کا حکم: بار کونسل آف انڈیا کے چیئرمین منن کمار مشرا نے 13 اگست 2026 کو ریاستی بار کونسلوں کو ہدایت دی تھی کہ وہ نلسار یونیورسٹی کے 2026 کے فارغ التحصیل بچ (بیچ) کے طلبہ کو بطور وکیل رجسٹر (Enrol) نہ کریں۔

زنخہ کا بھیس بنا کر گھر میں گھس کر نظر اتارنے کے بہانے خاتون سے جنسی زیادتی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) نظر اتارنے کا بہانہ بنا کر گھر میں داخل ہوکر ایک خاتون کی مرضی کے خلاف جنسی زیادتی کرنے والے بہروپیے کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا اور پائپ لائن پولیس اسٹیشن کے ذریعے صرف 4 گھنٹوں میں معاملہ حل کر کے ملزم کو گرفتار کر لیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق بتاریخ ۱۸ اگست تقریباً دوپہر 20:12 بجے شکایت کنندہ متاثرہ اپنے گھر میں موجود تھیں۔ اسی دوران "انیل" نامی ایک بہروپیہ زنخہ کے بھیس میں نظر اتارنے کا بہانہ بنا کر ان کے گھر میں داخل ہوکر بیڈروم میں جا کر ان کے قریب آنے کی کوشش کی اور انہیں ڈرا دھمکا کر ان کی مرضی کے خلاف جنسی زیادتی کی۔ اس واقعے کے سلسلے میں پائپ لائن پولیس اسٹیشن میں ۱۸ اگست کو جرم رجسٹر نمبر 890 / 2026 کے تحت متعلقہ دفعات میں مقدمہ درج کیا گیا۔ ملزم کی تلاش کے دوران معلوم ہوا کہ مذکورہ شخص ایک رکشے میں بیٹھ کر وہاں سے فرار ہوا تھا۔ تکنیکی اور ذرائع سے حاصل معلومات کی بنیاد پر پولیس کو پتہ چلا کہ مذکورہ شخص کلوا (Kalwa) کے جھوپڑ پٹی علاقے میں رہائش پذیر ہے۔ پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے اسے وہاں سے گرفتار کر لیا اور خاتون کے ساتھ جنسی زیادتی کے سنگین جرم کو صرف 4 گھنٹوں میں حل کر لیا۔ تفتیش میں یہ بھی سامنے آیا کہ مذکورہ ملزم زنخہ بن کر بھیک مانگنے والا بہروپیہ ہے۔ اسے ۱۹ اگست کو گرفتار کر کے عدالت کے سامنے پیش کیا گیا۔ گرفتار ملزم شیش راؤ شندے، عمر 28 سال، پیشہ: بھیک مانگنا (بہروپیا)، رہائش: گولائی نگر، گولائی دیوی مندر کے پیچھے، کھارے گاؤں، کلوا تھانے۔ یہ کارروائی ممبئی پولیس کے اعلیٰ افسران کی رہنمائی میں پائپ لائن پولیس اسٹیشن کے افسران اور اہلکاروں نے انجام دی۔ ممبئی پولیس کی شہریوں سے اپیل: ایسے واقعات مستقبل میں پیش نہ آئیں، اس کے لیے شہری محتاط رہیں۔ اجنبی افراد یا بھیک مانگنے والے بہروپیوں کو اپنے گھر میں داخل نہ ہونے دیں۔ اگر کسی شخص پر شک ہو تو فوری طور پر پولیس کنٹرول روم سے 100 / 112 پر رابطہ کریں۔ آپ نے جو جملہ لکھا ہے (زنخہ کا بھیس بنا کر گھر میں گھس کر نظر")، وہ نامکمل معلوم ہوتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ آپ کسی مخصوص واقعے، خبر، فلم کی کہانی، یا کسی قانونی و حفاظتی صورتحال کا ذکر کر رہے ہیں جہاں کوئی شخص روپ بدل کر کسی کے گھر میں داخل ہوا ہو۔

استعمال شدہ ڈبوں میں دوبارہ بھرنے اور تلنے کے تیل کے دوبارہ استعمال پر سخت کارروائی

کھلا خوردنی تیل کی فروخت پر پابندی، بیماریوں کا خطرہ

ممبئی کھلے ہوئے تیل کی خرید و فروخت پر مکمل پابندی عائد کردی گئی ہے یہ حفظان صحت کے لئے نقصاندہ ہے اور اس سے مہلک بیماریوں کا خطرہ لاحق ہے اس لئے ایف ڈی اے کمشنر تکارام منڈے نے اس پر پابندی عائد کرنے کا حکمنامہ جاری کیا ہے یہ حکمنامہ پہلے بھی جاری کیا جاچکا ہے اس موثر انداز میں ایف ڈی اے اس کی تعمیل کرے گی۔ خوراک کی تحفظ کے کمشنر کی جانب سے ریاست گیر جامع تعمیل کا حکم جاری کیا گیا ہے جس میں پروڈیوسر سے لے کر خوردہ اور آن لائن فروخت کنندہ تک پوری سپلائی پر پابندی عائد کی گئی ہے اور یہ ممنوعہ ہے۔ شہریوں کی روزمرہ خوراک سے براہ راست متعلق خوردنی تیل کی حفاظت کے معاملے میں کسی قسم کی کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی۔ فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ، 2006 کے تحت خوراک کی تحفظ کے کمشنر اور کمشنر، خوراک و دوا انتظامیہ، مہاراشٹر ریاست تکارام منڈے نے خوردنی تیل اور فیٹ کے شعبے کے لیے ریاست گیر جامع تعمیل اور نفاذ کا حکم جاری کیا ہے۔ چودہ نکات پر مشتمل یہ حکم فوری طور پر نافذ العمل ہے اور یہ صرف خوردہ فروشوں تک محدود نہیں بلکہ تیل ایکسپیلر یونٹ سے لے کر آن لائن فروخت کنندہ تک پوری سپلائی چین پر لازم ہے۔ خوراک و دوا انتظامیہ کی جانچ میں خوردنی تیل کی سپلائی چین میں وسیع اور مسلسل تعمیل کی کمی پائی گئی ہے۔ بغیر درست لائسنس یا غلط کاروباری زمرے میں کاروبار چلانا، اعلان کردہ تیل میں سستا اور غیر اعلانیہ تیل کی ملاوٹ، ایسڈ ویلیو اور صنعتی ٹرانس فیٹ کی حد سے زیادہ والا غیر معیاری تیل کی فروخت، سرسوں کے تیل کی غیر قانونی ملاوٹ، تیل کا اصل ذریعہ اور تاریخ چھپانے کے لیے دوبارہ لیبلنگ، میعاد ختم شدہ تیل کی دوبارہ پیکنگ، خوراک کے لیے غیر موزوں پیکنگ کا استعمال ان باتوں کے پیش نظر ریاست بھر میں یکساں اور واضح تعمیل کا ڈھانچہ دینے کے لیے یہ حکم جاری کیا گیا ہے۔ یہ حکمنامہ تیل ایکسپیلر یونٹ، سالوینٹ ایکسٹریکشن یونٹ اور تیل ریفائنرز بناسپتی، انٹرایسٹری فائیڈ بناسپتی فیٹ، بیکری شارٹننگ، مارجرین اور ٹیبل اسپریڈ کے پروڈیوسر ملٹی سورس ایڈیبل ویجیٹیبل آئل کے بلینڈر۔ دوبارہ پیکنگ اور دوبارہ لیبلنگ کرنے والے امپورٹر ہول سیلر، ڈسٹری بیوٹر، سپر اسٹاکسٹ اور ٹرانسپورٹر۔ کریانہ دکانیں، سپر مارکیٹ، ڈپارٹمنٹل اسٹورز اور ای۔ کامرس و آن لائن فروخت کنندہ پر نافذ ہوگا مونگ پھلی، سرسوں، سویابین، سورج مکھی، کارڈی، بنولا، رائس بران، پام اور پامولین، ناریل، تل، مکئی، ملٹی سورس ایڈیبل ویجیٹیبل آئل اور بناسپتی جیسے ہر خوردنی تیل اور فیٹ پر، ادارے کے سائز اور کاروبار سے قطع نظر، یہ حکم نافذ ہے۔ مہاراشٹر میں خوردنی تیل کے پروڈیوسر مرکزی لائسنس یافتہ: 212، ریاستی لائسنس یافتہ: 285 کل: 497 ہے سال 2025-2026 میں کل 1247 خوردنی تیل کے نمونے لیے گئے جن میں 1142 معیاری، 77 کم درجے کے، 13 غیر محفوظ اور 15 غلط لیبل والے پائے گئے۔ لائسنس اور لیبارٹری کے تحت درست FSSAI لائسنس یا رجسٹریشن لازمی۔ لائسنس ادارے میں نمایاں طور پر آویزاں ہو۔ شیڈول 4، حصہ-2 کی دیگر شرائط کے مطابق خوردنی تیل پروڈیوسر کے پاس نمونہ جانچ کے لیے اپنی لیبارٹری ہونا لائسنس کی اہلیت کی شرط ہے۔ بیرونی لیبارٹری سے معاہدہ صرف اضافی ہے، متبادل نہیں۔

مہاراشٹر میں بارش کی شدید ضرورت، بارش کیلئے توبہ استغفار صدقہ وخیرات اور نماز استسقاء کا اہتمام کریں

ممبئی: (پریس ریلیز) مہاراشٹر کے مختلف علاقوں میں اس وقت بارش نہ ہونے کی وجہ سے عوام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ کئی علاقوں میں بارش کی کمی کے باعث پانی کی قلت، زراعت اور فصلوں کے متاثر ہونے سمیت مختلف مسائل پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ موجودہ صورتِ حال کے پیش نظر جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے عوام الناس سے اپیل کی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی وانکساری کے ساتھ رجوع کریں، کثرت سے توبہ واستغفار کریں اور ائمہ مساجد سے ہمدردانہ اپیل کی ہے کہ وہ آج نماز جمعہ کے موقع پر بارانِ رحمت کے لیے خصوصی دعاؤں کا اہتمام کریں۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے کہا کہ بارش اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت اور رحمت ہے، لیکن جب انسان اللہ تعالیٰ کے احکامات سے منہ موڑتا ہے اور زمین پر ظلم و گناہ عام ہوتا ہے، جب لوگ اپنے مال سے فرض زکوٰۃ دینا چھوڑ دیتے ہیں۔ حقوقِ مالی کی ادائیگی میں بخل اور کوتاہی برتی جاتی ہے۔ تجارت اور لین دین میں ناپ اور تول میں کمی کی جاتی ہے۔ وعدہ خلافی اور معاملات میں خیانت کو بڑھاوا دیا جاتا ہے تو اللہ اپنے بندوں کی اصلاح کے لیے آسمان کی بارش جیسی عظیم نعمت روک لیتا ہے۔ اس لیے مشکل حالات میں ہمیں اپنے خالق و مالک کی طرف رجوع کرتے ہوئے اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہیے اور گناہوں سے سچی توبہ کرنی چاہیے۔ قرآن کریم میں حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اپنے رب سے استغفار کرو، بے شک وہ بہت بخشنے والا ہے، وہ تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا۔ مساجد میں ائمہ کرام اور علماء حضرات بارش کے لیے خصوصی دعاؤں کا اہتمام کریں اور عوام بھی اپنے گھروں اور عبادت گاہوں میں خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے بارانِ رحمت کی دعا مانگیں۔ انہوں نے کہا کہ بارش کے لیے کثرتِ استغفار، سچی توبہ، پنج وقتہ نماز کی پابندی، تلاوتِ قرآن، ذکر و اذکار، درود شریف، صدقہ وخیرات اور ضرورت مندوں کی مدد کا اہتمام کیا جائے۔ اگر حالات کا تقاضا ہو تو علماء کرام کی رہنمائی میں نمازِ استسقاء بھی ادا کی جائے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بارش طلب کرنے کے لیے نماز اور دعا کا اہتمام فرمایا ہے۔ مولانا ندیم صدیقی نے مزید کہا کہ ہر شخص اپنے معاملات کا جائزہ لے، حقوق العباد کی ادائیگی کرے، ظلم و زیادتی، دھوکہ دہی، سود، رشوت اور دیگر گناہوں سے اجتناب کرے اور حلال رزق اختیار کرے۔ رشتہ داروں کے حقوق ادا کیے جائیں، قطع رحمی سے بچا جائے اور غریب و مستحق افراد کے ساتھ حتی المقدور تعاون کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اہلِ استطاعت حضرات صدقہ وخیرات کا اہتمام کریں، ضرورت مندوں اور غریبوں کی مدد کریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے زیادہ سے زیادہ نیک اعمال انجام دیں۔ صدقہ وخیرات، توبہ و استغفار اور دعاؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کی کوشش کی جائے، انہوں نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اس موقع کو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع، توبہ و استغفار اور نیک اعمال کا ذریعہ بنائیں اور بارانِ رحمت کے لیے خصوصی دعاؤں کا اہتمام کریں۔

پروفیٹ فور آل کے زیراہتمام اسلام جمخانہ میں ایک اہم نشست

حضورؐ ہر قوم کیلئے رحمت بن کر تشریف لائے: مولانا سید معین میاں، ۲۳ر اگست بروز اتوار سنی مسجد بلال عیدگاہ میدان میں صرف خواتین کے لئے خصوصی ہیلتھ کیئر کیمپ کا اہتمام

(اسٹاف رپورٹر) مرین لائن ممبئی۔ پروفیٹ فورآل کے زیراہتمام گزشتہ روز اسلام جمخانہ مرین لائن میں سماجی ورکروں اور دانشوروں کی ایک اہم نشست کا انعقاد ہوا۔ جس کی صدارت پیر طریقت رہبر شریعت قائد اہل سنت، حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ سید معین الدین اشرفی جیلانی صاحب سجادہ خانقاہ عالیہ کچھوچھہ مقدسہ و صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلما نے فرمائی، نشست کی سرپرستی اسیر مفتی اعظم ہند بانی رضا اکیڈمی عالی جناب الحاج محمد سعید نوری صاحب نائب صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلما فرمائی۔ معین المشائخ نے خطبہ صدارت میں کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی ہر قوم کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے۔ اللہ تعالی نے آپ کو سارے جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ پوری دنیا آپ کے فیض سے بہرہ مند ہے۔ معین المشائخ نے قوم کو ایک آفاقی پیغام دیتے ہوئے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے اخلاق حسنہ کو اپنائیں خرافات اور برائیوں سے دور رہیں۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پوری انسانیت کے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ کی زندگی سے بلاتفریق مذہب اخوت و ہمدردی کا درس ملتا ہے۔ آپ کی ذات گرامی پوری کائنات کے لئے باعث رحمت تھی اور ہے۔ پروفیٹ فورآل کا مقصد انسانیت کے حوالہ سے امن وشانتی کو عام کرنا ہے۔ آج دنیا کو امن، محبت، انصاف اور انسانیت کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اگر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کو اپنی زندگی میں اپنائیں، اپنے اخلاق کو بہتر بنائیں، دوسروں کے حقوق ادا کریں اور محبت و رحم کا معاملہ کریں تو معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ Prophet for All کا پیغام یہی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پوری انسانیت کے لیے رحمت، ہدایت اور بہترین نمونہ ہیں۔ آپ کی محبت صرف زبان سے نہیں بلکہ آپ کی سنت اور تعلیمات پر عمل کرنے سے ظاہر ہوتی ہے۔ بانی رضا اکیڈمی الحاج محمد سعید نوری نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں رنگ، نسل، زبان اور قوم کی بنیاد پر کوئی تفریق نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں کو مساوات اور بھائی چارے کا درس دیا۔ آپ نے واضح فرمایا کہ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر فضیلت نہیں، فضیلت کا معیار تقویٰ ہے۔ آپ کی سیرتِ مبارکہ پوری دنیا کے لیے رحمت کا پیغام ہے۔ آپ نے یتیموں سے محبت، غریبوں کی مدد، پڑوسیوں کے حقوق، والدین کی خدمت، عورتوں کے احترام، بچوں سے شفقت اور کمزوروں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تعلیم دی۔ حتیٰ کہ جانوروں کے ساتھ رحم کرنے کا حکم دیا۔ ہردلعزیز ایم ایل اے جناب امین پٹیل نے کہا کہ پروفیٹ فور آل تنظیم کی خدمات کو دل سے سراہنا چاہئے کہ اس سے برادران وطن کو بھی امن وشانتی کا پیغام جاتا ہے۔ آپ نے ایک مزید اعلان کیا کہ ۲۳ر اگست بروز اتوار صبح ۹ر بجے سے شام تک سنی مسجد بلال عیدگاہ میدان مولانا شوکت علی روڈ میں صرف خواتین کے لئے بلاتفریق مذہب خصوصی ہیلتھ کیئیر کیمپ کا اہتمام کیا جائے گا۔ جس میں امراض نسواں کے ماہر ڈاکٹر کی ٹیم موجود ہوگی۔ خواتین آئیں، اس خصوصی ہیلتھ کیئیر کیمپ سے فائدہ اٹھائیں۔ اس نشست کی میزبانی کرتے ہوئے عالی جناب شہزاد یوسف ابراہانی نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ میرے پیرو مرشد معین المشائخ اس پروگرام میں تشریف لائے۔ ہماری کوشش یہی ہوتی ہے کہ پروفیٹ فور آل تنظیم کے زیراہتمام مختلف پروگرام کا انعقاد کرکے برادران وطن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و کردار سے روشناس کرائیں۔ اور امن وشانتی کا ماحول پیدا کریں۔ اس نشست میں دیگر شرکا کے ساتھ ساتھ عالی جناب اسلم لاکھا صاحب۔ ایڈوکیٹ آصف صاحب بھی موجود تھے۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 70399 66616 = 75061 00010
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

اسرائیل: آسٹریلوی امدادی کارکن کی ہلاکت کی مجرمانہ تحقیق نہیں

اسرائیل نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ آسٹریلوی امدادی کارکن زومی فرینک کوم اور ان کے ساتھیوں کی ہلاکت کی مجرمانہ تحقیق نہیں کرے گا

اسرائیل نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ آسٹریلوی امدادی کارکن زومی فرینک کوم اور ان کے ساتھیوں کی ہلاکت کی مجرمانہ تحقیق نہیں کرے گا، آسٹریلیا کی وزیر خارجہ پینی وونگ نے اس فیصلے کے خلاف شدید برہمی کا اظہار کیا ہے اور اسے تمام آسٹریلوی عوام کیلئے توہین آمیز قرار دیا۔ آسٹریلیا کی وزیر خارجہ پینی وونگ نے جمعرات کو اسرائیل کے اس فیصلے پر شدید برہمی کا اظہار کیا کہ وہ غزہ میں آسٹریلوی امدادی کارکن لالزومی "زومی فرینک کوم" اور ان کے ساتھیوں کی ہلاکت کے حوالے سے کوئی فوجداری تحقیقات نہیں کرے گا۔ وونگ نے کہا کہ آسٹریلیا اسرائیلی سفیر ہلیل نیومین کو طلب کرے گا اور تل ابیب میں موجود اپنے سفیر کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اسرائیلی حکومت کو براہِ راست آسٹریلیا کے موقف سے آگاہ کریں۔ یہ اسرائیلی فیصلہ آسٹریلیا کو عالمی یوم انسانی ہمدردی کی شام کو موصول ہوا، جسے وونگ نے زومی کے اہل خانہ، امدادی کارکنوں اور تمام آسٹریلوی عوام کے لیے "خاص طور پر توہین آمیز" قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ "ہمیں یہ فیصلہ عوامی اعلان سے چند لمحات قبل ملا، اس دن جب ہم ان لوگوں کو خراجِ تحسین عقیدت پیش کر رہے ہیں جو دوسروں کے لیے اپنی جانوں کو خطرے میں ڈالتے ہیں۔ یہ عمل اس احتساب سے بہت دور ہے جس کا ہم مطالبہ کرتے رہے ہیں اور جس کے زومی کے عزیز حقدار ہیں۔" واضح رہے کہ فرینک کوم، جو ۴۳ سالہ سابقہ میلبورن باشندہ تھیں، یکم اپریل ۲۰۲۴ء کو ورلڈ سینٹرل کچن کے سات امدادی کارکنوں کے گروہ کا حصہ تھیں جب غزہ کے وسط میں خوراک پہنچاتے ہوئے ان کے قافلے خصوصی طور پر اسرائیلی ڈرون حملے کا نشانہ بنایا گیا۔ بعدازاں اس واقعے نے عالمی سطح پر غم و غصے کو جنم دیا اور جنگ زدہ علاقے میں امدادی عملے کی حفاظت کے لیے آزاد تحقیقات کے مطالبات تیز کر دیے۔ اسرائیل نے ابتدا میں اسے "سنگین غلطی" قرار دیا اور دو افسران کو برطرف کیا، لیکن فوجی پراسیکیوٹر نے گزشتہ ہفتے کیس بند کرتے ہوئے کہا کہ کوئی مجرمانہ غفلت سامنے نہیں آئی۔ تاہم وونگ نے زور دیا کہ آسٹریلیا اس نتیجے کو تسلیم نہیں کرتا، کیونکہ خالصتاً داخلی فوجی جائزہ کسی غیر جانبدار فوجداری تفتیش کا متبادل نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے اعادہ کیا کہ حکومت مکمل شفافیت اور انصاف کے حصول کے لیے کوشاں رہے گی۔ دریں اثناء اس فیصلے سے دوطرفہ سفارتی تعلقات میں بھی کشیدگی پیدا ہوگئی ہے، کیونکہ آسٹریلیا اسرائیل کے فوجی آپریشن پر تنقید کرتے ہوئے اس کے وجود کے حق کی حمایت کرتا آیا ہے۔ اپوزیشن لیڈروں نے بھی وونگ کے موقف کی تائید کرتے ہوئے کیس کی بندش کو "بنیادی اخلاقیات کا دھوکہ" قرار دیا۔ ادھر ورلڈ سینٹرل کچن نے اسرائیل پر زور دیا ہے کہ وہ اس حملے سے متعلق تمام اندرونی دستاویزات جاری کرے، اور خبردار کیا کہ اس طرح کا استثنیٰ اس امدادی کارکن کو خطرے میں ڈالتا ہے جو تنازعات والے خطوں میں کام کرتا ہے۔

چین کا سرحد پار جبر آسٹریلیا میں ایغور برادری تک پھیل گیا، رپورٹ میں نگرانی اور دباؤ کے الزامات

سڈنی: آسٹریلیا میں مقیم ایغور برادری نے چین پر الزام عائد کیا ہے کہ اس کی سرحد پار جبر اور نگرانی کی کارروائیاں اب ایغور آسٹریلوی شہریوں تک پھیل گئی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق چین کے سنکیانگ علاقے کا دورہ کرنے والے بعض ایغور آسٹریلوی باشندوں سے پوچھ گچھ کی گئی اور ان پر آسٹریلیا میں موجود ایغور کارکنوں اور اداروں کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے لیے دباؤ ڈالا گیا۔ رپورٹ کے مطابق چینی حکام نے مبینہ طور پر مسافروں سے آسٹریلیا میں ایغور کارکنوں، تنظیموں اور ایغور زبان کے اسکولوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی۔ انسانی حقوق کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ اس طرح کی کارروائیاں آسٹریلیا میں رہنے والے ایغور باشندوں میں خوف پیدا کر رہی ہیں۔ ہیومن رائٹس واچ کے مطابق چین بیرون ملک مقیم ایغوروں کے ان رشتہ داروں کی صورتحال کو بھی دباؤ کے ایک ذریعے کے طور پر استعمال کرتا ہے جو اب بھی سنکیانگ میں رہتے ہیں۔

چین میں نوجوانوں کی بے روزگاری کی شرح 17.9 فیصد تک پہنچ گئی

بیجنگ: چین میں نوجوانوں کی بے روزگاری جولائی میں بڑھ کر 17.9 فیصد ہوگئی، جو کہ حالیہ برسوں میں دوسری بلند ترین سطح ہے۔ بدھ کو جاری کردہ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، معاشی سست روی کے درمیان ریکارڈ 12.7 ملین یونیورسٹی گریجویٹس سکڑتی ہوئی جاب مارکیٹ میں داخل ہوئے۔ قومی ادارہ شماریات کے جاری کردہ اعداد و شمار میں کہا گیا ہے کہ 16-24 سال کی عمر کے لوگوں کے لیے بے روزگاری کی شرح، طلباء کو چھوڑ کر، جون میں 14.9 فیصد سے تین پوائنٹس بڑھ کر 17.9 فیصد ہوگئی۔ سرکاری اعداد و شمار جون میں 17.8 فیصد اور گزشتہ سال اگست میں 18.9 فیصد کے بعد دوسرا سب سے زیادہ تھا۔ نوجوانوں کی بے روزگاری کی شرح میں اضافہ جولائی راگست میں ریکارڈ 12.7 ملین یونیورسٹی گریجویٹس کے داخلے کے ساتھ موافق ہے، جو پچھلے سال سے چار فیصد زیادہ ہے۔ 25-29 سال کی عمر کے لوگوں کے لیے بے روزگاری کی شرح بھی جولائی میں بڑھ کر 7.2 فیصد ہوگئی، جو جون میں 7.1 فیصد تھی۔ چین میں ایک دہائی پہلے تک بے روزگاری کوئی زیادہ مسئلہ نہیں تھی، کیونکہ ماضی میں معیشت غیر معمولی بلند شرحوں پر پھیلی تھی، جس سے مینوفیکچرنگ، تعمیرات، خوردہ، خدمات اور برآمدات میں لاکھوں ملازمتیں پیدا ہوئیں۔ تعمیرات، رئیل اسٹیٹ اور متعلقہ صنعتیں، جو تارکین وطن اور نوجوان کارکنوں دونوں کو ملازمت دیتی ہیں، اب نوجوان گریجویٹس کو جذب نہیں کر رہی ہیں۔ ہانگ کانگ میں مقیم ساؤتھ چائنا مارننگ پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق، جب کہ ملازمت کے متلاشیوں کی آمد میں اضافہ ہو رہا ہے، وسیع تر ملازمتوں کی منڈی سست روی سے معاشی نمو کے درمیان جدوجہد کر رہی ہے، بہت سی کمپنیاں ہیڈ کاؤنٹ کو کم کر رہی ہیں یا نئی ملازمتیں منجمد کر رہی ہیں۔ حکمران چینی کمیونسٹ پارٹی نے حالیہ برسوں میں نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے کے لیے بہت سے اقدامات شروع کیے ہیں، جن میں فرموں کو ملازمت پر سبسڈی فراہم کرنے سے لے کر گریجویٹوں کو جذب کرنے والے سرکاری اداروں کو مزید عہدوں کی پیشکش کے لیے دباؤ ڈالنا شامل ہے۔ بے مثال مقابلے کا سامنا کرتے ہوئے، بہت سے گریجویٹس نے اپنے امکانات کو بڑھانے یا افرادی قوت میں داخلے کو موخر کرنے کے لیے پوسٹ گریجویٹ مطالعہ کا انتخاب کیا ہے، جب کہ دیگر اپنی حفاظت کے لیے قابل قدر ملازمتیں حاصل کرنے کے لیے پبلک سیکٹر میں جا رہے ہیں۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ چین میں نوجوانوں کی بے روزگاری کی شرح میں اضافے کی ایک بڑی وجہ معاشی سست روی ہے جس کے نتیجے میں ملازمتوں کا بحران ہے۔ دوسری سہ ماہی میں چین کی جی ڈی پی سکڑ کر 4.3 فیصد پر آ گئی، جو 2022 کے آخر کے بعد سب سے نرم سہ ماہی توسیع ہے، جو پہلی سہ ماہی میں پانچ فیصد سے کم ہے۔

امریکی سفیر کا جموں و کشمیر دورہ بھارت امریکہ تعلقات کے لیے اہم پاکستان کے ساتھ کشیدگی بڑھ سکتی ہے۔ مائیکل کوگل مین

واشنگٹن: معروف جنوبی ایشیا امور کے ماہر مائیکل کوگل مین نے کہا ہے کہ بھارت میں امریکی سفیر سرجیو گور کا جموں و کشمیر کا دورہ نئی دہلی اور واشنگٹن کے تعلقات کو ایک اہم تقویت دے سکتا ہے، تاہم اس پیش رفت سے امریکہ اور پاکستان کے درمیان ایک غیر متوقع سفارتی اختلاف بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ کوگل مین کے مطابق ایسے وقت میں جب امریکہ اور پاکستان کے تعلقات نسبتاً بہتر سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں، سرجیو گور کی جانب سے جموں و کشمیر کو "بھارت کا ایک اہم حصہ" قرار دینے والے بیان کو اسلام آباد اور راولپنڈی میں مثبت انداز میں نہیں دیکھا جائے گا۔ انہوں نے اسے امریکہ پاکستان تعلقات کے لیے ایک ممکنہ "غیر متوقع رکاوٹ" قرار دیا۔ سرجیو گور نے سرینگر میں وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ سے ملاقات کے بعد جموں و کشمیر میں سلامتی کی صورتحال میں بہتری کی تعریف کی۔ انہوں نے یہ بھی اشارہ دیا کہ امریکہ خطے کے لیے اپنی موجودہ 'Do Not Travel' Level 4 ٹریول ایڈوائزری کا دوبارہ جائزہ لے سکتا ہے۔ کوگل مین کے مطابق اگر امریکہ جموں و کشمیر کے لیے اپنی سفری ہدایات میں نرمی کرتا ہے تو یہ نئی دہلی کے لیے ایک بڑی سفارتی کامیابی ہوگی، کیونکہ اس سے خطے میں حالات معمول پر آنے اور سلامتی کی صورتحال بہتر ہونے کے بھارتی مؤقف کو بین الاقوامی سطح پر تقویت مل سکتی ہے۔ اس پیش رفت پر پاکستان نے سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اسلام آباد میں امریکی ناظم الامور کو طلب کیا اور سرجیو گور کے بیان پر باضابطہ احتجاج ریکارڈ کرایا۔ مبصرین کے مطابق امریکی سفیر کا دورہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب واشنگٹن نئی دہلی کے ساتھ اپنے اسٹریٹجک تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ سرجیو گور کا بیان اور امریکی ٹریول ایڈوائزری میں ممکنہ تبدیلی جموں و کشمیر کے بارے میں بین الاقوامی تاثر کے حوالے سے بھی اہم پیش رفت ثابت ہو سکتی ہے۔

عمران خان کو اچانک اسپتال منتقل کرنے کے پیچھے کیا وجہ؟ سیاسی کشیدگی کم کرنے کی کوششوں پر قیاس آرائیاں

اسلام آباد: پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان کو جیل سے اسپتال منتقل کیے جانے کے فیصلے نے ملک میں نئی سیاسی بحث چھیڑ دی ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت ہوئی ہے جب ان کی صحت سے متعلق خدشات بڑھ رہے تھے اور حکومت و حزب اختلاف کے درمیان شدید سیاسی کشیدگی جاری ہے۔ تجزیے کے مطابق عمران خان کی اسپتال منتقلی کو محض طبی معاملے کے طور پر نہیں دیکھا جا رہا بلکہ اسے ملک میں سیاسی درجہ حرارت کم کرنے اور محدود سیاسی مذاکرات کے امکانات تلاش کرنے کی کوششوں کے وسیع تناظر میں بھی دیکھا جا رہا ہے۔ عمران خان کی طویل قید اور ان کی صحت سے متعلق اطلاعات نے ان کے حامیوں میں تشویش بڑھا دی تھی۔ ایسے میں انہیں بہتر طبی سہولیات فراہم کرنے کا فیصلہ حکومت اور ریاستی اداروں پر بڑھتے ہوئے سیاسی دباؤ کو کم کرنے میں بھی مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ پاکستان میں حکومت اور عمران خان کی جماعت کے درمیان طویل عرصے سے جاری محاذ آرائی نے سیاسی نظام کو شدید دباؤ میں رکھا ہے۔ تجزیے میں اشارہ کیا گیا ہے کہ موجودہ حالات میں محدود بات چیت یا سیاسی مفاہمت کی کوئی شکل سامنے آنے کی گنجائش پیدا ہو سکتی ہے، تاہم کسی بڑی پیش رفت کے بارے میں ابھی یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ عمران خان کی اسپتال منتقلی اس لیے بھی اہم سمجھی جا رہی ہے کہ آنے والے دنوں میں یہ واضح ہوگا کہ یہ اقدام صرف ان کی صحت سے متعلق تھا یا پھر پاکستان میں جاری سیاسی تعطل کو کم کرنے کے کسی بڑے عمل کا ابتدائی اشارہ بھی ثابت ہوتا ہے۔

بنگلہ دیش کی گارمنٹس صنعت شدید توانائی بحران کی زد میں

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کی ریڈی میڈ گارمنٹس صنعت کو گیس اور توانائی کی شدید قلت کا سامنا ہے، جس سے فیکٹریوں کی پیداوار، لاگت اور عالمی خریداروں کو بروقت آرڈرز کی فراہمی پر دباؤ بڑھ رہا ہے۔ یہ بحران ایسے وقت سامنے آیا ہے جب صنعت کو کاربن اخراج میں کمی اور ماحول دوست پیداوار کی جانب منتقلی کے لیے بھی بڑھتے ہوئے بین الاقوامی دباؤ کا سامنا ہے۔ ملک کی گارمنٹس اور ٹیکسٹائل فیکٹریاں بجلی اور صنعتی عمل کے لیے بڑی حد تک قدرتی گیس پر انحصار کرتی ہیں۔ گیس کی ناکافی فراہمی کے باعث کئی پیداواری یونٹس کو اپنی مکمل صلاحیت سے کم کام کرنا پڑ رہا ہے، جس سے پیداواری اخراجات اور کاروباری غیر یقینی صورتحال میں اضافہ ہو رہا ہے۔ صورتحال نے صنعت کے لیے ایک نئی مشکل پیدا کر دی ہے۔ ایک طرف مینوفیکچررز کو فوری طور پر قابل اعتماد اور سستی توانائی درکار ہے، جبکہ دوسری جانب عالمی فیشن برانڈز اور خریدار سپلائی چین میں کاربن اخراج کم کرنے اور صاف توانائی اپنانے پر زور دے رہے ہیں۔ بنگلہ دیش کی معیشت میں گارمنٹس صنعت کو مرکزی حیثیت حاصل ہے اور یہ ملک کی برآمدی آمدنی اور لاکھوں افراد کے روزگار کا اہم ذریعہ ہے۔ اس لیے طویل عرصے تک جاری رہنے والا توانائی بحران نہ صرف فیکٹری مالکان بلکہ روزگار، برآمدات اور مجموعی معیشت کے لیے بھی بڑا چیلنج بن سکتا ہے۔

امریکی قانون سازوں نے کیلیفورنیا اور چین کے تعلقات کی تحقیقات کا مطالبہ کیا

چار ریپبلکن قانون سازوں نے محکمہ انصاف اور محکمہ خارجہ سے کہا ہے کہ وہ چینی حکومت سے منسلک اداروں کے ساتھ کیلیفورنیا کے آب و ہوا کے معاہدوں کی تحقیقات کریں

واشنگٹن: چار ریپبلکن قانون سازوں نے محکمہ انصاف اور محکمہ خارجہ سے کہا ہے کہ وہ چینی حکومت سے منسلک اداروں کے ساتھ کیلیفورنیا کے آب و ہوا کے معاہدوں کی تحقیقات کریں، یہ الزام لگاتے ہوئے کہ ریاست نے وفاقی خارجہ پالیسی کے اختیارات میں مداخلت کی۔ سینیٹرز رک سکاٹ، مائیک لی اور مارشا بلیک برن نے نمائندے بنگ کم کے ساتھ یہ درخواست اٹارنی جنرل ٹوڈ بلانچ اور سیکرٹری آف اسٹیٹ مارکو روبیو کو لکھے گئے خط میں کی ہے۔ قانون سازوں نے کیلیفورنیا کی ریگولیٹری ایجنسیوں، یونیورسٹی آف کیلیفورنیا کے نظام اور چین اور چینی کمیونسٹ پارٹی سے منسلک اداروں کے معاہدوں کی باضابطہ تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ انتظامات امریکی آئین کے آرٹیکل ا، سیکشن 10 کی خلاف ورزی کر سکتے ہیں۔ یہ شق ریاستوں کو معاہدوں، اتحادوں یا کنفیڈریشنوں میں داخل ہونے سے منع کرتی ہے اور کانگریس کی رضامندی کے بغیر غیر ملکی طاقتوں کے ساتھ معاہدوں کو محدود کرتی ہے۔ قانون سازوں نے لکھا، اگر گورنر نیوزوم خارجہ امور کے حکام کو آئینی طور پر وفاقی حکومت کے سپرد کرنا چاہتے ہیں، تو یہ آپشن، خواہ مضحکہ خیز، غلط تصور، اور سراسر ہنسنے والا کیوں نہ ہو، نظریاتی طور پر ان کے لیے دستیاب ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جیسا کہ یہ کھڑا ہے، تاہم، وہ ممکنہ طور پر آئین کی خلاف ورزی کر رہا ہے، چین کے مفید پیادے کے طور پر کام کر رہا ہے جبکہ لاکھوں محنتی امریکیوں کی جیب کتب کو تباہ کر رہا ہے۔ قانون سازوں نے نیشنل ایسوسی ایشن آف سکالرز کی رپورٹ پر اپنے کئی دعووں کی بنیاد رکھی۔ ان کا کہنا تھا کہ رپورٹ میں ایک برسوں پر محیط نمونے کی دستاویز کی گئی ہے جس میں سابق گورنر جیری براؤن اور گورنر گیون نیوزوم نے کیلیفورنیا کے آب و ہوا کے ریگولیٹرز کو چینی اداروں سے جوڑا ہے۔ خط میں 2013 کی ایک یادداشت کا حوالہ دیا گیا جس پر چین کے قومی ترقی اور اصلاحات کمیشن کے اس وقت کے سربراہ براؤن اور ژی جینھوا نے دستخط کیے تھے۔ اس نے کہا کہ معاہدے میں کاربن میں کمی، اخراج کی تجارت اور الیکٹرک گاڑیاں شامل ہیں۔ خط کے مطابق، کیلیفورنیا کے ایئر ریسورسز بورڈ نے اسی سال چینی ایجنسی کے ساتھ ایک علیحدہ میمورنڈم داخل کیا۔ قانون سازوں نے کیلیفورنیا یونیورسٹی ڈیوس اور چینی حکومت کے آٹوموٹو ریسرچ سنٹر کے زیر وایمیشن گاڑیوں کی پالیسی لیبارٹری کی طرف بھی اشارہ کیا۔ امریکی سینیٹرز اور ارکانِ کانگریس نے ایک خط کے ذریعے وفاقی حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ کیلیفورنیا کی ریگولیٹری ایجنسیوں، گورنر آفس اور یونیورسٹی آف کیلیفورنیا (UC) کے نظام اور چین یا چینی کمیونسٹ پارٹی (CCP) سے وابستہ اداروں کے مابین تعلقات کی تفتیش کریں۔

پاکستان کا ہائبرڈ نظام بحران کا شکار، فوجی بالادستی اور کمزور جمہوریت پر سوالات

اسلام آباد: پاکستان کا موجودہ ہائبرڈ سیاسی نظام بڑھتے ہوئے داخلی دباؤ، سیاسی عدم استحکام اور سول و فوجی اداروں کے درمیان طاقت کے عدم توازن کے باعث مشکلات کا شکار ہے۔ ایک تازہ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ ملک میں بظاہر جمہوری ادارے موجود ہیں، لیکن فیصلہ سازی کے اہم معاملات میں فوج کا اثر و رسوخ بدستور نمایاں ہے۔ تجزیے کے مطابق پاکستان میں طویل عرصے سے ایسا سیاسی ڈھانچہ قائم ہے جس میں منتخب حکومتیں کام تو کرتی ہیں، تاہم قومی سلامتی، خارجہ پالیسی اور اہم داخلی معاملات میں فوجی اسٹیبلشمنٹ کا کردار انتہائی طاقتور رہتا ہے۔ اس بندوبست نے سیاسی اداروں کی خودمختاری اور جمہوری نظام کی ساکھ کے بارے میں مسلسل سوالات پیدا کیے ہیں۔ رپورٹ میں ملک کی سیاسی کشیدگی، حزب اختلاف کے ساتھ محاذ آرائی اور ریاستی اداروں پر بڑھتی تنقید کو بھی موجودہ نظام کے لیے اہم چیلنج قرار دیا گیا ہے۔ اس کے مطابق سیاسی اختلاف کو محدود کرنے کی کوششیں طویل مدت میں استحکام پیدا کرنے کے بجائے ریاست اور عوام کے درمیان اعتماد کو مزید متاثر کر سکتی ہیں۔ تجزیے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ معاشی مشکلات، مہنگائی، بے روزگاری اور عوامی بے اطمینانی نے سیاسی بحران کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔

چینی شہری پر 2024 کے امریکی صدارتی انتخابات کے دوران ووٹروں کی دھوکہ دہی کا الزام

واشنگٹن ڈی سی: بدھ کے روز ریاستہائے متحدہ میں ایک چینی شہری پر 2024 کے صدارتی انتخابات کے دوران ووٹروں کی دھوکہ دہی کا الزام عائد کیا گیا تھا کہ اس نے مبینہ طور پر اپنے ہم وطن کی نقالی کی اور بعد میں امیگریشن حکام کو اس کے بارے میں گمنام تجاویز پیش کیں۔ میساچوسٹس کے رہائشی یوپینگ سن کو اس ہفتے 2024 کے انتخابات میں ایک اور چینی شہری کے نام سے جعلی ووٹر رجسٹریشن اور بیلٹ جمع کرانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا جس نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو وائٹ ہاؤس واپس کیا تھا۔ سن اور دوسرے چینی شہری کے خاندان، جن کے ساتھ وہ رہتا تھا، تنازعات کی تاریخ رکھتا تھا۔ عدالتی ریکارڈ کے مطابق، سن نے ایک پولیس انٹرویو میں کہا، "وہ میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے۔ عدالتی فائلنگ سے پتہ چلتا ہے کہ 33 سالہ شخص نے مبینہ طور پر 10 اکتوبر 2024 کو آن لائن ووٹر رجسٹریشن جمع کرائی، جس میں اس فرد کی نقالی کی گئی، جو گرین کارڈ ہولڈر ہے۔ امریکی اٹارنی کے دفتر برائے ضلع میساچوسٹس نے ایک بیان میں کہا کہ تین ہفتے بعد، 31 اکتوبر کو، مدعا علیہ نے مبینہ طور پر فرد کی نقالی جاری رکھی اور امریکی صدارتی انتخابات کے لیے قبل از وقت ووٹنگ کا بیلٹ کاسٹ کیا۔ امریکہ میں قانونی طور پر مستقل رہائشی مقامی، ریاستی یا وفاقی انتخابات میں ووٹ دینے کے اہل نہیں ہیں۔" ووٹ دینے اور ووٹنگ کے لیے اندراج کرنے کے بعد، سن نے مبینہ طور پر اپریل اور مئی 2026 میں ہوم لینڈ سیکیورٹی انویسٹی گیشنز اور یو ایس سٹیزن شپ اینڈ امیگریشن سروسز کو کئی گمنام ٹپس جمع کروائیں جس میں کہا گیا تھا کہ متاثرہ شخص نے 2024 کے امریکی صدارتی انتخابات میں غیر قانونی طور پر ووٹ دیا تھا" اور یہ نوٹ کیا کہ وہ امریکی شہری نہیں ہے، لیکن ایک مستقل رہائشی ہے۔ امریکی اٹارنی کے دفتر نے یہ بھی الزام لگایا کہ سن نے ایک ہی چینی شہری اور اس شخص کی چینی قومی بیوی کی جعلی شکلوں میں نقالی کی اور درخواست کی کہ وہ اپنی قانونی مستقل رہائش کی حیثیت کو ترک کر دیں۔ یہ فارم اپریل 2024 میں امریکی امیگریشن سروس میں جمع کرائے گئے تھے۔ اس کے بعد یہ جوڑا اسی سال جون میں ایک بین الاقوامی سفر سے واپس آیا اور بوسٹن کے لوگن ہوائی اڈے پر ان کا ثانوی معائنہ کیا گیا۔ اس جوڑے کے گرین کارڈ ضبط کر لیے گئے تھے اور ملک بدری کی کارروائی شروع کی گئی تھی، مبینہ طور پر اس لیے کہ سن نے جعلی فارم جمع کرائے تھے۔

چین میں 'تانگ سلطنت کبھی وجود ہی نہیں رکھتی تھی' کا عجیب دعویٰ

سوشل میڈیا پر سازشی نظریات کی نئی لہر

بیجنگ: چین میں سوشل میڈیا اور مختصر ویڈیو پلیٹ فارمز پر ایک حیران کن سازشی نظریہ تیزی سے پھیل رہا ہے جس میں دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ چین کی مشہور تانگ سلطنت (618ء تا 907ء) حقیقت میں کبھی وجود ہی نہیں رکھتی تھی اور اس سے متعلق تقریباً تین سو سال کی تاریخ بعد میں گھڑی گئی۔ اس نظریے کے حامی مختلف تاریخی دستاویزات اور واقعات کو سیاق و سباق سے الگ کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ تانگ دور دراصل چین کی تاریخ میں شامل کیا گیا ایک فرضی زمانہ تھا۔ بعض دعوؤں کو یورپ کے متنازع "Phantom Time Hypothesis" سے بھی جوڑا گیا ہے، جس کے مطابق قرونِ وسطیٰ کے تقریباً تین سو سال تاریخ میں مصنوعی طور پر شامل کیے گئے تھے۔ ماہرین اس نظریے کو بے بنیاد قرار دیتے ہیں۔ چینی مؤرخین کا کہنا ہے کہ تانگ سلطنت کے وجود کے شواہد انتہائی وسیع ہیں۔ تاریخی کتابوں کے علاوہ شیان میں دَمنگ پیلس کے آثار، مقبرے، کتبے، دون ہوانگ کے تاریخی مخطوطات اور بڑی تعداد میں آثارِ قدیمہ موجود ہیں۔ جاپان، جزیرہ نما کوریا، عرب اور فارس کے تاریخی ریکارڈ بھی اس دور کے چین اور بیرونی دنیا کے تعلقات کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس معاملے نے اس وقت مزید توجہ حاصل کی جب یہ خبر پھیلی کہ کچھ افراد نے شانشی کے ثقافت و سیاحت کے حکام کو فون کر کے تانگ دور کے تاریخی مقامات منہدم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ تاہم شانشی کے متعلقہ حکام نے واضح کیا کہ انہیں ایسے کوئی فون موصول نہیں ہوئے اور اس مخصوص واقعے کی خبر درست نہیں تھی۔ ماہرین کے مطابق اصل تشویش یہ ہے کہ سنسنی خیز اور چونکا دینے والے دعوے سوشل میڈیا الگورتھمز کے ذریعے سنجیدہ تاریخی تحقیق کے مقابلے میں کہیں زیادہ تیزی سے پھیل سکتے ہیں، خصوصاً نوجوان صارفین میں۔ ان کے نزدیک "تانگ سلطنت کبھی موجود نہیں تھی" جیسے دعوے اس بات کی مثال ہیں کہ کس طرح تاریخی حقائق کو سازشی نظریات اور آن لائن مقبولیت کی خاطر مسخ کیا جا سکتا ہے۔ سیاسی اور معاشی مایوسی کا اظہار: مبصرین کے مطابق، چین کے نوجوان جو اس وقت سست معیشت اور نوکریوں کے شدید مقابلے کی وجہ سے دباؤ کا شکار ہیں، وہ ایسے نظریات کو سرکاری تاریخ اور مقتدر حلقوں کے خلاف بطورِ احتجاج استعمال کر رہے ہیں۔

حلب: ۹۱/سالہ کتاب فروش، ۴۰/برس میں ۱۰/لاکھ نایاب و فراموش شدہ کتب جمع کیں

شام کے تاریخی شہر حلب میں ۹۱/سالہ کتاب فروش رزق اللہ عبد گزشتہ ۴۰/برس سے ایسی کتابیں جمع کرنے اور محفوظ رکھنے میں مصروف ہیں جنہیں دنیا تقریباً بھلا چکی ہے

شام کے تاریخی شہر حلب میں ۹۱/سالہ کتاب فروش رزق اللہ عبد گزشتہ ۴۰/برس سے ایسی کتابیں جمع کرنے اور محفوظ رکھنے میں مصروف ہیں جنہیں دنیا تقریباً بھلا چکی ہے۔ حلب کے طلیل علاقے میں واقع ان کی چھوٹی سی دکان میں عربی، فرانسیسی، انگریزی اور جرمن زبانوں کی تقریباً ۱۰/لاکھ کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے، جس میں قدیم قلمی نسخے، لیتھوگرافی سے چھپی کتابیں اور ایک صدی سے زیادہ پرانی مطبوعات بھی شامل ہیں۔ جنگوں، سیاسی بحرانوں اور بدلتے زمانے کے درمیان شام کا قدیم شہر حلب اپنی ایک خاموش مگر بے حد قیمتی یادداشت محفوظ کیے ہوئے ہے۔ شہر کے طلیل علاقے کی ایک چھوٹی سی کتابوں کی دکان میں ۹۱/سالہ رزق اللہ عبد روزانہ اپنی عمر کے برخلاف غیر معمولی سرگرمی کے ساتھ کتابوں کے درمیان وقت گزارتے ہیں۔ تقریباً چار دہائیوں سے ان کا مشن ایک ہی ہے: ایسی کتابوں کو تلاش کرنا، خریدنا اور محفوظ رکھنا جن کے ختم ہو جانے کا خطرہ ہے۔ عبد کے مطابق ان کا ذاتی ذخیرہ اب تقریباً ۱۰/لاکھ کتابوں تک پہنچ چکا ہے۔ ان کتابوں میں عربی کے ساتھ فرانسیسی، انگریزی اور جرمن زبانوں کے نایاب نسخے بھی شامل ہیں۔ دکان کی الماریوں میں عام کتابوں کے ساتھ ایسے قلمی نسخے، لیتھوگرافی ایڈیشن اور ایک صدی سے زیادہ پرانی مطبوعات بھی موجود ہیں جو آج کی کئی جدید لائبریریوں میں تلاش کرنا مشکل ہے۔ کتابوں کی حالت ہر جگہ یکساں نہیں۔ بعض کے سرورق بوسیدہ ہو چکے ہیں، کہیں صفحات غائب ہیں اور کئی کتابوں کی جلدیں وقت گزرنے کے ساتھ کمزور پڑ چکی ہیں۔ لیکن عبد کے لیے ان خامیوں سے زیادہ اہم ان کتابوں کا تاریخی اور ثقافتی مقام ہے۔ وہ انہیں صرف پرانی اشیا نہیں سمجھتے بلکہ ایسے شواہد تصور کرتے ہیں جو گزرے ہوئے زمانوں کی زندگی، علم اور فکری روایت کو محفوظ رکھتے ہیں۔ عبد نے انادولو سے گفتگو میں کہا کہ نایاب کتابوں کو ختم ہونے سے بچانا ان کے لیے ایک ذمہ داری ہے۔ ان کے بقول وہ ان کتابوں کو جمع اور محفوظ کرتے ہیں جن کی اب لوگوں کو زیادہ پروا نہیں، جنہیں چھوڑ دیا گیا ہے یا جن کے معدوم ہو جانے کا خطرہ ہے، اور پھر انہیں ان افراد کے لیے دستیاب رکھتے ہیں جو ان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ کتب فروشی کو صرف ایک کاروبار کے طور پر نہیں دیکھتے۔ ان کے لیے یہ حلب کی ثقافتی یادداشت اور علمی ورثے کو آئندہ نسل تک پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ اسی جذبے کے تحت وہ اپنی دکان میں آنے والے طلبہ، محققین اور کتابوں کے شوقین افراد کی مدد بھی کرتے ہیں۔ بعض اوقات ایسے لوگ بھی یہاں پہنچتے ہیں جو برسوں سے کسی خاص کتاب کی تلاش میں ہوتے ہیں اور انہیں وہ نسخہ عبد کے ذخیرے میں مل جاتا ہے۔ خیال رہے کہ حلب دنیا کے قدیم ترین تاریخی شہروں میں شمار ہوتا ہے اور اس کا علمی و ثقافتی ورثہ صدیوں پر محیط ہے۔ ایسے شہر میں ایک نجی کتابی ذخیرے کی اہمیت محض کتابوں کی تعداد سے نہیں بلکہ اس مواد کی نوعیت سے بھی طے ہوتی ہے جو اس میں محفوظ ہے۔ عبد کے پاس موجود بعض کتابوں کی اب اشاعت نہیں ہوتی۔ بعض پرانی اشاعتیں جدید لائبریریوں کے کیٹلاگ میں بھی آسانی سے نہیں ملتیں۔ اس طرح ان کی دکان ایک ایسے غیر رسمی آرکائیو کا کردار ادا کر رہی ہے جہاں مختلف زمانوں، زبانوں اور علمی روایتوں کے آثار ایک ہی جگہ جمع ہو گئے ہیں۔ ان کی کتابوں کی زبانوں کا تنوع بھی قابل توجہ ہے۔ عربی، فرانسیسی، انگریزی اور جرمن زبانوں کے ذخیرے حلب کے تاریخی طور پر مختلف تہذیبوں اور علمی حلقوں سے روابط کی جھلک پیش کرتے ہیں۔ عبد کے نزدیک کسی کتاب کی قدر صرف اس بات سے نہیں ہوتی کہ آج اسے کتنے لوگ پڑھنا چاہتے ہیں۔

مقامی عہدیدار اور تاجر کی جانب سے مبینہ جنسی زیادتی نے چین میں غم و غصے کو جنم دیا

بیجنگ: چینی حکام نے ایک مقامی حکومتی اہلکار اور ایک تاجر کو ایک کاروباری اجتماع میں ایک خاتون کے ساتھ جنسی زیادتی کے شبہ میں گرفتار کیا ہے، اس معاملے میں ملک میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی ہے۔ خاتون پر مبینہ طور پر ہانگزو کے ایک کراؤکی بار میں ایک سرکاری عشائیہ کے بعد حملہ کیا گیا جس میں کئی کمپنیوں کے ایگزیکٹوز اور عہدیدار شامل تھے۔ مقامی حکام کا کہنا تھا کہ تحقیقات سے پتا چلا ہے کہ خاتون کو دونوں مردوں نے جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا، انہوں نے مزید کہا کہ انہیں ان میں سے ایک نے زمین پر دھکیل دیا تھا، جس سے اس کی کمر کے نچلے حصے میں چوٹیں آئیں۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ کیس کے دونوں ملزمان کو ان کے عہدوں سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ چین میں مشروبات کی تقریبات میں جنسی بدتمیزی کے بارے میں سنا نہیں جاتا ہے، لیکن ایسے معاملات میں گرفتاریاں - خاص طور پر سرکاری اہلکار شامل ہیں - کم عام ہیں۔ اس معاملے میں، متاثرہ کے زخمی ہونے اور ایک سرکاری کمپنی کے ایک سینئر اہلکار اور کاروباری ایگزیکٹو کی مبینہ شمولیت نے عوامی غصے کو ہوا دی ہے جسے وہ کام کی جگہ کے درجہ بندی میں طاقت کے غلط استعمال کے طور پر دیکھتے ہیں۔ یہ مقامی سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر بہت زیادہ ٹرینڈ کر رہا ہے۔ یہ کیس بدھ کے روز ویبو کے ٹاپ 50 رجحان ساز موضوعات میں سے سات میں شامل تھا۔ حکام کی جانب سے اپنے نتائج جاری کرنے کے بعد اس کہانی نے اور بھی توجہ حاصل کی۔ ایک متعلقہ موضوع نے 68 ملین سے زیادہ آراء حاصل کیں، جبکہ کئی دوسرے کو ایک سے چھ ملین آراء ملے۔ ویبو پر ایک تبصرہ پڑھا، "مشروبات کے اجتماع میں جانے کا مطلب نقصان پہنچانے کی رضامندی نہیں ہے، اور الکحل پینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ رضا کارانہ طور پر بدسلوکی کی رضامندی ہو۔ سوشل میڈیا پر ہونے والی بہت سی بات چیت میں چین کے ڈرنکنگ ٹیبل کلچر کے نام سے جانے والی باتوں کے بارے میں بھی بات کی گئی ہے - خاص طور پر ان رپورٹس کی وجہ سے کہ خاتون کو مبینہ طور پر کراؤکی لاؤنج میں لے جانے سے پہلے بہت زیادہ شراب پینے کے لیے کہا گیا تھا۔ ایک اور تبصرہ میں کہا گیا، "خواتین کے مردوں کے ساتھ شراب پینے کی وجہ کیا ہے؟ امید ہے کہ اس رواج کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ چائنا ڈیلی ٹائمز نیوز کے ایک تبصرہ میں کہا گیا ہے کہ صرف ملوث افراد سے نمٹنا کافی نہیں ہوگا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ادارہ جاتی اقدامات کے ذریعے کاروباری تعامل کی حدود کو متعین کرنے کی ضرورت ہے، سرمئی علاقوں کو کاٹ کر جہاں طاقت سماجی ذمہ داریوں میں الجھ جاتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہوگا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار رفرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

وندے ماترم کی لازمیت: آئینی حقوق اور سیکولر تنظیموں کا امتحان

وندے ماترم ہندوستان کی آزادی کی تحریک کی تاریخ کا ایک اہم حصہ ہے۔ آزادی کی جدو جہد کے دوران اس نغمے نے عوام میں قومی جذبہ بیدار کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا اور یہ تحریکِ آزادی کی ایک اہم علامت بن گیا۔ اس تاریخی کردار سے انکار ممکن نہیں۔ تاہم وندے ماترم کے بعض اشعار کے مذہبی مفہوم پر ابتدا ہی سے کچھ حلقوں کے اعتراضات بھی رہے ہیں۔ اسی تاریخی پس منظر میں دستور ساز اسمبلی نے ”جن گن من“ کو قومی ترانہ اور ”وندے ماترم“ کو قومی گیت کا درجہ دیا۔ اب وندے ماترم سے متعلق نئی قانون سازی کے بعد یہ معاملہ ایک بار پھر قومی بحث کا موضوع بن گیا ہے۔ بنیادی سوال یہ ہے کہ قومی علامت کا احترام اپنی جگہ، لیکن کیا کسی شہری کو اس کے مذہبی عقیدے یا ضمیر کے خلاف کوئی مخصوص نغمہ یا نعرہ ادا کرنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے؟ اس سوال کا جواب سیاسی جذبات کے بجائے آئین اور قانون کی روشنی میں تلاش کیا جانا چاہیے۔

ڈاکٹر سید تابش امام

وندے ماترم ہندوستان کی آزادی کی تحریک کی تاریخ کا ایک اہم حصہ ہے۔ آزادی کی جدوجہد کے دوران اس نغمے نے عوام میں قومی جذبہ بیدار کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا اور یہ تحریکِ آزادی کی ایک اہم علامت بن گیا۔ اس تاریخی کردار سے انکار ممکن نہیں۔ تاہم وندے ماترم کے بعض اشعار کے مذہبی مفہوم پر ابتدا ہی سے کچھ حلقوں کے اعتراضات بھی رہے ہیں۔ اسی تاریخی پس منظر میں دستور ساز اسمبلی نے ”جن گن من“ کو قومی ترانہ اور ”وندے ماترم“ کو قومی گیت کا درجہ دیا۔ اب وندے ماترم سے متعلق نئی قانون سازی کے بعد یہ معاملہ ایک بار پھر قومی بحث کا موضوع بن گیا ہے۔ بنیادی سوال یہ ہے کہ قومی علامت کا احترام اپنی جگہ، لیکن کیا کسی شہری کو اس کے مذہبی عقیدے یا ضمیر کے خلاف کوئی مخصوص نغمہ یا نعرہ ادا کرنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے؟ اس سوال کا جواب سیاسی جذبات کے بجائے آئین اور قانون کی روشنی میں تلاش کیا جانا چاہیے۔

ہندوستانی آئین شہریوں کو بنیادی حقوق فراہم کرتا ہے۔ آرٹیکل 19 آزادیٔ اظہار کا حق دیتا ہے، جبکہ آرٹیکل 25 ہر شخص کو اپنے مذہب پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ و اشاعت کی آزادی فراہم کرتا ہے۔ تاہم یہ حقوق مطلق نہیں ہیں اور قانون، امنِ عامہ، اخلاق اور صحت سے متعلق آئینی پابندیوں کے تابع ہیں۔ اس لیے کسی بھی قانون کی تشریح کرتے وقت قومی احترام اور شہری آزادی، دونوں پہلوؤں کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ اس سلسلے میں سپریم کورٹ کا 1986 کا Bijoe Emmanuel بنام ریاست کیرالہ فیصلہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس مقدمے میں عدالتِ عظمیٰ نے ایسے طلبہ کے حق میں فیصلہ دیا تھا جو اپنے مذہبی عقیدے کی وجہ سے قومی ترانہ نہیں گاتے تھے، لیکن اس دوران احترام کے ساتھ کھڑے رہتے تھے۔ عدالت نے محض قومی ترانہ نہ گانے کی بنیاد پر ان کے خلاف کارروائی کو درست نہیں مانا۔ اس فیصلے کا بنیادی سبق یہ ہے کہ قومی احترام اور کسی مخصوص انداز میں حب الوطنی کا اظہار ہمیشہ ایک ہی چیز نہیں ہوتے۔

یہ فیصلہ براہِ راست وندے ماترم سے متعلق موجودہ قانونی معاملے کا فیصلہ نہیں ہے، لیکن مذہبی آزادی اور ضمیر کی آزادی کے آئینی اصول کو سمجھنے میں اس کی اہمیت ضرور ہے۔ اسی لیے وندے ماترم کے معاملے میں بھی یہ دیکھنا ضروری ہوگا کہ نئی قانون سازی میں کیا چیز لازمی قرار دی گئی ہے، کس عمل کو جرم بنایا گیا ہے اور قانون کی حدود کیا ہیں۔ یہ فرق سمجھنا بھی ضروری ہے کہ قومی گیت کا احترام کرنا اور اسے لازماً گانا ایک ہی بات نہیں ہے۔ اگر قانون کسی قومی علامت کی توہین کو قابلِ سزا جرم قرار دیتا ہے تو اس کا دائرہ قانون کی واضح دفعات سے طے ہوگا۔ کسی شہری کے لیے گیت گانا لازمی ہے یا نہیں، اس کا فیصلہ قانون کی صریح دفعات اور ان کی عدالتی تشریح سے ہوگا، محض سیاسی بیانات سے نہیں۔

مسلمانوں کو بھی وطن سے محبت پر اعتراض نہیں بلکہ وندے ماترم کے بعض اشعار کے مذہبی مفہوم پر ہے۔ اسلام میں توحید بنیادی عقیدہ ہے۔ اس لیے مسلمان ایسے الفاظ ادا کرنے سے گریز کرتے ہیں جنہیں وہ اپنے مذہبی عقیدے کے مطابق عبادت یا مذہبی تقدیس سے متعلق سمجھتے ہیں۔ اس موقف کو ملک سے بے وفائی یا حب الوطنی کی کمی قرار دینا درست نہیں ہوگا۔ مسلمانوں کے اس موقف کو سمجھنا بھی ضروری ہے کہ ان کے نزدیک قومی احترام اور مذہبی عقیدے کے درمیان واضح فرق موجود ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سیکولر سیاسی جماعتوں اور تنظیموں کی ذمہ داری سامنے آتی ہے۔ سیکولرزم کا بنیادی تقاضہ ہے کہ ریاست تمام شہریوں کے ساتھ یکساں سلوک کرے اور کسی شخص کے مذہبی حقوق کو محض اس کی مذہبی شناخت کی بنیاد پر متاثر نہ ہونے دے۔ اس لیے سیکولر جماعتوں کو اس مسئلے پر نہ جذباتی سیاست کرنی چاہیے اور نہ خاموش رہنا چاہیے۔

سیکولر۔ جماعتوں بالخصوص حزبِ اختلاف کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ پارلیمنٹ میں قانون کی ہر متعلقہ شق کا آئینی جائزہ لے۔ اگر کسی شق سے بنیادی حقوق متاثر ہونے کا خدشہ ہو تو اس پر واضح بحث ہونی چاہیے، قانونی ماہرین کی رائے لی جانی چاہیے اور ضرورت پڑنے پر مناسب ترامیم کی تجاویز پیش کی جانی چاہئیں۔ محض سیاسی بیان بازی یا علامتی احتجاج سے کسی آئینی مسئلے کا مستقل حل نہیں نکلتا۔ سیکولر جماعتوں کے لیے اس معاملے میں ایک اور چیلنج بھی ہے۔ انہیں یہ ثابت کرنا ہوگا کہ ان کا سیکولرزم محض انتخابی سیاست تک محدود نہیں بلکہ آئینی اصولوں پر مبنی ہے۔ اگر وہ مذہبی آزادی، آزادیٔ اظہار اور شہری مساوات کو اہم سمجھتی ہیں تو انہیں ایسے ہر معاملے میں واضح موقف اختیار کرنا ہوگا جس میں ان بنیادی حقوق کا سوال پیدا ہو۔

اسی طرح مسلم تنظیموں کو بھی اپنی حکمتِ عملی پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ صرف مذمتی بیانات، احتجاج اور جذباتی تقریروں سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ انہیں قانون کی اصل دفعات کا مطالعہ کرنا چاہیے، آئینی ماہرین اور ممتاز وکلا سے مشورہ لینا چاہیے اور ضرورت پڑنے پر قانونی چارہ جوئی کے لیے مضبوط مقدمہ تیار کرنا چاہیے۔ اس سلسلے میں ایک مشترکہ قانونی و آئینی پلیٹ فارم بھی مؤثر ثابت ہو سکتا ہے، جہاں مختلف مسلم تنظیمیں، ماہرین قانون، دانشور اور سماجی کارکن مل کر قانونی صورتِ حال کا جائزہ لیں۔ اس سے ردِعمل زیادہ منظم ہوگا اور عوام کو بھی یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ اعتراض کس مخصوص قانونی شق پر ہے اور اس کے لیے کون سا آئینی راستہ اختیار کیا جا رہا ہے۔ عوامی سطح پر بھی مکالمے کا راستہ اختیار کرنا انتہائی اہم ہے۔ وندے ماترم کے معاملے کو ہندو مسلم تنازع بنانے سے مسئلہ مزید پیچیدہ ہوگا۔ ہندوستان ایک کثیر مذہبی اور کثیر ثقافتی ملک ہے، جہاں مختلف مذاہب کے ماننے والے شہری ایک ہی آئینی نظام کے تحت زندگی گزارتے ہیں۔ قومی اتحاد کا تقاضا ہے کہ کسی شہری کی حب الوطنی کو اس کے مذہبی عقیدے سے الگ کر کے دیکھا جائے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ حب الوطنی کا اظہار صرف کسی گیت یا نعرے سے نہیں ہوتا۔ ملک کے قانون کا احترام، ایمانداری سے اپنے فرائض انجام دینا، قومی املاک کی حفاظت، تعلیم اور ترقی میں حصہ لینا، ٹیکس ادا کرنا، دوسروں کے حقوق کا احترام کرنا اور آئین کے بنیادی اصولوں کی پاسداری کرنا بھی حب الوطنی کے اہم تقاضے ہیں۔ اس لیے وطن سے محبت کو صرف ایک مخصوص نعرے یا گیت کے ساتھ وابستہ کرنا مناسب نہیں۔ یہ بھی ضروری ہے کہ وندے ماترم کے تاریخی کردار اور اس کے موجودہ قانونی معاملے کو الگ الگ سمجھا جائے۔ اس گیت نے آزادی کی تحریک میں اہم کردار ادا کیا، یہ ایک تاریخی حقیقت ہے۔ اسی طرح یہ بھی حقیقت ہے کہ اس کے بعض مذہبی مفاہیم پر اختلاف موجود رہا ہے۔ دونوں پہلوؤں کو تسلیم کیے بغیر اس مسئلے پر متوازن گفتگو ممکن نہیں۔ موجودہ صورتِ حال میں حکومت، اپوزیشن، سیکولر جماعتوں اور مسلم تنظیموں، سب کے لیے ایک واضح راستہ موجود ہے۔ حکومت کو قانون کی تشریح اور نفاذ میں آئینی حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔ اپوزیشن کو پارلیمنٹ میں مؤثر آئینی نگرانی کرنی چاہیے۔ سیکولر جماعتوں کو مذہبی آزادی اور شہری مساوات کے اصول پر واضح موقف اختیار کرنا چاہیے، جبکہ مسلم تنظیموں کو قانونی اور آئینی طریقے سے اپنے تحفظات پیش کرنے چاہئیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ کسی بھی شہری کی حب الوطنی کا فیصلہ اس بنیاد پر نہیں ہونا چاہیے کہ وہ کسی مخصوص گیت کے ہر لفظ کو گاتا ہے یا نہیں۔ اسی طرح قومی علامتوں کے احترام کو بھی کم تر سمجھنا درست نہیں۔ ایک جمہوری معاشرے میں قومی احترام اور مذہبی آزادی، دونوں کو ساتھ لے کر چلنا ہی آئینی توازن کا تقاضہ ہے۔

وندے ماترم کے معاملے میں اصل ضرورت کسی فریق کو فتح دلانے کی نہیں بلکہ قانون کی واضح تشریح اور آئینی اصولوں کے تحفظ کی ہے۔ اختلاف کو دشمنی میں تبدیل کرنے کے بجائے دلیل، قانون اور عدالتی عمل کے ذریعے حل تلاش کیا جانا چاہیے۔ یہی راستہ ہندوستان کی جمہوری روایت، مذہبی تکثیریت اور آئینی نظام کے لیے زیادہ موزوں ہے۔ ایسے میں سیکولر تنظیموں کے سامنے آج اصل امتحان یہی ہے کہ وہ سیاسی مصلحت سے بالاتر ہو کر آئینی اصولوں کا دفاع کس حد تک کرتی ہیں، جبکہ مسلم تنظیموں کے سامنے چیلنج یہ ہے کہ وہ جذباتی ردِعمل کے بجائے قانونی اور علمی تیاری کو اپنی حکمتِ عملی کا مرکز کیسے بناتی ہیں۔ اگر دونوں جانب سے آئین، قانون اور باوقار مکالمے کو ترجیح دی جائے تو وندے ماترم جیسا حساس مسئلہ قومی تقسیم کا سبب بننے کے بجائے ہندوستان کے جمہوری اور تکثیری کردار کو مزید مضبوط کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ وندے ماترم کو لازمی قرار دینے کا معاملہ ہندوستان میں ہمیشہ سے ایک حساس قانونی، آئینی اور سیاسی بحث رہا ہے۔ ایک طرف قوم پرستی اور حب الوطنی کا نظریہ ہے، تو دوسری طرف آئینی حقوق اور سیکولر اقدار کا امتحان ہے۔

سپریم کورٹ کے تاریخی فیصلے (بیجو ایمانوئل بنام ریاست کیرالا، 1986) کے مطابق، کسی کو بھی کوئی گیت گانے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کوئی شخص احتراماً کھڑا ہوتا ہے لیکن گاتا نہیں، تو اسے سزا نہیں دی جا سکتی۔ یہ دفعہ ہر شہری کو اپنے ضمیر اور مذہب پر عمل کرنے کی آزادی دیتی ہے۔ مسلم تنظیموں اور دیگر اقلیتوں کا موقف ہے کہ وندے ماترم کے کچھ مصرعوں میں ملک کو دیوی (مذہبی شخصیت) کے روپ میں پیش کیا گیا ہے، جو ان کے عقیدے (توحید) کے خلاف ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA
۲۱/اگست۔۲۰۲۶

بریگزٹ پر از سر نو غور ممکن

وزیر اعظم برطانیہ تھریسا مے کو حکومت کرنے کا اختیار نہیں ہے؟ کیا انہوں نے خط اعتماد حاصل کرنے کے بعد بھی بریگزٹ مسئلہ پر برطانوی عوام کی ناپسندیدگی کو اپنے گلے لگا لیا ہے۔ یہ سوالات آئندہ چند ہفتوں تک گشت کرتے رہیں گے کیونکہ مارچ آنے تک یوروپی یونین سے برطانیہ کی علیحدگی کے قانون پر عمل آوری ہو جائے گی۔ اس مسئلہ پر غور کرنے والی برطانوی سیاسی شخصیتوں کی رائے منقسم ہے۔ برطانوی لیبر پارٹی کے لیڈر جیریمی کورین کا کہنا ہے کہ خط اعتماد کا ووٹ جیتنے کے بعد بھی تھریسا مے نظم و نسق ”زومبی گورنمنٹ“ بن گئی ہے جو حکومت کرنے کی حقدار نہیں ہے اسے مستعفی ہو جانا چاہیئے۔ دارالعوام جس کو خاص اہمیت حاصل ہوتی ہے، برطانوی پارلیمنٹ کا اہم مرکز ہے یہاں جو بھی فیصلے ہوتے ہیں اس کو عوام کی حمایت حاصل ہونا کہا جاتا ہے۔ دارالامراء میں خاص موقف کے حامل سیاستداں ہوتے ہیں۔ دارالعوام میں ارکان پارلیمان نے وزیر اعظم تھریسا مے کے بریگزٹ معاہدہ کو بھاری اکثریت سے مسترد کر دیا تھا۔ اس کے بعد وزیر اعظم کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کی گئی جس میں تھریسا مے کو کامیابی مل گئی۔ یہ تحریک محض 19 ووٹوں سے ناکام ہوئی، 306 ارکان نے اس تحریک کے حق میں ووٹ دیا جبکہ 325 نے اس کی مخالفت کی۔ اس کامیابی نے وزیر اعظم تھریسا مے کو بریگزٹ مسئلہ پر مزید کام کرنے کا موقع دیا ہے۔ انہیں برطانیہ کی یوروپ سے علیحدگی کی حتمی تاریخ 27 مارچ سے قبل اپنے ملک کو درپیش مسائل سے بچانے کی ترکیب اور حکمت عملی تیار کرنی ہوگی۔ یوروپی یونین سے واقعی برطانیہ کی علیحدگی کے بعد عالمی سطح پر کن مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا اس پر غور کرنا ہوگا۔ ظاہر ہے جب کسی گروپ سے کوئی طاقت علیحدہ ہوتی ہے تو اس کی شناخت بھی الگ ہوتی ہے، اسے تجارتی اُمور پر بھی مختلف راہ اختیار کرنی پڑتی ہے۔ تجارت اور معیشت ہی ہر ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے۔ برطانیہ کے لئے جب یوروپی یونین سے علیحدگی کا لمحہ شروع ہوگا تو اس پر کئی شرائط بھی نافذ ہوں گی۔ تجارتی معاملوں میں اسے عالمی تجارتی تنظیم ڈبلیو ٹی او کے تحت ہونا پڑے گا۔ اس کے علاوہ قانونی طور پر مقیم تارکین وطن پر بھی شرائط نافذ ہوں گی۔ حکومت کو ایک طویل جستجو کے ساتھ کافی محنت و مشقت کرنی ہوگی کیونکہ اسے یہاں سے ہر معاملہ میں از خود قدم اٹھانے ہوں گے۔ بریگزٹ سے علیحدگی کے بعد جو نقصانات ہوں گے ان کی پابجائی کے لئے منصوبہ سازی اور فائدے ہوں گے تو اس کے فوائد عوام تک پہنچانے میں کوئی کوتاہی نہیں کرنی پڑے گی۔ تھریسا مے کو خط اعتماد میں ووٹ تو مل گئے ہیں لیکن انہیں آنے والے چند دنوں میں برطانوی عوام کیلئے بریگزٹ کے بعد کے حالات سے نمٹنے کا منصوبہ بھی پیش کرنا ہوگا۔ بریگزٹ کیلئے جو مہلت دی گئی ہے اس کی اُلٹی گنتی شروع ہو چکی ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ کا ذہن ہنوز اس کے لئے تیار نہیں ہوا ہے اور برطانوی عوام کی اکثریت کو ابھی تک بریگزٹ کے اصل معنیٰ پر بھی غور کرنا باقی ہے۔ سوال یہ بھی اُٹھ رہا ہے کہ آخر برطانیہ کو یوروپی یونین سے علیحدہ ہونا ضروری ہے۔ برطانیہ کے عام لوگ اس مسئلہ پر اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہیں تو پھر یہ بریگزٹ کا معاملہ صرف حکمرانوں اور چند سیاستدانوں کی پسند بن گیا ہے۔ بظاہر یہ معاہدہ حکومت کی سب سے بڑی ناکامی سمجھی جا رہی ہے اس لئے اب حکومت بریگزٹ کی حتمی تاریخ آنے سے پہلے ہی جو کچھ خامیاں اور غلطیاں رہ گئی ہیں اسے دور کرنے کی کوشش کرے گی۔ مابعد بریگزٹ برطانیہ میں کس حد تک کہرام مچے گا یہ تو نے والے دنوں میں معلوم ہوگا، حتمی تاریخ آنے سے قبل اگر کوئی طاقت ایسی نمودار ہو جائے جو برطانیہ کو یوروپی یونین سے علیحدہ ہونے کے معاملہ کو ٹال دینے میں کامیاب ہو جائے تو باقی کے حالات مختلف ہوں گے اور اس دوران برطانیہ میں تازہ انتخابات کروائے جائیں گے تو جو بھی نئی حکومت آئے گی وہ یوروپی یونین اور برطانیہ کے درمیان تعلقات کو کس زاویہ سے دیکھے گی' یہ اس کی پالیسی پر منحصر ہوگا۔ فی الحال برطانیہ کی سیاسی پارٹیوں کو آنے والے انتخابات کی تیاری کرنے سے قبل اپنے ذہن کو تیار کرنا ہوگا۔ بریگزٹ مسئلہ پر عوام کی حقیقی رائے کو معلوم کرتے ہوئے آئندہ کے لائحہ عمل پر غور کرنا ہوگا، اگر بریگزٹ مسئلہ کو تازہ انتخابات تک ٹال دیا جاتا ہے تو پھر برطانوی عوام کو عام انتخابات میں اپنی پسند ناپسند کا اظہار کرنے کا واضح موقف حاصل ہوگا۔

روز نامہ ”ممبئی رابطہ میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

معاملات کو لکھنے کی اہمیت شریعت کی روشنی میں

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسان کی انفرادی عبادات کے ساتھ ساتھ اس کے باہمی معاملات، لین دین، تجارت، قرض، امانت، وعدوں اور معاہدوں کے بارے میں بھی واضح رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ انسان چونکہ معاشرتی زندگی گزارتا ہے، اس لیے اسے دوسروں کے ساتھ مختلف قسم کے معاملات پیش آتے ہیں۔ بعض معاملات معمولی نوعیت کے ہوتے ہیں، جبکہ بعض میں بڑی رقوم، جائیداد، کاروبار یا طویل مدتی ذمہ داریاں شامل ہوتی ہیں۔ ایسے معاملات میں صرف زبانی وعدے پر اعتماد کرنا بعض اوقات اختلاف اور نزاع کا سبب بن جاتا ہے۔ اسی لیے اسلام نے معاملات کو واضح طور پر لکھنے، گواہی کا اہتمام کرنے اور حقوق کی حفاظت کی ترغیب دی ہے۔ قرآن مجید کی سب سے طویل آیت معاملات کو لکھنے سے متعلق نازل ہوئی ہے۔ اس آیت میں قرض اور مالی معاملات کو تحریر کرنے کے بارے میں تفصیلی ہدایات دی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اے ایمان والو! جب تم کسی سے مقررہ مدت کے لیے آپس میں قرض کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔ (البقرۃ: ۲۸۲) یہ آیت معاملات کو لکھنے کی اہمیت کی سب سے بنیادی قرآنی دلیل ہے۔ قرآن مجید نے صرف لکھنے کا حکم نہیں دیا؛ بلکہ یہ بھی بتایا کہ تحریر کس طرح کی جائے۔ کاتب کو انصاف کے ساتھ لکھنے، مقروض کو معاملہ بیان کرنے، گواہوں کا اہتمام کرنے اور معاملے کی مدت واضح کرنے کی ہدایت دی گئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں تحریری دستاویز محض دنیاوی یا قانونی ضرورت نہیں؛ بلکہ حقوق کی حفاظت کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ انسان کی یادداشت محدود ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ وہ رقم، تاریخ، شرط یا کسی وعدے کی تفصیل بھول سکتا ہے۔ دو افراد ایک ہی معاملے کو مختلف انداز میں یاد رکھ سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں اختلاف پیدا ہو سکتا ہے۔ تحریر اس اختلاف کے امکانات کو کم کرتی ہے۔ اسی بات کی طرف قرآن مجید مذکورہ آیت میں اشارہ فرماتا ہے: یہ لکھ لینا اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے، اور گواہی کو زیادہ درست رکھنے والا اور اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ تم شک میں نہ پڑو۔ (البقرۃ: ۲۸۲)۔ اس آیت میں تین اہم فوائد بیان ہوئے ہیں: تحریر انصاف کے زیادہ قریب ہے، گواہی کو مضبوط کرتی ہے اور شک و شبہ کو ختم کرنے میں مدد دیتی ہے۔ قرض ایسا معاملہ ہے جس میں ایک شخص دوسرے کی مصیبت کے وقت کام آتا ہے اور اس کی مالی مدد اس شرط پر کرتا ہے کہ وہ قرض کو واپس کر دے گا۔ اگر قرض کی مقدار اور واپسی کی مدت تحریر نہ ہو تو مستقبل میں اختلاف پیدا ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید نے قرض کے معاملے میں مدت مقرر کرنے اور اسے لکھنے کی خاص ہدایت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور اس بات سے نہ اکتاؤ کہ اسے خواہ چھوٹا معاملہ ہو یا بڑا، اس کی مدت سمیت لکھ لیا کرو۔ (البقرۃ: ۲۸۲)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مالی معاملات کی اہمیت رقم کی مقدار سے نہیں بلکہ حقوق کی حفاظت سے متعلق ہے۔ چھوٹا معاملہ ہو یا بڑا، اگر اس میں کسی کا حق وابستہ ہے تو اسے واضح کرنا بہتر ہے۔ لکھنے والے یعنی کاتب، منشی، ٹائپسٹ کے لیے انصاف کے ساتھ لکھنا ضروری ہے۔ قرآن مجید نے کاتب کے بارے میں فرمایا: اور کاتب اس سے انکار نہ کرے کہ جس طرح اللہ نے اسے سکھایا ہے، وہ لکھ دیا کرے۔ (البقرۃ: ۲۸۲) اس سے یہ اصول سامنے آتا ہے کہ دستاویز لکھنے والے کو دیانت اور انصاف کے ساتھ حقیقت درج کرنی چاہیے۔ اسے جان بوجھ کر ایسی عبارت نہیں لکھنی چاہیے جس سے کسی فریق کو دھوکا ہو یا کسی کا حق ضائع ہو۔ معاملات لکھنے کا تعلق وعدوں اور معاہدوں کی پابندی سے بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: اے ایمان والو! عہدوں کو پورا کرو۔ (المائدۃ: ۱) یعنی مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ جو جائز وعدہ یا معاہدہ کرے اسے پورا کرے۔ تحریری معاہدہ اس وعدے کو واضح اور منظم شکل دیتا ہے، جبکہ اس کی پابندی انسان کے اخلاق اور دیانت کی علامت ہے۔ شریعتِ اسلامیہ میں مالی اور تجارتی معاملات کو تحریر میں لانے (لکھنے) کی انتہائی اہمیت اور تاکید بیان کی گئی ہے تاکہ مستقبل کے تنازعات، غلط فہمیوں اور بھول چوک کا سدِ باب ہو سکے۔ ادھار یا کسی بھی طویل مدتی لین دین کو دستاویزی شکل دینا لازمی یا مستحب ہے۔ اکثر فقہاء کے نزدیک یہ عمل مستحب اور حقوق کی حفاظت کے لیے افضل طریقہ ہے۔

نکاح کا مقصد صرف جسمانی تعلق نہیں، قرآن کریم نکاح کو سکون، محبت اور رحمت کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ لہٰذا شادی سے پہلے ایسی باتوں کا علم حاصل کر لینا جن سے آئندہ سکون، محبت اور باہمی حقوق متاثر ہو سکتے ہیں، شریعت کے مزاج کے خلاف نہیں۔ اسلام میں صحت اور جسمانی صلاحیت کو بھی نظرانداز نہیں کیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے معاملے میں دین اور اخلاق کو بنیادی اہمیت دی ہے۔ حدیث میں ہے: "جب تمہارے پاس ایسا شخص نکاح کا پیغام لے کر آئے جس کے دین اور اخلاق سے تم مطمئن ہو تو اس سے نکاح کرو۔" (جامع ترمذی) یعنی اصل بنیاد دین اور اخلاق ہیں، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی معلوم اور اہم طبی حقیقت چھپا دی جائے۔

نکاح سے پہلے میڈیکل ٹسٹ خوشگوار رشتے کی ضمانت؟

ڈاکٹر سید اقبال احمد ہاشمی

نکاح کا مقصد صرف جسمانی تعلق نہیں، قرآن کریم نکاح کو سکون، محبت اور رحمت کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ لہٰذا شادی سے پہلے ایسی باتوں کا علم حاصل کر لینا جن سے آئندہ سکون، محبت اور باہمی حقوق متاثر ہو سکتے ہیں، شریعت کے مزاج کے خلاف نہیں۔ اسلام میں صحت اور جسمانی صلاحیت کو بھی نظرانداز نہیں کیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے معاملے میں دین اور اخلاق کو بنیادی اہمیت دی ہے۔ حدیث میں ہے: "جب تمہارے پاس ایسا شخص نکاح کا پیغام لے کر آئے جس کے دین اور اخلاق سے تم مطمئن ہو تو اس سے نکاح کرو۔" (جامع ترمذی) یعنی اصل بنیاد دین اور اخلاق ہیں، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی معلوم اور اہم طبی حقیقت چھپا دی جائے۔ نیز اگر کسی شخص کو اپنی ایسی بیماری کا علم ہے جو ازدواجی زندگی، شریک حیات کی صحبت یا اولاد کی صحت کے معاملے پر نمایاں اثر ڈال سکتی ہے تو اسے مکمل طور پر چھپا کر نکاح کرنا دوسرے فریق کے حق کو متاثر کر سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں۔" (صحیح مسلم)

علاج اور احتیاط اختیار کرنا اسلامی تعلیم ہے، لہٰذا شادی سے پہلے میڈیکل چیک اَپ کروانا بدگمانی یا غیر اسلامی عمل نہیں ہے۔ شادی سے پہلے ہر شخص کا مکمل طبی معائنہ لازمی نہیں، لیکن بعض بنیادی چیزوں کا علم واقعی مستقبل کی بہت سی پریشانیوں سے بچا سکتا ہے۔ ان میں سے چند ضروری عوامل کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ ہارمونز اور جنسی رغبت، جنسی رغبت بہت کم ہونا، مرد میں کوئی مستقل مسئلہ، عورت میں ماہواری کا بہت زیادہ یا بہت کم ہونا یا بے قاعدگی جیسی علامات اہم ہو سکتی ہیں۔ ایسی صورت میں مرد میں خصوصاً ٹیسٹوسٹیرون اور عورت میں ایسٹروجن، پروجیسٹرون وغیرہ ہارمونز جنسی رغبت اور تولیدی صلاحیت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تولیدی صلاحیت بھی بہت اہم نکتہ ہے۔ مرد میں اسپرم کی تعداد، حرکت اور ساخت وغیرہ اہم ہیں، لیکن ایک بات واضح رہے کہ عام صحت مند شخص میں شادی سے پہلے سیمین اینالیسس یا اس طرح کے ٹیسٹ کرانا لازمی نہیں۔ ڈاکٹر مناسب علامات یا طبی تاریخ کی صورت میں ضروری ٹیسٹ کرا سکتا ہے۔

موٹاپا اور خون کی نالیوں کی صحت کے عوامل بھی مرد و عورت میں جنسی صحت کے مسائل پیدا کر سکتے ہیں۔ مرد میں خون کی نالیوں سے متعلق مسائل جنسی صحت کو متاثر کر سکتے ہیں، جبکہ عورت میں بھی موٹاپا اور بعض ہارمونل یا میٹابولک مسائل جنسی اور تولیدی صحت میں رکاوٹ پیدا کر سکتے ہیں۔ جنسی اور تولیدی اعضاء کی پیدائشی یا جسمانی بیماریاں، مثلاً مرد میں خصیوں کا غیر معمولی مقام، بہت زیادہ یا عضو تناسل کی شدید ساختی خرابی، جبکہ عورت میں رحم

یا اندام نہانی کی پیدائشی ساختی خرابی وغیرہ بھی بعض حالات میں اہم ہو سکتی ہیں۔ شادی سے پہلے باہمی رضامندی سے ایچ آئی وی، ہیپاٹائٹس بی اور ہیپاٹائٹس سی کی اسکریننگ بھی خاص طور پر طبی تاریخ یا خطرے کے عوامل کی صورت میں مفید ہو سکتی ہے۔ عالمی ادارۂ صحت بھی تولیدی اور قبل از حمل صحت کے تناظر میں ایچ آئی وی، وائرل ہیپاٹائٹس اور دیگر انفیکشنز کی بروقت شناخت اور مناسب طبی مشاورت کو اہم قرار دیتا ہے۔ نفسیاتی عوامل بھی اتنے ہی اہم ہیں، جیسے شدید بے چینی، ازدواجی تعلق کے بارے میں غیر معمولی خوف، ماضی کا شدید ذہنی صدمہ، فحش مواد پر انحصار، یہ چیزیں جنسی تعلق کے بارے میں غلط تصورات پیدا کر سکتی ہیں۔

شادی سے پہلے کون سا بنیادی میڈیکل چیک اَپ مناسب ہے؟ میرے نزدیک ایک سادہ اور متوازن پری میریٹل ہیلتھ اسیسمنٹ یہ ہو سکتا ہے کہ دونوں افراد میں بلڈ پریشر، وزن، بلڈ شوگر، سی بی سی، بلڈ گروپ، ہیپاٹائٹس بی کی اسکریننگ اور ایچ آئی وی کی اسکریننگ ضرورت کے مطابق کی جائے۔ مرد میں اگر علامات یا سابقہ طبی مسئلہ ہو تو سیمین اینالیسس یا متعلقہ ہارمونز کے ٹیسٹ ڈاکٹر کے مشورے سے کرائے جا سکتے ہیں۔ عورت میں اگر ماہواری میں بے قاعدگی، ہارمونل علامات یا سابقہ طبی مسئلہ ہو تو ماہواری اور ہارمونز سے متعلق ضروری ٹیسٹ ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق کرائے جا سکتے ہیں۔ ایک بہت اہم اصول یہ ہے کہ شادی سے پہلے ہر شخص کے لیے ہر ممکن ٹیسٹ کرانا ضروری نہیں، بلکہ علامات اور طبی تاریخ دیکھی جائے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ معلوم بیماری اور اس کے ازدواجی اثرات کا علم ہو، لیکن کسی سے یہ پوچھنا کہ "آپ کو جنسی مسئلہ تو نہیں؟" یہ سوال بعض اوقات شرمندگی اور بدگمانی پیدا کر سکتا ہے۔ اس کے بجائے یوں پوچھا جا سکتا ہے: "کیا آپ کو کوئی ایسی مستقل جسمانی، ہارمونل یا طبی بیماری ہے جس کے بارے میں آپ سمجھتے ہیں کہ وہ ازدواجی زندگی یا اولاد کے معاملے پر اثر انداز ہو سکتی ہے؟"

فریقین ایک دوسرے سے معلوم شدہ بیماری، تولیدی صحت اور ماضی کے اہم طبی مسئلے کے بارے میں پوچھ سکتے ہیں۔ یہ طریقہ اگر مناسب نہ سمجھیں تو سب سے بہتر عملی طریقہ، میری رائے میں، ہمارے معاشرے میں ایک مختصر، باوقار اور فریقین کیلئے یکساں میڈیکل اسیسمنٹ کا رواج ہونا بہت مفید ہوگا۔ مثلاً دونوں الگ الگ طبی معائنہ کرائیں، اگر اس پر فریقین تیار ہو جائیں تو خاندانوں کے درمیان بحث کرنے کے بجائے ڈاکٹر سے جانچ کرائی جائے۔ اس سے پردہ بھی قائم رہتا ہے اور ضروری حقیقت بھی سامنے آ جاتی ہے۔ شادی سے پہلے ایک دوسرے کے ماضی کی تفتیش نہیں بلکہ مستقبل کے حقوق کی حفاظت ضروری ہے۔ صحت کا چیک اَپ کرانا دونوں طرف کے لیے بہتری ہے، اس میں کوئی عیب یا جھجک کی بات نہیں۔ یہ جملہ بہت سے غیر ضروری اعتراضات کو ختم کر سکتا ہے۔ ایک اور بہت مؤثر راستہ ڈاکٹر کو درمیانی شخص بنانا ہے۔ یہ شاید زیادہ محفوظ طریقہ ہے۔ ڈاکٹر اگر کوئی ایسی بات دیکھے جو شادی کے لیے اہم ہو تو مناسب طریقے سے سمجھائے۔ اس سے نہ خاندانوں میں رسوائی ہوگی، نہ غیر ضروری سوالات ہوں گے اور نہ کسی لڑکے یا لڑکی کو براہِ راست اپنی انتہائی نجی باتیں خاندان کے سامنے بیان کرنا پڑیں گی۔ ایک بات واضح رہنی چاہیے کہ ہر انسان میں کوئی نہ کوئی چھوٹی بیماری یا کمزوری ہو سکتی ہے۔ مقصد صرف یہ ہے کہ ایسی اہم بیماری جس کا علم پہلے سے ہو اور جو شریک حیات کے حقوق، صحت یا اولاد کے امکان پر نمایاں اثر ڈال سکتی ہو، وہ نکاح کے بعد اچانک سامنے نہ آئے اور اگر کوئی مسئلہ قابل علاج ہو تو علاج کا راستہ تلاش کیا جائے۔ رشتہ ختم کرنا فوراً مقصد نہ ہو۔ میرے نزدیک معاشرے کے لیے بہترین ماڈل یہ ہے کہ اگر ہم اس مسئلے کو واقعی عوامی سطح پر عام کرنا چاہیں تو اسے "شادی سے پہلے صحت کا معائنہ" کے نام سے عام کرنا چاہیے، نہ کہ "بیماریوں کی جانچ" کے نام سے۔ دونوں کا چیک اپ ایک ہی ڈاکٹر یا مرکز سے ہو، صرف ضروری معلومات کا باہمی انکشاف ہو، رازداری اور عزت نفس کا خیال رکھا جائے اور کسی طبی مسئلے کو انسان کی تذلیل کا ذریعہ نہ بنایا جائے۔ صحت کا جائزہ رشتے توڑنے کا ذریعہ نہیں بلکہ اعتماد، ذمہ داری اور باہمی حقوق کے تحفظ کا وسیلہ ہونا چاہیے۔ نکاح زندگی بھر کا عہد ہے، اس لیے اس عہد کی بنیاد سچائی، اعتماد، خیر خواہی اور باہمی احترام پر ہونی چاہیے۔ اگر کوئی طبی مسئلہ سامنے آئے تو گھبرانے یا فوراً رشتہ ختم کرنے کی بجائے علاج، مشاورت اور باہمی رضامندی کا راستہ اختیار کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوانوں کو نیک، صالح، صحت مند اور خوش گوار زندگی عطا فرمائے اور ہمارے معاشرے کو بے جا تجسس، دھوکے، بدگمانی اور بداعتمادی سے محفوظ رکھے، تاکہ نکاح سکون، محبت، رحمت اور باہمی حقوق کی حفاظت کا مضبوط ذریعہ بنے۔ آمین۔

ساری مخلوقات کی اجتماعی عید

الحاج، مفتی محمد شمس تبریز تابش علیمی

اللہ تعالیٰ ایک ہے پاک اور بے عیب ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اس نے خود فرمایا: "تم فرماؤ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی"۔ (سورۂ اخلاص، آیت: ۱، ۴) اس نے جب اپنی ربوبیت کا اظہار چاہا اور کائنات کی تخلیق مقصود ہوئی تو فرمایا: "ہوجا" پھر کیا تھا سارا عالم عدم سے وجود میں آ گیا۔ عالم یعنی دنیا اٹھارہ ہیں۔ اور ہر ایک عالم میں اس قدر کثیر مخلوقات ہیں جو حد و شمار سے باہر ہیں۔ صرف اس فرش گیتی پر رہنے والی مخلوقات کے متعلق معلومات حاصل کرنے والوں کی ساری زندگیاں ختم ہو جاتی ہیں مگر چند مشہور و معروف مخلوق کی حقیقت تک کما حقہ رسائی نہیں ہو پاتی ہے۔ امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ "فتاویٰ رضویہ" ج ۲۹، ص: ۲۵۳، پر ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں: "عالم اٹھارہ ہیں اور ہر ایک میں کثرتِ مخلوقات کے سبب اسے ہزار سے تعبیر کیا۔ تینوں موالید جمادات، نباتات، حیوانات اور چاروں عناصر اور سات آسمان اور فلکِ ثوابت، فلک اطلس، کرسی، عرش"۔ فتاویٰ رضویہ کی مذکورہ عبارت کی روشنی میں یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ کل دنیا اٹھارہ ہیں۔ اور ہر ایک عالم یعنی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار، اَنگنت مخلوقات ہیں۔ جس کا صحیح علم اللہ عزوجل اور اس کی عطا سے رسول کریم ﷺ کو ہی ہے۔ اس آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر رہنے والی مخلوقات کا مشاہدہ کیا جائے تو یہ بات سورج کی روشنی سے بھی زیادہ روشن ہو جاتی ہے کہ اللہ رب العزت کی تخلیق کردہ جملہ مخلوقات کے حقائق سے باخبر ہونا ناممکن ہے۔

عصر حاضر میں سائنسدانوں نے وہم و گمان سے زیادہ ترقی کی ہیں۔ ہر طرف سائنس (Science) اور سائنٹسٹ (Scientist) کی ترقیوں کا چرچا ہو رہا ہے۔ جدید ذرائع ابلاغ وغیرہ کی ایجادات اور خشکی وتری میں پیدا ہونے والی اشیاء پر نئی نئی تحقیقات اس بات کی غمازی کر رہی ہیں کہ واقعی آج سائنس (Science) نے ناقابل انکار ترقیاں کی ہیں۔ ان تمام ترقیوں کے باوجود اب تک سائنس داں چند محدود اشیاء کو چھوڑ کر اللہ عزوجل کی بہت سی مخلوقات کے حقائق سے بے خبر ہیں۔ زمین سے کھود کر نکالی جانے والی کانی اور معدنی اشیاء جسے جمادات کہا جاتا ہے۔ صرف جمادات پر ریسرچ (Research) کیا جائے تو نہ جانے کتنے سالوں کی کد و کاوش کے باوجود چند چیزوں کے حقائق سے بھی اچھی طرح واقفیت نہیں مل پائے گی۔ پھر نباتات کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ بس یہی کہنا پڑے گا کہ جس نے کائنات پیدا کی ہے وہی بہتر جانتا ہے۔ یا اس کے عطا کردہ علم سے میرے نبی ﷺ واقفیت رکھتے ہیں۔ حیوانات کی دنیا بھی عجیب وغریب ہے۔ برّی اور بحری حیوانات پر غور کیا جائے تو ہر کوئی یہی بولے گا کہ بے شمار حیوانات ہیں۔ حشرات الارض کے متعلق تحقیق کرنے والے یہی بولیں گے کہ کیڑے مکوڑے ہی لاکھوں کی تعداد میں ہوں گے۔ ظاہر سی بات ہے کہ جب اللہ رب العزت نے اٹھارہ عالم پیدا فرمایا ہے تو اس میں بے شمار مخلوقات بھی ہوں گی جس کا درست اور صحیح علم اللہ رب العالمین اور اس کے نبی رحمۃ للعالمین کو ہی ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سب سے پہلے رب الارباب عزوجل نے کس کی تخلیق فرمائی؟ اس سلسلے میں امام عبدالرزاق نے اپنے مُصَنَّف میں سند صحیح سے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک روز حضور ﷺ سے عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے یہ بتائیں کہ وہ کون سی چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں سے پہلے پیدا فرمایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے جابر!

بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا۔ پھر قدرت الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا، اس وقت نہ لوح و قلم تھا نہ جنت و دوزخ تھی، نہ فرشتے تھے نہ زمین و آسمان، نہ چاند و سورج اور نہ ہی جن و انس تھے۔ پھر جب خدائے تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمانے کا ارادہ کیا تو اس نور میں شعاعیں در شعاعیں بڑھتی گئیں اور وہ مزید شعاعوں میں تقسیم ہوتی گئیں۔ یعنی پہلے نور کے چار حصے کیے گئے، پہلے سے قلم دوسرے سے لوح تیسرے سے عرش چوتھے کے چار حصے کیے وغیرہ وغیرہ۔ یہاں تک کہ کائنات کا وجود ظاہر ہو گیا۔ (الیٰ آخر الحدیث، مواہب لدنیہ، ج:۱، ص ۹، شرح زرقانی، ج :۱، ص:۴۶، فتاویٰ حدیثیہ ابن حجر مکی، ص:۵۱، مدارج النبوۃ، ج:۱، ص:۳۰۹)۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا، میں اللہ کے نور سے ہوں اور ساری مخلوقات میرے نور سے ہے"۔ (مدارج النبوۃ، مطالع المسرات) ثابت ہوا کہ نبی اکرم ﷺ اصل کائنات ہیں اور جملہ عوالم آپ کے نور کا جلوہ ہیں۔ عاشقِ رسول امام احمد رضا فاضل بریلوی نے اسی کی طرف اشارہ اپنے اس شعر میں کیا ہے۔

یہی ہے اصل عالم مادۂ ایجاد خلقت کا
یہاں وحدت میں برپا ہے عجب ہنگامہ کثرت کا

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

اس روئے زمین پر جتنے بھی انسان ہیں چاہے جس مذہب، دھرم، ذات، برادری سے تعلق رکھتے ہوں ہر قوم وملت کے لوگ سال میں چند مخصوص دن اپنے اپنے طور طریقے اور رسم و رواج کے مطابق تہوار مناتے ہیں۔ جس میں بوڑھے، بچے، جوان، مرد و عورت ہر کوئی خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں۔ پوری دنیا میں کچھ خاص دن مقرر ہیں جس میں عید منائی جاتی ہے۔ ہر قوم کی عید الگ الگ اور مختلف رسوم و رواج سے مزین ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح ہر ملک اور ہر برادری کے لئے علاحدہ تہوار ہیں۔ صرف انسانوں کی بات کی جائے تو ان کے یہاں سال میں کئی طرح کے تہوار منائے جاتے ہیں۔ یہودی، عیسائی، کرسچن، بدھ مت، جین، پارسی اور مسلم وغیرہ مسلم کے عید منانے کے جداگانہ طریقے ہیں۔ ذاتی تہوار اور عید میں صرف اسی ذات و مذہب کے لوگ شریک بزم ہوتے ہیں۔ لیکن کچھ تہوار وطنی اور قومی ہوتے ہیں جیسے بھارت میں یوم آزادی وغیرہ کی تقریب ایسے موقع پر کسی خاص ذات، برادری والے نہیں بلکہ جملہ برادرانِ وطن کی شرکت ہوا کرتی ہے۔ یہ بات ہر عام وخاص بخوبی جانتے اور مانتے ہیں کہ ہر کسی کی ایک عید ہوا کرتی ہے جس میں اس مذہب سے تعلق رکھنے والے دل کھول کر خوشیاں مناتے اور دوست و احباب کو شریک بھی کرتے ہیں۔ لیکن کسی نے کبھی اس بات پر غور کیا کہ انسان کی طرح کیا جنات بھی تہوار اور عید مناتے ہیں، اسی طرح حیوانات و جمادات اور نباتات بھی اپنے طور طریقے اور رسم و رواج کے مطابق آپسی خوشیاں مناتے ہیں یا نہیں؟ جنات کی بات کریں تو چوں کہ جن و انس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت و ریاضت کے لئے پیدا کیا ہے۔ جس طرح انسانوں پر شرعی احکام کی بجا آوری لازم و ضروری ہے اسی طرح جنات بھی اس کے مکلف ہیں۔ تو اس سے ظاہر ہوا کہ انسانوں کی طرح جنات بھی نماز، روزے، دیگر عبادات بجا لاتے ہیں تو عید بھی مناتے ہی ہوں گے۔ اللہ کی پیدا کردہ جتنی بھی مخلوقات ہیں وہ سب اپنی زبانوں میں رب کی تسبیح پڑھا کرتی ہیں۔ قرآن مقدس کی کئی آیات اس کی وضاحت کر رہی ہیں کہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہیں وہ سب اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ سورۂ بنی اسرائیل، آیت: ۴۴/ میں ہے: "اس کی پاکی بولتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں اور کوئی چیز نہیں جو اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی نہ بولے ہاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے بیشک وہ حلم والا بخشنے والا ہے"۔ اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ کہ ساتوں آسمان اور زمین اور ان میں بسنے والی ساری مخلوقات اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور تسبیح و تقدیس میں مشغول ہیں اور یہ تسبیح دونوں طرح ہے، زبانِ حال سے بھی اور وہ اس طرح کہ تمام مخلوقات کے وجود اپنے صانع یعنی بنانے والے کی قدرت وحکمت پر دلالت کرتے ہیں اور یہ تسبیح زبانِ قال سے بھی ہے۔ (روح البیان، ملخصاً بحوالہ صراط الجنان) قرآن مقدس کی آیتوں میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ساری کائنات اللہ رب العزت کی تسبیح وتحمید میں ہر لحظہ مشغول ہے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ دروازہ کھولنے کی آواز اور چھت کا چٹخنا یہ بھی تسبیح کرنا ہے اور ان سب کی تسبیح "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" ہے۔ تو اس سے یہ بھی سمجھ میں آیا کہ جسے ہم بغیر زبان والی اشیاء سمجھتے ہیں درحقیقت اس کے اندر بھی زبان ہے جسے ہم نہیں سمجھ سکتے۔ حیوانات، جیسے کہ چرندے، درندے، پرندے وغیرہ یہ سب قوت نطق رکھتے ہیں اور ہم انسان ان کی بولیاں سنتے بھی ہیں مگر کیا ان کی آپسی باتیں سمجھ سکتے ہیں نہیں نا! مذکورہ اقتباس سے یہ بات بھی آفتاب نیم روز سے زیادہ روشن ہوگئی کہ زمین و آسمان اور اس کے درمیان کی ساری مخلوقات زبانِ قال وحال رکھتی ہیں مگر ہماری عقلیں اس کے فہم وادراک سے قاصر ہیں۔ ان حقائق کی روشنی میں یہ سمجھ میں آتا ہے کہ جن و انس کی طرح دوسری مخلوقات بھی اپنے اپنے انداز میں تہوار اور عید مناتے ہوں گے اور اس میں خوشیوں کا اظہار کرتے ہوں گے۔

جملہ مخلوقات کی اجتماعی عید: تاریخ وسیر کے مطالعے سے یہ حقیقت آشکار ہو جاتی ہے کہ اس دنیا میں ایک ایسا دن و تاریخ بھی رونما ہوا ہے جس میں کسی خاص طبقے یا معاشرے، مذہب و دھرم اور کسی مخصوص ذات، برادری کے لوگوں نے تنہا خوشیوں کا اظہار نہیں کیا بلکہ اس میں فرشتے، انسان، جنات، لوح و قلم، جنت و دوزخ، عرش و کرسی، آسمان و زمین، حد تو یہ ہے کہ جمادات و نباتات، حیوانات غرض کہ سارے عالم کی جملہ مخلوقات نے مشترکہ اور اجتماعی طور پر عید منائی ہیں۔ آخر وہ کونسی تاریخ اور کون سا دن ہے اور اس دن کی خصوصیات کیا ہیں کہ جس دن ساری مخلوقات نے خوشیوں کا اظہار کیا اور تا قیام قیامت یہ عید اجتماعی طور پر منائی جاتی رہے گی؟ آخر وہ کونسی عید تھی جس کو پوری کائنات نے مل کر ایک ساتھ منایا بلکہ خالقِ کائنات نے بھی اس خوشی اور عید کو منایا، ویسی خوشی اس سے پہلے کبھی نہیں منائی گئی۔ قارئین! وہ ہے عیدوں کی عید یعنی پیغمبر اسلام، تمام نبیوں کے سردار، محبوب پروردگار، شفیع روز شمار کی پیدائش کی خوشی، وہ ہے میلاد النبی کی خوشی۔ اور یہی وہ انوکھی، نرالی، شان و شوکت والی عید کہ جس پر اٹھارہ عالم کی ساری مخلوقات نے خوشیوں کا اظہار کیا اور جس دن سب نے مشترکہ طور پر عید منایا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مجھ پر پہلی وحی نازل ہوئی، میں نے عرض کیا یا اللہ تو نے مجھے کس لئے پیدا فرمایا؟ ارشاد ہوا: "اگر آپ نہ ہوتے تو میں اپنی زمین اور آسمان کو پیدا نہ کرتا"۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو میں اپنی جنت اور دوزخ نہ بناتا"۔ ابن عساکر نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا محمد مصطفیٰ ﷺ نے مجھ پر وحی بھیجی گئی، ارشاد باری ہوا: "میں نے دنیا اور اہل دنیا کو اس لئے پیدا فرمایا کہ جو قدر و منزلت آپ کی میرے ہاں ہے، میں اسے ظاہر کروں، آپ نہ ہوتے تو دنیا کو پیدا نہ کرتا"۔ (دیلمی، نزہۃ المجالس، بحوالہ شرح حدائق بخشش، ج ۴، ص ۲۶۵/ ۲۶۶ ملخصاً) ان سب سے معلوم ہوا کہ اگر اللہ تعالیٰ نبی کائنات کو پیدا نہ فرماتا تو ذرہ بھر کو بھی عالم وجود میں نہ لاتا، دنیا و اہل دنیا، جنت و نار کی تخلیق آپ ہی کے باعث ہوئی ہے۔

غزل

اک نظر میں درد کھو دینا دل بیمار کا
یہ تو ادنیٰ سا کرشمہ ہے نگاہ یار کا

غیر ممکن ہے کہ ہو پامال کوئی حشر میں
ہو نہ جب تک کچھ اشارہ آپ کی رفتار کا

حضرت آدم سے تا ایں دم ہوئے سب عشق دوست
ہے ازل سے دور دورہ حسن کی سرکار کا

ہم جو مر کر جی اٹھے اس پر تعجب کیا کہ ہے
وہ کرامت چال کی یہ معجزہ گفتار کا

آپ کے غمزے اٹھاؤں، غیر کے طعنے سنوں
بندہ پرور میں نے چھوڑا عشق بھی سرکار کا

آبلوں کو سر اٹھانے کی ذرا مہلت نہیں
ہے کرم صحرا نوردی میں یہ نوک خار کا

اس سے بڑھ کر آپ احسنؔ چاہتے ہیں اور کیا
دوستوں کی داد ہے گویا صلہ اشعار کا

احسن مارہروی

عمر کے آخری پڑاؤ پر ٹوٹتے رشتے کی واپسی کا سفر

مفتی اشفاق قاضی

زندگی کا سب سے کٹھن اور دشوار کن مرحلہ وہ نہیں ہوتا جب انسان جوانی میں مشکلات سے لڑ رہا ہو، بلکہ وہ وقت زیادہ آزمائش بھرا ہوتا ہے جب عمر ڈھلنے لگتی ہے، جسم کمزور ہونے لگتا ہے، بال سفید ہو جاتے ہیں اور انسان کو سہارا دینے والے ہاتھ بھی دنیا سے رخصت ہونے لگتے ہیں، ایسے وقت میں انسان کو نہ بڑی دولت کی خواہش رہتی ہے، نہ شہرت کی؛ اسے صرف ایک پرخلوص ساتھی، چند محبت بھرے جملے اور اپنے ہی گھر میں سکون کے دو لمحے درکار ہوتے ہیں، لیکن اگر زندگی کے اسی آخری حصے میں میاں بیوی کے درمیان فاصلے بڑھ جائیں، زبانیں تلخ ہو جائیں اور برسوں کا ساتھ بوجھ محسوس ہونے لگے، تو اس سے زیادہ دردناک منظر شاید ہی کوئی ہو۔ فروری اور مارچ ۲۰۲۶ کے درمیان ایسا ہی ایک دل گرفتہ معاملہ فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر میں آیا، عبدالمنان (فرضی نام)، جن کی عمر تقریباً ۵۸/ برس ہے، شدید غصے اور مایوسی کے عالم میں مرکز پہنچے، گفتگو کے آغاز ہی میں انہوں نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ اب وہ اپنی ۵۷/ اہلیہ فاخرہ بانو (فرضی نام) کے ساتھ مزید زندگی نہیں گزار سکتے، ان کا شکوہ تھا کہ گھر میں سکون باقی نہیں رہا، بیوی ان کی ضروریات کا خیال نہیں رکھتیں، وقت پر کھانا نہیں ملتا اور ہر بات جھگڑے پر ختم ہوتی ہے، ان کے نزدیک اس رشتے کا خاتمہ ہی واحد حل تھا، ان کے دل کا بوجھ صرف ازدواجی اختلافات تک محدود نہیں تھا، ان کا ۲۳/ سالہ اکلوتا بیٹا مختلف جسمانی بیماریوں میں مبتلا تھا، وہ نہ باپ کا سہارا بن سکتا تھا، نہ گھر کی معاشی ذمہ داریوں میں شریک ہو سکتا تھا، ایک طرف بڑھتی عمر، دوسری طرف بیمار بیٹا، اور تیسری طرف مسلسل گھریلو کشیدگی نے عبدالمنان صاحب کو اندر سے توڑ کر رکھ دیا تھا، پھر فاخرہ بانو (فرضی نام) کو سینٹر پر آنے کی گزارش کی گئی اور ایک ہفتے بعد وہ جب مرکز آئیں تو اسی کہانی کا دوسرا رخ سامنے آیا، ان کی آنکھوں میں برسوں کی تھکن اور دل میں دبے ہوئے شکوے صاف جھلک رہے تھے، انہوں نے بتایا کہ شوہر جسمانی تشدد تو نہیں کرتے، لیکن ان کی زبان کی سختی ہر روز دل کو زخمی کرتی ہے، معمولی باتوں پر ڈانٹ ڈپٹ، طنز اور تحقیر آمیز گفتگو نے ان کی زندگی اجیرن کر دی ہے، گھریلو اخراجات کے لیے بھی انہیں بار بار کہنا پڑتا ہے جبکہ دوسری طرف بیمار بیٹے کی دیکھ بھال، علاج، دواؤں اور روزمرہ کی ضروریات کا پورا بوجھ انہی کے کندھوں پر تھا، وہ کہتی تھیں کہ شوہر صرف اپنی ضرورت دیکھتے ہیں، لیکن ایک ماں کی مسلسل ذہنی اور جسمانی تھکن کو محسوس نہیں کرتے، یوں محسوس ہوتا تھا کہ اصل مسئلہ نفرت نہیں، بلکہ برسوں سے بڑھتا ہوا ابلاغ کا فقدان، ایک دوسرے کو نہ سمجھنا اور کمیونیکیشن گیپ تھا، دونوں ایک دوسرے سے محبت تو چاہتے تھے، مگر اپنی تکلیف بیان کرنے کا صحیح انداز کھو بیٹھے تھے، نتیجہ یہ نکلا کہ ہر گفتگو الزام میں بدلنے لگی اور ہر اختلاف جھگڑے پر ختم ہونے لگا، یہیں سے فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر کے مرحلہ وار کاؤنسلنگ کا آغاز ہوا، ابتدا میں دونوں کے الگ الگ سیشن ہوئے تاکہ ہر فریق کو بغیر کسی دباؤ کے اپنی بات کہنے کا موقع مل سکے، اس کے بعد غصے پر قابو پانے، مؤثر ابلاغ، ازدواجی ذمہ داریوں اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں میاں بیوی کے حقوق وفرائض پر تفصیلی رہنمائی کی گئی، بعد ازاں مشترکہ نشستیں منعقد کی گئیں، جہاں دونوں نے برسوں سے دل میں دبے ہوئے شکوے کھل کر بیان کیے، ابتدا میں ماحول خاصا کشیدہ رہا، ایک دوسرے پر الزام تراشی، لیکن آہستہ آہستہ تلخی کی جگہ سنجیدگی نے لینا شروع کر دی، مشترکہ گفتگو کے دوران بیوی کی بنیادی خواہش صرف اتنی تھی کہ بار بار کرائے کے مکان بدلنے کی پریشانی ختم ہو، ایک مناسب گھر لیا جائے اور گھر کے اخراجات باقاعدگی سے دیئے جائیں، دوسری طرف شوہر کی خواہش تھی کہ گھر میں ان کا احترام ہو، وقت پر کھانا ملے اور بیٹا ان کی بات سنے، جب دونوں نے ایک دوسرے کے مطالبات کو تحمل سے سنا تو انہیں احساس ہوا کہ ان کے درمیان مسئلہ محبت کی کمی نہیں، بلکہ باہمی رابطے کی کمزوری ہے، ابھی یہ مرحلہ طے ہی ہوا تھا کہ ایک نئی آزمائش سامنے آ گئی، ان کا ۲۳ سالہ بیٹا شدید ذہنی دباؤ اور غصے کا شکار ہو گیا، اسے بھی انفرادی کاؤنسلنگ کے لیے بلایا گیا، گفتگو کے دوران معلوم ہوا کہ بیماری، بے روزگاری اور مستقبل کی غیر یقینی کیفیت نے اس کے اندر شدید بے چینی پیدا کر دی ہے، اسے کیریئر سے متعلق گائیڈنس دی گئی، اس کی صلاحیتوں کے مطابق متبادل راستے تجویز کیے گئے اور مسابقتی امتحانات کی تیاری کے لیے عملی منصوبہ بنایا گیا، اس رہنمائی نے اس نوجوان میں نئی امید پیدا کی اور اس کا رویہ نمایاں طور پر متوازن ہونے لگا، تقریباً ڈھائی ماہ تک مسلسل کاؤنسلنگ، فالو اپ اور رہنمائی کا سلسلہ جاری رہا، اس عرصے میں دونوں میاں بیوی کے رویوں میں واضح تبدیلی آئی، عبدالمنان صاحب نے بیوی کی دیرینہ خواہش پوری کرتے ہوئے بہتر اور مستقل کرائے کا مکان حاصل کیا، جبکہ فاخرہ بانو نے بھی شوہر کے آرام، کھانے پینے اور گھریلو ماحول پر خصوصی توجہ دینا شروع کر دی، بیمار بیٹے کی نفسیاتی کیفیت بھی پہلے سے بہتر ہوئی اور پورے گھر میں برسوں بعد سکون کی فضا محسوس ہونے لگی۔ الحمدللہ! جو شوہر علاحدگی کے ارادے سے مرکز آیا تھا، وہی چند ماہ بعد اپنی شریکِ حیات کے ساتھ مسکراتا ہوا داخل ہوا اور کہنے لگا ہمارے درمیان الحمدللہ اب کوئی گلے شکوے نہیں ہیں، اس کامیاب مصالحت سے متاثر ہو کر اسی خاندان کے ایک اور رشتہ دار نے بھی اپنے خاندانی تنازع کے حل کے لیے فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر سے رجوع کیا، اس واقعے کا سب سے خوبصورت پہلو یہ ہے کہ جہاں ایک طرف طلاق کے سائے گہرے ہو چکے تھے، وہیں دوسری طرف چند مخلصانہ کوششوں نے ایک بکھرتے ہوئے گھر کو پھر سے جوڑ دیا، کبھی کبھی رشتوں کو ختم کرنے کے لیے نہیں، بلکہ سنبھالنے کے لیے صرف ایک ایسا شخص درکار ہوتا ہے جو دونوں دلوں کی خاموش آواز سن سکے، عمر کے اس پڑاؤ پر دوبارہ پیدا ہونے والی یہ رفاقت اس بات کا ثبوت ہے کہ محبت اگر سچی ہو تو وقت کی گرد میں دب ضرور سکتی ہے، مگر ختم نہیں ہوتی۔ عمر کے آخری پڑاؤ پر جب زندگی کی شام ہونے لگتی ہے، تو رشتے سب سے بڑا سرمایہ بن جاتے ہیں۔ اس موڑ پر کسی ٹوٹتے ہوئے رشتے کو بچانا اور اسے واپس محبت کے راستے پر لانا ایک انتہائی حساس لیکن ممکنہ سفر ہے۔ اس سفر کو طے کرنے اور رشتے کو دوبارہ جوڑنے کے لیے چند اہم اور عملی اقدامات یہ ہیں: انا کا خاتمہ: پہلی پیش قدمی خود کریں۔ معافی مانگنے یا معاف کرنے میں پہل کریں۔ ماضی کو بھلانا: پرانی تلخ یادوں اور شکوے شکایتوں کو ہمیشہ کے لیے دفن کر دیں۔ خاموشی کا خاتمہ: گفتگو کا آغاز کریں۔ چاہے بات چیت کا آغاز بہت معمولی ہی کیوں نہ ہو۔ صبر اور برداشت: اس عمر میں مزاج کا چڑچڑاپن فطری ہے۔ سامنے والے کی باتوں کو دل پر نہ لیں۔ مشترکہ لمحات: پرانی تصاویر دیکھیں۔ ماضی کے اچھے اور خوبصورت دنوں کو مل کر یاد کریں۔ احساسِ اہمیت: دوسرے کو یہ احساس دلائیں کہ ان کے بغیر آپ کی زندگی ادھوری ہے۔ غلط فہمیوں کا ازالہ: کھل کر بات کریں۔ تیسرے بندے کو اپنے معاملے میں شامل نہ کریں۔ چھوٹی خوشیاں: ایک دوسرے کی پسند کا خیال رکھیں۔ پسندیدہ کھانا یا تحفہ پیش کریں۔ صحت کا خیال: بیماری اور کمزوری کے وقت ایک دوسرے کا سہارا بنیں۔ یہ وقت دلوں کو قریب لاتا ہے۔ زندگی کا یہ آخری حصہ سکون اور محبت کا متقاضی ہے۔ ٹوٹے ہوئے رشتے کو دوبارہ جوڑنا نہ صرف ذہنی سکون دیتا ہے بلکہ تنہائی کے خوف کو بھی ختم کر دیتا ہے۔ اگر آپ اس رشتے کو دوبارہ بحال کرنا چاہتے ہیں، تو مجھے مزید تفصیلات بتائیں تاکہ میں آپ کی بہتر رہنمائی کر سکوں۔

مردم شماری کے سوال نامے میں او بی سی کیلئے الگ کالم شامل کرنے کا مطالبہ

این سی پی (شرد) کی جنرل سیکریٹری انجلی سالوے نے سوال کیا کہ جب او بی سی سماج کی تعداد ہی نہیں معلوم ہے تو منصوبہ بندی کیسے کی جاتی ہے؟

این سی پی (شرد) کی جنرل سیکریٹری انجلی سالوے نے سوال کیا کہ جب او بی سی سماج کی تعداد ہی نہیں معلوم ہے تو منصوبہ بندی کیسے کی جاتی ہے؟ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد) کی ریاستی جنرل سیکریٹری ایڈوکیٹ انجلی سالوے وٹنکر نے مرکزی حکومت پر او بی سی کو دھوکہ دینے کا الزام لگایا کیونکہ ۲۰۲۷ء کی مردم شماری کے دوسرے مرحلے کے سوالنامے میں او بی سی کیلئے الگ کالم شامل نہیں ہے، بلکہ کالم میں صرف ذات کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کا بنیادی مطالبہ یہ ہے کہ مردم شماری میں او بی سی کی الگ سے گنتی کو شامل کیا جائے اور اس کیلئے ایک واضح علاحدہ کالم شامل کیا جائے۔ واضح رہے کہ ۲۰۲۱ء کی مردم شماری کو کورونا کی وجہ سے ۲۰۲۷ءتک ملتوی کر دیا گیا تھا۔ پہلے مرحلے میں او بی سی کا الگ سے کوئی تذکرہ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے ملک بھر میں بڑے پیمانے پر مطالبات اور احتجاج شروع ہوئے۔ سالوے نے دعویٰ کیا کہ مرکز نے یقین دلایا ہے کہ دوسرے مرحلے میں او بی سی کی گنتی کی جائے گی۔ تاہم، ۱۴؍اگست ۲۰۲۶ کے نوٹیفکیشن کے سوالنامے میں، سوال نمبر ۱۰ میں درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل اور ذات کا ذکر ہے۔ جبکہ او بی سی کے لیے علاحدہ کالم نہ ہونے پر اعتراض کیا جا رہا ہے۔ ذات کے اوپن اینڈڈ آپشن کے نتیجے میں ریکارڈ میں بڑی تعداد میں غلطیاں ہونے کا امکان ہے، کیونکہ تمام سماجی زمروں میں ذاتیں اور ذیلی ذاتیں ہوتی ہیں۔ سالوے نے دعویٰ کیا کہ اس کی وجہ سے او بی سی کی صحیح آبادی کا تعین کرنے کیلئے درکار ڈیٹا دستیاب نہیں ہوگا۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ اسکے نتیجے میں، او بی سی کی آبادی کے سرکاری اور معروضی اعداد و شمار دستیاب نہیں ہوں گے۔ جبکہ آئین کی دفعہ ۳۴۰ کے مطابق پسماندہ طبقات کی معروضی معلومات دستیاب ہونی چاہئیں۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ جب او بی سی کی صحیح آبادی معلوم نہیں ہے تو اسٹریٹجک منصوبہ بندی کس بنیاد پر کی جاتی ہے؟ ایڈوکیٹ سالوے نے خبردار کیا ہے کہ مردم شماری کے سوالنامے میں او بی سی کیلئے ایک علاحدہ کالم فوری طور پر شامل کیا جانا چاہئے اور علاحدہ مردم شماری کروائی جانی چاہئے۔ بصورت دیگر ملک گیر شدید احتجاج کیا جائے گا۔ بھارت میں ہونے والی آئندہ مردم شماری (جو کہ 2027ء میں متوقع ہے) کے سوالنامے میں دیگر پسماندہ طبقات (OBC) کے لیے علیحدہ کالم شامل نہ کیے جانے پر ملک بھر میں شدید اعتراضات اور احتجاجی مطالبات سامنے آ رہے ہیں کانگریس کا اعتراض: کانگریس کے او بی سی محکمہ کے قومی صدر انل جے ہند اور پارٹی رہنماؤں نے الزام لگایا ہے کہ او بی سی زمرے کو غائب کرنا ایک بڑی سازش ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت شفاف، سائنسی اور کوڈنگ پر مبنی ذات شماری کروائے۔ ادھوری مردم شماری کا خدشہ: مہاراشٹر اسمبلی کے رہنما وجے وڈیٹیوار اور دیگر سیاسی رہنماؤں کا کہنا ہے کہ او بی سی کے لیے الگ خانہ شامل کیے بغیر مردم شماری نامکمل رہے گی۔ محض اوپن اینڈڈ ذات لکھوانے سے او بی سی کی حقیقی اور سائنسی آبادی سامنے نہیں آ پائے گی۔ ریکارڈ میں غلطیوں کا امکان: ماہرین اور رہنماؤں کے مطابق، ملک بھر میں مختلف ریاستوں کے اندر ایک ہی ذات مختلف زمروں (جیسے کہیں او بی سی اور کہیں ایس ٹی) میں شمار ہوتی ہے۔ الگ کالم نہ ہونے سے ڈیٹا کے اندراج میں بڑے پیمانے پر غلطیاں ہونے کا خدشہ ہے۔ احتجاج کی تیاریاں: او بی سی تنظیموں اور رہنماؤں نے اپنے آئینی حقوق اور ریزرویشن کے تحفظ کے لیے یکم ستمبر 2026ء کو ممبئی کے آزاد میدان میں ایک بڑے مہا مورچہ (احتجاج) کا اعلان بھی کیا ہے۔

بھارت اور سنگاپور نے جامع اسٹریٹجک

پارٹنر شپ کی جانب پیش رفت پر تبادلہ خیال

سنگاپور: ہندوستان کے اعلیٰ وزراء نے جمعرات کو یہاں سنگاپور کے وزیر اعظم لارنس وونگ سے ملاقات کی اور دونوں ممالک کے درمیان جامع اسٹریٹجک پارٹنر شپ کے روڈ میپ کو نافذ کرنے میں پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا۔ وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن، وزیر تجارت وصنعت پیوش گوئل، وزیر خارجہ ایس جے شنکر اور تجارت اور صنعت کی وزارت میں وزیر مملکت جتن پرساد نے اعلیٰ سطح پر ہندوستانی وفد کی نمائندگی کی۔ گول میز تعاون کے چھ اہم ستونوں کے تحت ہونے والی پیشرفت پر مبنی ہے جس میں جدید مینوفیکچرنگ، کنیکٹیویٹی، ڈیجیٹلائزیشن، صحت کی دیکھ بھال اور ادویات، مہارتوں کی ترقی، اور پائیداری شامل ہیں۔ ایکسپر وزارت خزانہ کی ایک پوسٹ کے مطابق، رہنماؤں نے معاشی تعاون، ڈیجیٹلائزیشن، کنیکٹیویٹی، مہارت کی ترقی اور پائیداری میں دو طرفہ تعاون کو مزید مضبوط کرنے کے طریقوں پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ بدھ کے روز، وزیر خارجہ جے شنکر اور ان کے سنگاپور کے ہم منصب، ویوین بالاکرشنن نے موجودہ جغرافیائی سیاسی صورتحال پر خیالات کا تبادلہ کرتے ہوئے، دونوں ممالک کے درمیان جامع اسٹریٹجک شراکت داری کو بڑھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ جے شنکر نے کہا کہ سنگاپور کے اپنے دوست ایف ایم ویوین بالاکرشنن سے مل کر خوشی ہوئی۔ ہماری جامع اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید گہرا کرنے کے طریقہ پر تفصیلی بات چیت۔ موجودہ جغرافیائی سیاسی صورتحال پر ان کی بصیرت کی بھی قدر کریں۔ انہوں نے سنگاپور میں ہندوستان کے ہائی کمیشن کے نئے چانسری کمپلیکس کا سنگ بنیاد بھی رکھا۔ وزیر خارجہ نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ یہ کمپلیکس دونوں ممالک کے درمیان جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ کے نئے مرحلے کی علامت بنے گا اور سنگاپور میں ہندوستانی برادری کے لیے حمایت کو مضبوط کرے گا۔ وزیر خارجہ جے شنکر چوتھی ہندوستان۔ سنگاپور وزارتی گول میز کانفرنس سے پہلے منگل کو سنگاپور پہنچے۔ اس سے پہلے، وزیر خزانہ سیتا رمن کا چانگی بین الاقوامی ہوائی اڈے پر سنگاپور کے ہائی کمشنر سائمن وونگ اور سنگاپور میں ہندوستان کے ہائی کمشنر ڈاکٹر شلپک امبولے نے استقبال کیا۔ آئی ایس ایم آر کا طریقہ کار نئے اور ابھرتے ہوئے شعبوں سمیت تعاون کو آگے بڑھانے کا ایک اہم پلیٹ فارم ہے۔ اس کی افتتاحی میٹنگ ستمبر 2022 میں نئی دہلی میں ہوئی، اس کے بعد دوسری میٹنگ سنگاپور (اگست 2024) میں اور تیسری اگست 2025 میں نئی دہلی میں ہوئی۔

ہندوستان نے کابل کے ہسپتال کو طبی سامان پہنچایا

انسانی ہمدردی کی مدد کی تصدیق کی

نئی دہلی/کابل: افغانستان کے لیے اپنی انسانی امداد کو جاری رکھتے ہوئے، ہندوستان نے جمعرات کو کابل کے ایک سرکاری اسپتال میں دوائیں اور طبی استعمال کی اشیاء فراہم کیں۔ ایکس کو لے کر، وزارت خارجہ نے پوسٹ کیا کہا افغانستان کی صحت کی دیکھ بھال کو بڑھانا! افغانستان کے دوست لوگوں کے ساتھ اپنی پائیدار صحت شراکت داری کی توثیق کرتے ہوئے، ہندوستان کابل کے ایک سرکاری اسپتال میں

ادویات اور طبی استعمال کی اشیاء فراہم کرتا ہے۔ یہ افغانستان کو انسانی امداد فراہم کرنے کے لیے ہندوستان کی مسلسل کوششوں کے درمیان سامنے آیا ہے، بشمول ضروری ادویات، امدادی سامان اور دیگر امداد کی فراہمی۔ اس ہفتے کے شروع میں، نئی دہلی میں دو ہفتہ وار میڈیا بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے، وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ افغانستان کے ساتھ ہندوستان کی مصروفیت گزشتہ سال کے دوران وسیع ہوئی ہے، جس میں سفارتی تبادلے، انسانی امداد اور ترقیاتی اقدامات پر توجہ دی گئی ہے۔ جیسوال نے کہا، ہندوستان کا افغان عوام کے ساتھ دیرینہ رشتہ ہے۔ افغانستان کے ساتھ ہماری مصروفیات نے گزشتہ سال کے دوران زور پکڑا ہے، جس میں سفارتی تبادلے، انسانی امداد جو ہم نے پیش کی ہے، اور ساتھ ہی ہمارے ترقیاتی تعاون کے پروگرام بھی شامل ہیں۔ گزشتہ ماہ، ہندوستان نے نورستان میں تباہ کن سیلاب کے دوران متاثرہ کمیونٹیوں کی مدد کے لیے افغانستان کی نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کو امدادی سامان، بشمول خوراک کی اشیاء اور خاندانی خیمے فراہم کیے تھے۔ نورستان میں تباہ کن سیلاب کے تناظر میں، ہندوستان متاثرہ کمیونٹیوں کی مدد کے لیے افغانستان کی نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کو خوراک کی اشیاء اور خاندانی خیموں سمیت امدادی سامان پہنچاتا ہے۔ ہندوستان اس مشکل وقت میں افغان عوام کے ساتھ کھڑا ہے۔ ہندوستان نے افغانستان کے لیے اپنی جاری انسانی امداد کے تحت کابل کے ایک سرکاری ہسپتال کو ادویات اور طبی سامان کی ایک نئی کھیپ فراہم کی ہے۔ ہندوستانی وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے 20 اگست 2026 کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (ٹویٹر) پر اس بات کی تصدیق کی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ امداد افغانستان کے عوام کے ساتھ ہندوستان کی مستقل اور طویل مدتی شراکت داری کا حصہ ہے۔

بھارت نے صومالیہ کے ساتھ کثیر شعبہ جاتی تعلقات کو مضبوط کرنے کے عزم کا اعادہ کیا

صومالیہ میں ہندوستان کے سفیر آدرش سوائیکا نے بدھ کو صومالی صدر حسن شیخ محمود کو صدارتی محل میں اپنی سفارتی اسناد پیش کر دیں

موغادیشو: صومالیہ میں ہندوستان کے سفیر آدرش سوائیکا نے بدھ کو صومالی صدر حسن شیخ محمود کو صدارتی محل میں اپنی سفارتی اسناد پیش کر دیں۔ اس موقع پر سفیر آدرش سوائیکا نے صدر دروپدی مرمو اور وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے صومالی صدر کو نیک خواہشات پیش کیں۔ انہوں نے دونوں ممالک کے درمیان مختلف شعبوں میں تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے ہندوستان کے عزم کا اعادہ کیا۔ سفیر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ انہیں صومالی صدر حسن شیخ محمود کو ولا صومالیہ میں اپنی سفارتی اسناد پیش کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ انہوں نے صدر اور وزیر اعظم کی جانب سے نیک خواہشات بھی پہنچائیں اور ہندوستان اور صومالیہ کے تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اظہار کیا۔ سفارتی اسناد پیش کیے جانے کو مشرقی افریقہ اور افریقہ کے ہارن خطے کے ساتھ ہندوستان کے بڑھتے ہوئے روابط میں ایک اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان صلاحیت سازی۔ تعلیم۔ تجارت۔ صحت اور سلامتی سمیت مختلف شعبوں میں دیرینہ تعاون موجود ہے۔ ہندوستان اور صومالیہ کے تعلقات تاریخی نوعیت کے ہیں۔ بحر ہند کے راستے تجارت کرنے والے ہندوستانی تاجروں نے صدیوں قبل ہارن آف افریقہ کے علاقوں کے ساتھ تجارتی روابط قائم کیے تھے۔ یہ تعلق آج بھی صومالیہ میں موجود ہندوستانی کاروباری برادری کے ذریعے برقرار ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات 1960 میں صومالیہ کی آزادی کے ایک سال بعد قائم ہوئے۔ 1961 میں ماریشس میں ہندوستان کے کمشنر کو صومالیہ میں ہندوستان کا سفیر مقرر کیا گیا اور انہوں نے سفارتی اسناد پیش کیں۔ بعد میں موغادیشو میں ہندوستانی سفارت خانے کا مستقل مشن قائم کیا گیا۔ 1991 میں صومالیہ میں خانہ جنگی شروع ہونے کے بعد موغادیشو میں ہندوستانی سفارت خانہ بند کر دیا گیا۔ اس وقت نیروبی میں قائم ہندوستانی ہائی کمیشن کو صومالیہ کے لیے بھی سفارتی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ گزشتہ چند برسوں کے دوران دونوں ممالک کے درمیان اعلیٰ سطحی دوروں میں اضافہ ہوا ہے جس سے دوطرفہ تعلقات کو مزید فروغ ملا ہے۔ صومالی صدر حسن شیخ محمود نے 26 سے 29 اکتوبر 2015 تک نئی دہلی میں منعقدہ تیسرے ہندوستان افریقہ فورم سربراہی اجلاس میں صومالی وفد کی قیادت کی تھی۔ اس موقع پر انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی سے دوطرفہ ملاقات بھی کی تھی۔ صدر حسن شیخ محمود نے بھوپال کا بھی دورہ کیا تھا جہاں انہیں برکت اللہ یونیورسٹی کی جانب سے اعزازی ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی گئی تھی۔ وہ اس یونیورسٹی کے سابق طالب علم بھی رہ چکے ہیں۔ بھارت نے صومالیہ کے ساتھ کثیر شعبہ جاتی تعاون کو مزید گہرا کرنے اور دوطرفہ تعلقات کو نئی بلندیوں پر لے جانے کے اپنے پختہ عزم کا اعادہ کیا ہے۔ یہ اہم پیش رفت صومالیہ میں بھارت کے نئے سفیر ڈاکٹر آدرش سوائیکا کی جانب سے موغادیشو میں صومالی صدر حسن شیخ محمود کو اپنی اسنادِ سفارت پیش کرنے کے موقع پر سامنے آئی۔ ملاقات کے دوران بھارتی سفیر نے نئی دہلی کی قیادت کا تہنیتی پیغام پہنچایا اور صومالیہ کے ساتھ صحت، تعلیم، ہوا بازی اور تجارتی شعبوں میں شراکت داری بڑھانے پر زور دیا۔

فلسطین نے یو این ایس سی کی مستقل کیلئے ہندوستان کی بولی کی حمایت کی

نئی دہلی: فلسطین کے سفیر عبداللہ ایم ابو شاویش نے بدھ کے روز اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل (یو این ایس سی) میں غیر مستقل نشست اور مستقل کردار دونوں کے لیے ہندوستان کی امیدواری کی حمایت کی۔ اقوام متحدہ کے امور میں اپنے وسیع پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے، سفیر ابو شاویش نے اقوام متحدہ کے ڈھانچہ جاتی اصلاحات کی فوری ضرورت پر روشنی ڈالی، اور اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کا عالمی قدامت موجودہ P5 ممبران کے ساتھ ایک مستقل حیثیت کا حامل ہے۔ یہ میرے ماہر شعبوں میں سے ایک ہے۔ میں نے وہاں اقوام متحدہ میں تقریباً ایک دہائی گزاری، اور جب ہم خود اقوام متحدہ کی اصلاح اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی اصلاحات کے بارے میں بات کرتے تھے، تو اصلاحات کا ایک حصہ یہ ہوتا تھا کہ کون وہاں مستقل نشست کا مستحق ہے، اسی طرح P5 مستقل پانچ ممالک۔ ہم سلامتی کونسل میں مستقل نشست کے لیے بھارت کے ساتھ ہیں۔ سلامتی کونسل کی آئندہ غیر مستقل نشست کے لیے ہندوستان کی امیدواری سے خطاب کرتے ہوئے، ایلچی نے امید ظاہر کی کہ نئی دہلی کی قیادت عالمی ادارے میں اہم علاقائی اور عالمی مسائل پر ایک اہم معاون آواز فراہم کرے گی۔ فلسطینی سفارت کار نے نوٹ کیا" جب غیر مستقل نشستوں کے لیے آنے والے انتخابات کی بات آتی ہے، تو یقیناً ہمیں اس خاص مسئلے میں انتخاب کرنے کا حق نہیں تھا۔ لیکن ہمیں امید ہے کہ ہندوستان اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں آنے والے رہنماؤں کا حصہ ہوگا۔ ہمارا ایک اور دوست وہاں ہوگا، تاکہ ہم وہاں اپنے ساتھ منسلک ایک اور آواز کو محفوظ بنائیں۔

دہشت گردوں کو فہرست سے نکال کر جائز حیثیت دینے کے لیے سلامتی کونسل کا استعمال نہ کیا جائے: بھارت

اقوام متحدہ: بھارت نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں دہشت گرد افراد اور تنظیموں کو پابندیوں کی فہرست میں شامل کرنے اور نکالنے کے عمل میں زیادہ شفافیت اور غیر جانب داری کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ سلامتی کونسل کو تنگ سیاسی مفادات کے لیے استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ اقوام متحدہ میں بھارت کے مستقل مشن کی ناظم الامور یوجنا پٹیل نے سلامتی کونسل کے طریقۂ کار سے متعلق کھلے مباحثہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کونسل کی رکنیت بڑی ذمہ داری کے ساتھ آتی ہے اور اسے سیاسی مفادات کے حصول کا ذریعہ نہیں بننا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ سلامتی کونسل میں موجودگی کو دہشت گردوں کو پابندیوں کی فہرست سے نکال کر انہیں جائز حیثیت دینے یا بغیر ٹھوس شواہد اور معروضی معیار کے کسی دوسری تنظیم کو دہشت گرد قرار دینے کے لیے استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ بھارت نے اس عمل میں زیادہ شفافیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ دہشت گردوں اور تنظیموں کی لسٹنگ یا ڈی لسٹنگ کے فیصلے سیاسی مصلحت کے بجائے ثبوت اور واضح معیار کی بنیاد پر ہونے چاہئیں۔ بھارت نے سلامتی کونسل کی دہشت گردی اور پابندیوں سے متعلق ذیلی کمیٹیوں کے سربراہوں کی تقرری میں غیر معمولی تاخیر پر بھی تشویش ظاہر کی۔ 2026 کے آٹھ ماہ گزرنے کے باوجود کئی اہم کمیٹیوں کے چیئرمین مقرر نہیں کیے جا سکے، جس سے ان اداروں کی مؤثر کارکردگی متاثر ہو رہی ہے۔ بھارت نے ایک مرتبہ پھر سلامتی کونسل میں جامع اصلاحات کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ عالمی نظام 80 سال پہلے کی حقیقتوں کی عکاسی کرتا ہے اور کونسل کی مستقل اور غیر مستقل رکنیت کو آج کی جغرافیائی سیاسی حقیقتوں کے مطابق توسیع دینے کی ضرورت ہے۔

ہندوستان 2040 تک 100 بلین ڈالر کے جواہرات اور زیورات کی برآمد کا ہدف رکھتا ہے: کامرس سکریٹری

نئی دہلی: ہندوستان 2040 تک جواہرات اور زیورات کی برآمدات میں 100 بلین ڈالر کا ہدف بنا رہا ہے۔ حکومت جدت، ڈیزائن، برانڈنگ اور اس شعبے کو عالمی پاور ہاؤس میں تبدیل کرنے کے لیے کلیدی محرکات کے طور پر زیادہ ویلیو ایڈیشن پر زور دے رہی ہے۔ کامرس کے سکریٹری راجیش اگروال نے بدھ کے روز جیم اینڈ جیولری ایکسپورٹ پروموشن کونسل (جی جے ای پی سی) کے تعاون سے محکمہ تجارت کی طرف سے منعقدہ چنتن شیویر- 2040 روڈ میپ فار جیمز اینڈ جیولری میں وژن کا خاکہ پیش کیا۔ روڈ میپ میں سیکٹر کی برآمدات کو 2025-26 میں 28 بلین امریکی ڈالر کے لگ بھگ سے بڑھا کر 2040 تک 100 بلین امریکی ڈالر تک پہنچانا ہے۔ انہوں نے کہا، ہندوستان کے جواہرات اور زیورات کے شعبے کو تقریباً 28 بلین ڈالر سے 100 بلین ڈالر تک بڑھانے کے لیے اصل متحرک جدت طرازی، عالمی ڈیزائن کی قیادت اور اعتماد سے چلنے والے ایک جامع ماحولیاتی نظام کی تعمیر میں مضمر ہے۔" اس شعبے کا ہندوستان کے جی ڈی پی میں 2.1 فیصد حصہ ڈالنے اور اس وقت تک ملک کی تجارتی اشیاء کی برآمدات میں 14 فیصد حصہ ڈالنے کا امکان ہے۔ اگروال نے کہا کہ ہندوستان کا مسابقتی فائدہ اس کی ہنر مند افرادی قوت اور دستکاری میں ہے۔

بارہویں برکس مواصلاتی وزرا کے

اجلاس کا انعقاد ۲۱؍اگست ۲۰۲۶ کو

نئی دہلی: ہندوستان اپنی برکس صدارت کے تحت 21 اگست 2026 کو 12 ویں برکس مواصلاتی وزرا کے اجلاس کی میزبانی کرے گا۔ اس اجلاس میں برکس کے رکن ممالک کے مواصلاتی وزرا اور اعلیٰ حکام شرکت کریں گے اور اطلاعات و مواصلاتی ٹیکنالوجیز (آئی سی ٹی)، ڈیجیٹل تبدیلی، اختراع اور مضبوط و لچک دار ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچے کے شعبوں میں تعاون کو مستحکم کرنے پر غور و خوض کریں گے۔ حکومت ہند کے مرکزی وزیر برائے ٹیلی مواصلات جناب جیوتی رادتیہ ایم سندھیا 12 ویں برکس مواصلاتی وزرا کے اجلاس کی صدارت کریں گے۔ یہ اجلاس ہندوستان کی مجموعی برکس صدارت کے موضوع 'لچک، اختراع، تعاون اور پائیداری کے لیے تعمیر' اور آئی سی ٹی ٹریک کے موضوع 'لچک دار مستقبل کے لیے اختراع، تعاون اور تبدیلی' کے تحت منعقد کیا جا رہا ہے۔ یہ ترجیحات جامع محفوظ اور پائیدار ڈیجیٹل ترقی کو فروغ دینے اور برکس ممالک کے درمیان ٹیکنالوجی کے شعبے میں تعاون کو مضبوط بنانے کے ہندوستان کے عزم کو اجاگر کرتی ہیں۔ بارہویں برکس مواصلاتی وزرا کا اجلاس رکن ممالک کو ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، ڈیجیٹل عوامی بنیادی ڈھانچے، مستقبل کے نیٹ ورکس، سائبر سکیورٹی، صلاحیت سازی اور جامع ڈیجیٹل رابطے کے حوالے سے خیالات کے تبادلے کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم فراہم کرے گا۔ اجلاس میں برکس ممالک اور وسیع تر عالمی جنوب میں ڈیجیٹل تبدیلی کے عمل میں معاونت کے لیے عملی تعاون کو آگے بڑھانے اور بہترین طریقۂ کار کے تبادلے پر بھی توجہ مرکوز کی جائے گی۔ برکس کی صدارت کے دوران ہندوستان نے مضبوط اور لچک دار ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچے، مستقبل کے نیٹ ورکس، سائبر سکیورٹی، ڈیجیٹل عوامی بنیادی ڈھانچے (ڈی پی آئی)، اختراع اور صلاحیت سازی پر مرکوز اقدامات کے ذریعے اطلاعات و مواصلاتی ٹیکنالوجیز (آئی سی ٹی) کے شعبے میں

تعاون کو مضبوط بنانے پر خصوصی زور دیا ہے۔ محکمہ ٹیلی مواصلات آئی سی ٹی کے شعبے میں تعاون کے لیے برکس ورکنگ گروپ کے تحت ہونے والی بات چیت کی بھی قیادت کر رہا ہے، جس میں مجوزہ برکس صلاحیت سازی مراکز اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کے شعبے میں مزید بہتر تعاون بھی شامل ہے۔ یہ اجلاس 2025 میں برازیل کی برکس صدارت کے تحت منعقد ہونے والے 11 ویں برکس مواصلاتی وزرا کے اجلاس کے نتائج اور اس میں تعاون کے لیے نشان زد کیے گئے شعبوں کو بھی آگے بڑھائے گا۔ گزشتہ اجلاس میں آئی سی ٹی، ڈیجیٹل عوامی بنیادی ڈھانچے اور عالمی ڈیجیٹل حکمرانی کے شعبوں میں برکس کے رکن ممالک کے درمیان مسلسل تعاون کی اہمیت کا اعادہ کیا گیا تھا۔

بھارت اور موزمبیق نے تیسری ایف او سی منعقد کی

دوطرفہ شراکت داری کے تعلقات کا جائزہ لیا

نئی دہلی: ہندوستان اور موزمبیق نے منگل کو ماپوتو میں دفتر خارجہ مشاورت کا تیسرا دور منعقد کیا، جس میں سیاسی، اقتصادی، سیکورٹی اور ترقیاتی شعبوں میں پھیلی اپنی دوطرفہ شراکت داری کا ایک جامع جائزہ لیا گیا۔ وزارت خارجہ کے مطابق، ہندوستانی وفد کی قیادت وزارت خارجہ میں جوائنٹ سکریٹری (مشرقی اور جنوبی افریقہ) جینیش کین کر رہے تھے، جب کہ موزمبیق کی طرف کی قیادت موزمبیق کی وزارت خارجہ اور تعاون کے ڈائریکٹر جوز انتونیو ماتسنھے کر رہے تھے۔ وزارت خارجہ امور نے مزید کہا کہ دونوں ممالک نے بات چیت کے دوران دوطرفہ تعلقات کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا۔ بات چیت میں اہم آپریشنل اور اسٹریٹجک ڈومینز شامل تھے، جن میں سیاسی تبادلے، ترقیاتی شراکت داری کے منصوبے، دفاعی اور سیکورٹی تعاون، تجارت اور سرمایہ کاری، قونصلر معاملات، زراعت، صحت، کھیل، ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، اور عوام سے عوام کی مصروفیات شامل ہیں۔ وزارت خارجہ امور نے مزید کہا، دونوں فریقوں نے ہندوستان اور موزمبیق کے درمیان دوستی اور تعاون کے قریبی تعلقات کو آگے بڑھانے کے لیے سیاسی تبادلے اور دوطرفہ میکانزم کی باقاعدہ میٹنگوں کا انعقاد جاری رکھنے پر اتفاق کیا۔ وزارت خارجہ نے تصدیق کی کہ ہندوستان اور موزمبیق نے نئی دہلی میں دفتر خارجہ مشاورت کا اگلا دور باہمی طور پر مناسب تاریخ پر منعقد کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں مشاورت کی جھلکیاں شیئر کرتے ہوئے، موزمبیق میں ہندوستان کے ہائی کمیشن نے لکھا" جے ایس (ای اینڈ ایس اے) شری جنیش کین کی قیادت میں ایک وفد نے 18 اگست 2026 کو ماپوتو میں تیسری ہند-موز فارن آفس مشاورت کامیابی سے مکمل کی۔ دوطرفہ تعلقات کے مکمل اسپیکٹرم اور معیشت، تجارت، اقتصادی شراکت داری، ترقیاتی شراکت داری، وغیرہ کا جائزہ لیا گیا۔ وفود کی قیادت: بھارتی وفد کی قیادت وزارت خارجہ کے جوائنٹ سکرٹری (ایسٹ اینڈ سدرن افریقہ) شری جانیش کین نے کی۔ موزمبیق کے وفد کی سربراہی وہاں کی وزارت خارجہ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر جوس انتونیو ماتسینہ نے کی۔ دونوں ممالک نے اپنے باہمی تعلقات کا جامع جائزہ لیا۔ ان مذاکرات میں سیاسی روابط، دفاعی اور سیکورٹی تعاون، تجارتی و اقتصادی شراکت داری، اور زراعت، صحت، اور ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر جیسے اہم شعبوں پر بات چیت کی گئی۔

آدھار ایپ نے ۵؍کروڑ ڈاؤن لوڈز کا سنگ میل کو عبور کیا

آسان اور سہل ڈیجیٹل شناختی خدمات کو تقویت ملی

نئی دہلی۔ 20؍اگست۔ ایم این این۔ آدھار ایپ نے 50 ملین (5 کروڑ) ڈاؤن لوڈز کا اہم سنگ میل عبور کیا ہے، جو رہائشیوں میں آسان اور ڈیجیٹل۔ پہلی آدھار خدمات کے بڑھتے ہوئے اختیار کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ سنگ میل رہائشیوں اور UIDAI کے درمیان ایک ڈیجیٹل انٹرفیس کے طور پر آدھار ایپ کے کردار کی نمایاں توسیع کی نشاندہی کرتا ہے، جس سے آدھار نمبر رکھنے والوں کو اپنے اسمارٹ فونز سے خدمات کی بڑھتی ہوئی رینج تک رسائی حاصل کرنے کے قابل بناتا ہے جس میں موبائل نمبر اپ ڈیٹ، ایڈریس اپ ڈیٹ، ای میل اپ ڈیٹ، بائیو میٹرک لاک/ انلاک اور ای-آدھار ڈاؤن لوڈ جیسی خدمات شامل ہیں۔ ایپ نے اپنے آغاز کے بعد سے مضبوط اور مستقل استعمال دیکھا ہے۔ جہاں 60 لاکھ سے زیادہ لوگوں نے آدھار ایپ کا استعمال کرتے ہوئے اپنا موبائل نمبر اپ ڈیٹ کیا، وہیں آدھار ایپ کا استعمال کرتے ہوئے 15 لاکھ سے زیادہ ایڈریس اپ ڈیٹس اور 23 لاکھ سے زیادہ ای میل اپ ڈیٹس کیے گئے۔ ان خدمات کے بڑھتے ہوئے اختیار سے آدھار سے متعلق خدمات کو ڈیجیٹل طور پر حاصل کرنے کے لیے رہائشیوں کی بڑھتی ہوئی ترجیح کی عکاسی ہوتی ہے، بغیر کسی آدھار سینٹر جانے کی ضرورت۔ آدھار ایپ کو دکھائیں، شیئر کریں اور تصدیق کریں" کے اصول کے ارد گرد ڈیزائن کیا گیا ہے، جس سے آدھار نمبر رکھنے والوں کو اس بات پر زیادہ کنٹرول ملتا ہے کہ شناخت کی سہولت کی تصدیق کو فعال کرتے ہوئے ان کی آدھار کی معلومات کو کس طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ آدھار ایپ کی ترقی کے ساتھ ساتھ، UIDAI محفوظ اور آسان آف لائن تصدیق کے لیے ماحولیاتی نظام کو بڑھا رہا ہے۔ UIDAI نے جنوری میں اپنے رول آؤٹ کے بعد سے اب 200 سے زیادہ اداروں کو آف لائن تصدیق تلاش کرنے والے اداروں کے طور پر شامل کیا ہے۔ یہ سنگ میل آدھار آف لائن میکانزم کے ذریعے محفوظ، رضامندی پر مبنی، اور کاغذ کے بغیر تصدیق کو فعال کرنے میں ایک اہم پیشرفت کی نشاندہی کرتا ہے۔ ان OVSE پارٹنرز کی آن بورڈنگ آدھار سے چلنے والے، پرائیویسی فرسٹ ڈیجیٹل تصدیقی فریم ورک میں بڑھتے ہوئے اعتماد کی عکاسی کرتی ہے جو رسائی کی آسانی کو یقینی بناتے ہوئے صارف کے کنٹرول کو ترجیح دیتے ہیں۔ آدھار کے آف لائن توثیق کے طریقوں جیسے QR کوڈ پر مبنی تصدیق اور محفوظ ڈیجیٹل طور پر دستخط شدہ دستاویزات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، یہ ادارے اب UIDAI کے مرکزی ڈیٹا بیس سے ریئل ٹائم کنیکٹیویٹی کی ضرورت کے بغیر شناختی معلومات کی تصدیق کر سکیں گے۔

رانچی میں 25 دن بعد طلبہ کا احتجاج ختم

رانچی: جھارکھنڈ کے دارالحکومت رانچی کے جے پال سنگھ اسٹیڈیم میں گزشتہ 25 دن سے جاری طلبہ کا احتجاج چہارشنبہ کو ختم ہو گیا۔ احتجاج ختم ہونے کے بعد دیر شام ریاست بھر سے جمع ہوئے ہزاروں طلبہ نے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کے تئیں اظہارِ تشکر کرتے ہوئے دارالحکومت رانچی میں شاندار اظہارِ تشکر ریلی نکالی۔ مین روڈ پر واقع تاریخی البرٹ ایکا چوک پہنچتے ہی ریلی کا ماحول جشن میں بدل گیا۔ طلبہ نے وزیر اعلیٰ کی حمایت میں جم کر نعرے لگائے۔ اس دوران طلبہ کا پھولوں کی پتیوں سے استقبال بھی کیا گیا۔ ریلی میں شامل اسٹوڈینٹس نے کہا کہ وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کی جانب سے نوجوانوں اور طلبہ کے مفاد میں لیے گئے فیصلوں سے انہیں اپنے مستقبل کے بارے میں نئی امید ملی ہے۔ 25 دن تک جاری رہنے والے احتجاج کے اختتام کے بعد نکالی گئی اس اظہارِ تشکر ریلی نے دارالحکومت میں جشن کا ماحول بنا دیا۔ دیر شام تک البرٹ ایکا چوک اور آس پاس کا علاقہ طلبہ کے نعروں، ڈھول اور نگاڑوں اور آتش بازی سے گونجتا رہا۔

اب ریاست میں آبادی کے بجائے جرائم کے اعتبار سے پولیس اسٹیشن قائم ہوں گے

وزارت داخلہ نے نئے پولیس اسٹیشنوں کے قیام کیلئے نئے اصول مرتب کئے، اگر کسی علاقے میں جرائم زیادہ ہوئے تو وہاں ایک کے بجائے ۲/ پولیس اسٹیشن ہوسکتے ہیں۔

ریاستی حکومت نے ۱۹۶۰ء کے بعد پہلی مرتبہ ریاست میں نئے پولیس اسٹیشن قائم کرنے کے رہنما خطوط میں تبدیلی کی ہے۔ پہلے آبادی کے اعتبار سے پولیس اسٹیشن قائم ہوا کرتے تھے لیکن اب جرائم کے اعتبار سے پولیس اسٹیشن قائم ہوں گے۔ یعنی اگر جرائم زیادہ ہوتو ایک ہی علاقے میں ۲/الگ الگ پولیس اسٹیشن ہوسکتے ہیں۔ ریاست میں بڑھتی ہوئی آبادی، شہروں کی تعداد میں اضافہ، صنعتی اور سیاحتی شعبوں کی توسیع، گاڑیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور سائبر جرائم کے بڑھتے ہوئے چیلنجوں کے مدنظر وزارت داخلہ نے نئے پولیس اسٹیشنوں کے قیام کیلئے نئے معیارات طے کئے ہیں۔ ان میں علاقے کی سماجی، معاشی اور ثقافتی شناخت پر اثر انداز ہونے والا سب سے اہم اصول یہ ہے کہ اگر علاقے میں پچھلے ۳/ سال میں جرائم کی تعداد بڑھی ہوتو وہاں نیا پولیس اسٹیشن قائم کیا جائے گا۔ نئے پولیس اسٹیشن کیو ۳/ زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ محکمہ داخلہ کے مطابق نئے اصول ممبئی پولیس کمشنریٹ کو چھوڑ کر ریاست کے تمام پولیس کمشنریٹ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ کے حلقۂ اختیار میں نافذ ہوں گے۔ نئے پولیس اسٹیشنوں کو 'اے'، 'بی' اور 'سی' میں درجہ بند کیا جائے گا۔ ہر کیٹیگری کیلئے افرادی قوت کی علاحدہ ضروریات مقرر کی گئی ہیں۔ نئے پولیس اسٹیشن قائم کرتے وقت مختلف عوامل جیسے آبادی اور جرائم کی شرح کو خاص طور پر دھیان میں رکھا جائے گا۔ جہاں جرائم زیادہ ہوتے ہیں اسے اے کیٹیگری، جہاں اوسط جرائم ریکارڈ کئے گئے ہیں اسے 'بی' کیٹیگری اور جہاں نسبتاً کم جرائم ہوتے ہیں اسے 'سی' کیٹگری میں شمار کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ صنعتی علاقہ، سیاحتی علاقہ، حساس آبادی، عدالتیں، ٹریفک اور سیکوریٹی کی ضروریات کو بھی مدنظر رکھا جائے گا۔ 'اے' کیٹیگری کے پولیس اسٹیشنوں میں ضلع ہیڈ کوارٹرس اور ان علاقوں کو شامل کیا گیا ہے جہاں جرائم زیادہ ہوتے ہیں۔ تعزیرات ہند/ بی این ایس کے پارٹ ون سے پارٹ ۵/ کے تحت ۴۰۰/ سے زیادہ جرائم ریکارڈ کرنے والے، مخلوط آبادی کا ۳۵/ فیصد سے زیادہ آبادی، بڑی اور اہم مقدس یا سیاحتی مقامات والے علاقے اے کیٹگری میں شامل ہوں گے۔ 'بی' کیٹیگری میں تعلقہ ہیڈ کوارٹرس، ۲۰۰/ سے ۴۰۰/ جرائم ریکارڈ کرنے والے اسٹیشن، ایک ہزار سے زیادہ صنعتی ملازمین والے علاقے، بڑے ریلوے اسٹیشنوں اور ایسے مقامات کا احاطہ کیا جائے گا جہاں اکثر بھیڑ بھاڑ یا ہجوم کو قابو میں کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یاترا کے مقام کیلئے، ایک ہزار سے زائد صنعتی ورکرس، ایڈیشنل سیشن ججوں یا جوڈیشیل مجسٹریٹ کی عدالتیں، بار بار مارچ اور سیکوریٹی کی ضروریات، اسٹیڈیم، بڑے سیاحتی مقامات، ۱۵/ سے ۳۵/ فیصد آبادی والے علاقے اس کیٹیگری میں شامل کئے جائیں گے۔ 'سی' کیٹیگری: ۱۵۰/ سے ۲۰۰/ جرائم ریکارڈ کرنے والے پولیس اسٹیشنوں کا احاطہ اس زمرے میں ہوگا۔ ممبئی پولیس کمشنریٹ کیلئے الگ معیار مقرر کئے گئے ہیں۔ ممبئی شہر کی گنجان آبادی، نقل مکانی کرنے والوں کی تعداد، جرائم کی بڑھتی ہوئی شرح اور جرائم کی بدلتی ہوئی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ممبئی کے تمام موجودہ پولیس اسٹیشنوں کو 'اے' کیٹیگری میں شامل کیا گیا ہے۔ ممبئی میں نئے قائم ہونے والے پولیس اسٹیشن کی ضرورت کے مطابق زیادہ سے زیادہ ۳۶۲/ اہلکار (آفیسر اور اسٹاف) مقرر کی گئی ہے۔ ممبئی کی طرح نکسل واد سے متاثرہ گڈ چرولی اور گوندیا اضلاع کیلئے اے، بی اور سی کیٹیگری نافذ نہیں کی گئی ہے۔ نکسل مخالف مہم، ایل آر پی، ناکہ بندی، سڑک کھولنے، امن و قانون اور مقامی سطح پر خصوصی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے اس علاقے میں نئے پولیس اسٹیشنوں کیلئے علاحدہ افرادی قوت مقرر کی گئی ہے۔ اس خصوصی منصوبہ میں کل ۱۲۸/ افرادی قوت فراہم کی جائے گی۔ یہ نظر ثانی بامبے ہائی کورٹ کی ان ہدایات کے بعد کی گئی ہے جن میں ریاستی حکومت کو ۲۰۲۳ء کے ضوابط پر دوبارہ غور کرنے اور پولیس اسٹیشنوں کے قیام کے علاوہ ان کیلئے درکار عملے سے متعلق ایک جامع پالیسی تیار کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ نظر ثانی شدہ تجویز اکتوبر ۲۰۲۵ء میں پیش کی گئی تھی۔

جنگی جھٹکوں کے باوجود بھارتی کمپنیوں کے منافع میں تین سال کی تیز ترین ترقی

نئی دہلی: مغربی ایشیا کی جنگ سے پیدا ہونے والے توانائی اور سپلائی چین کے دباؤ کے باوجود بھارتی کمپنیوں نے مضبوط کارکردگی دکھائی ہے اور کارپوریٹ منافع کی شرحِ نمو تین سال کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہے۔ یہ رجحان بھارتی کاروباری شعبے کی بیرونی اقتصادی جھٹکوں کے مقابلے میں مضبوطی کی نشاندہی کرتا ہے۔ کمپنیوں کو جنگ کے دوران خام تیل اور دیگر اشیا کی قیمتوں میں اضافے، نقل وحمل میں رکاوٹوں اور عالمی غیر یقینی صورتحال کا سامنا رہا۔ اس کے باوجود مضبوط مقامی طلب، بہتر لاگت مینجمنٹ اور بعض شعبوں میں فروخت میں اضافے نے منافع کو سہارا دیا۔ حالیہ اعداد وشمار بھی ظاہر کرتے ہیں کہ بھارتی کمپنیوں کی آمدنی میں مضبوط اضافہ جاری رہا، جبکہ آٹو سیکٹر نمایاں محرکات میں شامل رہا۔ بھارت کی معیشت نے بھی مغربی ایشیا کے بحران کے اثرات کے مقابلے میں خاصی مزاحمت دکھائی ہے۔ اپریل میں جنگ اور تیل کی قیمتوں کے جھٹکے کے باوجود نجی شعبے کی کاروباری سرگرمی میں تیزی ریکارڈ کی گئی، جس میں مضبوط مقامی طلب نے اہم کردار ادا کیا۔ کارپوریٹ نتائج سے یہ اشارہ بھی ملتا ہے کہ بھارتی کمپنیوں کی بیلنس شیٹس اور لاگت پر قابو پانے کی صلاحیت میں بہتری آئی ہے، جس سے عالمی سطح پر غیر یقینی حالات کے باوجود منافع بڑھانے میں مدد ملی۔ تازہ کارکردگی کو بھارت کی مجموعی اقتصادی مضبوطی کے لیے ایک مثبت اشارہ قرار دیا جارہا ہے، تاہم توانائی کی قیمتیں، عالمی تجارت میں رکاوٹیں اور جغرافیائی سیاسی کشیدگی آنے والی سہ ماہیوں میں کمپنیوں کے لیے اہم خطرات برقرار رہیں گے۔

مالدیپ میں بھارتی یو پی آئی کا آغاز، سیاحت اور چھوٹے کاروباروں کیلئے نئی سہولت

مالے: بھارت کے یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (UPI) کو مالدیپ کے قومی ادائیگی نظام فاوارا کے ساتھ منسلک کردیا گیا ہے، جس سے دونوں ممالک کے درمیان ڈیجیٹل مالیاتی رابطوں کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا ہے۔ مالدیپ دنیا کا 11واں ملک بن گیا ہے جہاں بھارتی یو پی آئی کی سہولت دستیاب ہوئی ہے۔ یہ نظام 30 جولائی 2026 کو باضابطہ طور پر فعال کیا گیا۔ اس سہولت کے ذریعے مالدیپ آنے والے بھارتی سیاح اب مقامی گیسٹ ہاؤسز، ریستورانوں، دکانوں اور دیگر کاروباری اداروں میں کیو آر کوڈ اسکین کرکے تیزی سے ڈیجیٹل ادائیگی کرسکتے ہیں۔ نئے نظام سے بالخصوص مقامی جزائر پر کام کرنے والے چھوٹے کاروباروں کو فائدہ پہنچنے کی توقع ہے۔ ایسے گیسٹ ہاؤسز، کیفے اور دکانیں جن کے لیے پہلے بین الاقوامی ڈیجیٹل ادائیگیاں قبول کرنا مشکل تھا، اب نسبتاً آسان طریقے سے بھارتی سیاحوں سے ادائیگی وصول کرسکیں گے۔ فاوارا اور یو پی آئی کا انضمام سرحد پار ادائیگیوں کو تیز اور زیادہ مؤثر بنانے کے ساتھ لین دین کی لاگت کم کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔ اسے بھارت اور مالدیپ کے درمیان سیاحت، تجارت اور مالیاتی روابط کو مزید مضبوط بنانے کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا جارہا ہے۔

اپنے کنٹرول والی ایجنسیوں سے جانچ کروالو

نیشنل کانفرنس پر بدعنوانی کے الزامات، عمر عبداللہ کا بی جے پی کو چیلنج

جموں کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے نیشنل کانفرنس پر لگائے گئے بدعنوانی کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو چیلنج دیا ہے کہ اگر اس کے پاس کسی دھاندلی کے ثبوت ہیں تو وہ اپنے کنٹرول والی تحقیقاتی ایجنسیوں سے معاملے کی جانچ کرا سکتی ہے۔ عمر عبداللہ نے بدھ کی صبح یہاں مختلف حصوں کا دورہ کر کے ترقیاتی منصوبوں کا معائنہ کرنے اور اہم شہری کاموں کی پیشرفت کا جائزہ لینے کے بعد صحافیوں سے یہ بات کہی۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے بدعنوانی کے الزامات پر بی جے پی کے احتجاج کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کی حکومت کے پاس کسی بھی تحقیقاتی ایجنسی کا کنٹرول نہیں ہے اور وہ کسی دھاندلی کو نہیں چھپا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، ''اگر ایک پل کے لیے بھی ہم یقین کرلیں کہ وہ جو کہہ رہے ہیں وہ صحیح ہے تو ہمارے پاس چھپانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔'' انہوں نے الزامات کی بنیاد پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا، ''میں کسی بھی تحقیقاتی ایجنسی کو کنٹرول نہیں کرتا۔ میرے پاس پولیس نہیں ہے، کرائم برانچ بھی نہیں ہے اور اینٹی کرپشن بیورو (اے سی بی) بھی نہیں ہے۔ مرکزی ایجنسیوں کی تو بات ہی بہت دور کی ہے۔'' انہوں نے کہا کہ کسی بھی تحقیقاتی ایجنسی نے معاملے میں بدعنوانی کی بات نہیں کہی ہے۔ بی جے پی ان پر بے بنیاد الزامات لگا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا، ''مجھے بتائیے کہ کس ایجنسی نے کہا ہے کہ اس معاملے میں بدعنوانی ہوئی ہے۔ مرکزی ایجنسیوں پر بی جے پی کا کنٹرول ہے۔ آپ جانچ کر سکتے ہیں۔ اگر بدعنوانی ہوئی ہے تو معاملہ درج کر سکتے ہیں لیکن یہ بے بنیاد الزامات بلاوجہ نہ لگائیں۔'' قابل ذکر ہے کہ بی جے پی کی جموں کشمیر اکائی نے پچھلی تعناتیوں، بدعنوانی اور حکومت سے جڑے مسائل کے تئیں نیشنل کانفرنس حکومت کے خلاف ۳۱/ اگست کو سیکریٹریٹ گھیراؤ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ سرینگر میں حال ہی میں ہوئی بھاری بارش کے بعد پانی جمع ہونے کے سوال پر وزیر اعلیٰ نے اسے طویل عرصے سے چلا آ رہا مسئلہ بتایا اور کہا کہ اس کا حل فوراً نہیں کیا جاسکتا۔ جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے نیشنل کانفرنس (NC) پر بی جے پی کے بدعنوانی کے الزامات کو یکسر مسترد کرتے ہوئے چیلنج کیا ہے کہ اگر ان کے پاس کوئی بھی ثبوت ہے تو وہ مرکز کے زیر کنٹرول تحقیقاتی ایجنسیوں سے اس کی جانچ کروا لیں۔ سری نگر میں ترقیاتی منصوبوں کے معائنے کے بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے واضح کیا کہ ان کی حکومت کسی بھی غلطی کو چھپا نہیں رہی ہے۔

اقوام متحدہ کی ڈپٹی سکریٹری جنرل بھارت دورہ پر آئیں گی

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کی ڈپٹی سکریٹری جنرل امینہ محمد اس ماہ کے آخر میں ہندوستان کا دورہ کریں گی اور نئی دہلی کے ساتھ عالمی ادارے کے تعاون کے ساتھ ساتھ پائیدار ترقی کو آگے بڑھانے میں ملک کی مصروفیت پر تبادلہ خیال کریں گی۔ محمد، جو اس ہفتے چین میں ہوں گی اور پھر منگولیا جائیں گی، نیویارک واپسی پر ہندوستان میں رکیں گے۔ 26 سے 28 اگست تک ہندوستان کے اپنے دورے کے دوران، وہ نئی دہلی میں اعلیٰ حکومتی عہدیداروں سے ملاقات کریں گی۔ سکریٹری جنرل انتونیو گوٹیرس کے ترجمان، سٹیفن ڈوجارک نے بدھ کو یہاں روزانہ کی پریس بریفنگ میں کہا کہا اقوام متحدہ ہندوستان تعاون اور پائیدار ترقی کو آگے بڑھانے میں ہندوستان کی مصروفیت پر تبادلہ خیال کرنے کے لئے یہ دورہ ہورہا ہے۔

گلوبل ساؤتھ کی نمائندگی بڑھانے کا مطالبہ

بھارت کا سلامتی کونسل میں فوری اصلاحات پر زور

نیویارک: ہندوستان نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں فوری اصلاحات کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ عالمی ادارے کے فیصلہ سازی کے ڈھانچے کو موجودہ عالمی حقائق کی عکاسی کرنی چاہیے اور گلوبل ساؤتھ کو زیادہ نمائندگی دی جانی چاہیے۔ اقوام متحدہ میں سلامتی کونسل کے طریقہ کار سے متعلق کھلی بحث سے خطاب کرتے ہوئے اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل مشن کی ناظم الامور سفیر یوجنا پٹیل نے کہا کہ سلامتی کونسل میں اصلاحات کی ضرورت پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ واضح اور فوری ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 1945 کی دنیا آج مکمل طور پر تبدیل ہوچکی ہے۔ اس وقت کے مقابلے میں اقوام متحدہ کے رکن ممالک کی تعداد تقریباً 4 گنا بڑھ چکی ہے۔ 80 سال قبل ہونے والی ایک جنگ کے نتیجے کو ہمیشہ کے لیے سلامتی کونسل کی ساخت اور اس کے طریقہ کار کا تعین نہیں کرنا چاہیے۔ اس میں جلد از جلد تبدیلی ضروری ہے۔ یوجنا پٹیل نے کہا کہ سلامتی کونسل میں اصلاحات کے حوالے سے ہندوستان کا موقف واضح ہے۔ رکنیت کی دونوں اقسام میں توسیع کی جانی چاہیے اور ترقی پذیر ممالک کو زیادہ نمائندگی دی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ گلوبل ساؤتھ کی زیادہ نمائندگی تحریری مذاکرات کے ذریعے ہی ممکن ہے اور اس کے لیے واضح اہداف اور مقررہ مدت طے کی جانی چاہیے۔ ہندوستان نے کہا کہ سلامتی کونسل کے طریقہ کار میں بہتری پر ہونے والی بحث کو وسیع تر اصلاحات سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ اس میں رکنیت کی مختلف اقسام۔ علاقائی نمائندگی اور ویٹو کا مسئلہ بھی شامل ہے۔ یوجنا پٹیل نے سلامتی کونسل کے قواعد کار کی مسلسل عبوری حیثیت پر بھی تشویش ظاہر کی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ قواعد میں ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً ترمیم کی جاسکتی ہے۔ اس لیے موجودہ طریقہ کار کو اصلاحات خصوصاً رکنیت میں توسیع کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنایا جانا چاہیے۔ ہندوستان نے سلامتی کونسل کے کام میں زیادہ شفافیت کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ غیر مستقل ارکان کو بھی دستاویزات اور معلومات تک مساوی رسائی حاصل ہونی چاہیے۔ یوجنا پٹیل نے کہا کہ تمام ارکان کو دستاویزات تک یکساں رسائی کے حقوق حاصل ہونے چاہئیں اور تاریخی دستاویزات تک رسائی صرف چند ممالک تک محدود نہیں رہنی چاہیے۔ ہندوستان نے اقوام متحدہ کے امن مشنوں میں فوج اور پولیس بھیجنے والے ممالک کو بھی فیصلہ سازی میں زیادہ مؤثر کردار دینے پر زور دیا۔ یوجنا پٹیل نے کہا کہ ایسے ممالک سلامتی کونسل کے ارکان سے کہیں زیادہ تعداد میں ہیں اور امن مشنوں کے براہ راست فریق ہونے کے ناطے انہیں امن مشنوں کے مینڈیٹ اور وسائل جیسے اہم معاملات میں فیصلہ سازی کے عمل کا حصہ بنایا جانا چاہیے۔

معمر افراد کو گھر سے نکالنے کا معاملہ

والدین اولاد کو جائیداد سے عاق کرسکتے ہیں

سپریم کورٹ نے کہا کہ ہر شخص کو زندگی بھر عزت کے ساتھ جینے کا حق ہے، نافرمان اولادوں کے والدین کیساتھ سلوک پر کورٹ نے برہمی ظاہر کی۔ سپریم کورٹ نے بدھ کو کہا کہ بزرگ شہری اپنے بچوں کو جائیداد سے عاق کرسکتے ہیں۔ عدالت نے کہا کہ عمر بڑھنے کا مطلب عدم تحفظ یا تذلیل نہیں ہونا چاہیے۔ ہر شخص کو زندگی بھر عزت کے ساتھ جینے کا حق ہے۔ سپریم کورٹ نے الہ آباد ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو بھی پلٹ دیا، جس میں بیٹے اور بہو کو گھر سے بے دخل کرنے کے ٹریبونل کورٹ کے حکم کو منسوخ کردیا گیا تھا۔ عدالت نے کہا کہ ٹریبونل کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ بزرگوں کی عزت کے تحفظ کے لیے بچوں کو جائیداد سے بے دخل کرنے کا حکم دے۔ جسٹس پی ایس کی بنچ نرسمہا اور آلوک ارادے نے کہا کہ قانون کا مقصد بزرگوں کے وقار اور تحفظ کو یقینی بنانا ہے۔ ایک مہذب معاشرے کا معیار اکثر اس وقار، احترام اور تحفظ سے طے ہوتا ہے جو وہ اپنے بزرگوں کو دیتا ہے۔ سپریم کورٹ نے بدھ کو فیصلہ سنایا کہ معمر شہری اپنے بچوں کو ان کی جائیداد سے بے دخل کرسکتے ہیں۔ عدالت نے کہا کہ عمر بڑھنے کا مطلب عدم تحفظ یا تذلیل نہیں ہونا چاہیے۔ ہر شخص کو زندگی بھر عزت کے ساتھ جینے کا حق ہے۔ سپریم کورٹ نے الہ آباد ہائی کورٹ کے ایک بیٹے اور بہو کو گھر سے بے دخل کرنے کے ٹریبونل کورٹ کے حکم کو منسوخ کرنے کے حکم کو بھی پلٹ دیا۔ عدالت نے کہا کہ ٹریبونل کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ بزرگوں کی عزت کے تحفظ کے لیے بچوں کو جائیداد سے بے دخل کرنے کا حکم دے۔ جسٹس پی ایس کی بنچ نرسمہا اور آلوک ارادے نے کہا کہ قانون کا مقصد بزرگوں کے وقار اور تحفظ کو یقینی بنانا ہے۔ ایک مہذب معاشرے کا معیار اکثر اس وقار، احترام اور تحفظ سے طے ہوتا ہے جو وہ اپنے بزرگوں کو دیتا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے کہا کہ بزرگ صرف دیکھ بھال کی ضرورت نہیں ہے، وہ خاندان اور معاشرے کے لیے تجربے، علم اور اجتماعی یادوں کا ذریعہ ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ یہ معاملہ لکھنؤ کے وکاس نگر کے رہنے والے روی کانت گپتا کی اپیل سے جڑا تھا۔ گپتا نے ۵/ جون ۲۰۲۲ء کو اپنے بیٹے کو مکان سے نکالنے کے لئے ضلع مجسٹریٹ کے پاس ایک درخواست دیا تھا۔ یہ مکان ان کی خود کی خریدی ہوئی جائیداد تھی۔ یہ معاملہ اس وقت سامنے آیا جب گپتا کی ۸۱/ سال کی ماں کو گھر چھوڑ کر اولڈ ایج ہوم میں رہنے پر مجبور کیا گیا۔ ایس ڈی ایم نے ۱۵/ نومبر ۲۰۲۲ء کو بیٹے کی بے دخلی کا حکم دیا۔

ہندوستان اور جاپان نے میری

ٹائم سیکورٹی تعاون کو مزید گہرا کرنے پر اتفاق کیا

نئی دہلی: وزیر دفاع راجناتھ سنگھ اور ان کے جاپانی ہم منصب شنجیر وکوئزومی نے جمعرات کو میری ٹائم سیکورٹی تعاون کو مضبوط بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا اور جاپان کی وزارت دفاع اور ہندوستان کی وزارت دفاع کے درمیان میری ٹائم سیکورٹی تعاون سے متعلق ایک یادداشت پر دستخط کئے۔ یہ یادداشت دونوں ممالک کے درمیان بحری سلامتی کے شعبے میں تعاون کو مزید آگے بڑھانے کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ خاص طور پر، اس میں جاپان میری ٹائم سیلف ڈیفنس فورس اور ہندوستانی بحریہ کے درمیان تعاون کو مضبوط کرنا شامل ہے۔ دونوں وزراء نے دفاعی تعاون کی مستحکم مضبوطی کا خیر مقدم کیا، بشمول متعلقہ وزارتوں اور دونوں ممالک کی خدمات جو تزویراتی نقطہ نظر کا اشتراک کرتے ہیں۔ جاپان۔انڈیا اسپیشل اسٹریٹجک اینڈ گلوبل پارٹنرشپ'' کے تحت، جو کہ ہند- بحر الکاہل میں امن، استحکام اور خوشحالی کے ستونوں میں سے ایک ہے۔ دونوں وزراء نے اس بات کی تصدیق کی کہ وہ بحری جہازوں اور یونٹوں کے باہمی دوروں، مشترکہ مشقوں، اہلکاروں اور موضوع کے ماہر (ایس ایم ای) کے تبادلوں اور بندرگاہوں کے استعمال، دیکھ بھال اور مرمت کی سہولیات سمیت لاجسٹک سپورٹ کے ذریعے مواصلات کی سمندری خطوط کے تحفظ کے لیے دونوں اطراف کے درمیان ہم آہنگی کو مضبوط کریں گے۔ دوطرفہ ملاقات کے بعد دونوں وزرائے دفاع نے تحائف کا تبادلہ بھی کیا۔ دونوں رہنماؤں نے اعلیٰ سطحی بات چیت میں دفاعی تعاون کو وسعت دینے، ملٹری انٹر آپریبلٹی کو مضبوط بنانے، دفاعی تیاری کو فروغ دینے اور میری ٹائم سیکورٹی کو بڑھانے پر توجہ مرکوز کی گئی، دونوں فریقوں نے آزاد، کھلے اور لچکدار ہند- بحر الکاہل کی اہمیت پر زور دیا۔ نئی دہلی میں وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کے ساتھ ملاقات کے دوران اپنے ابتدائی کلمات میں، کوئیزومی نے اپنے ہندوستانی ہم منصب کا جاپان میں کماموٹو پریفیکچر میں زلزلے سے متاثر ہونے والے تمام لوگوں کے لیے تعزیت کے الفاظ پر اظہار تشکر کیا۔ جاپانی وزیر دفاع نے کہا، آج پہلی بار آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ میں ہندوستانی طرف سے ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جو میرے دورے کی تیاری میں شامل تھے۔

بھارت نیپال سرحدی سلامتی پر مشترکہ

ورکنگ گروپ کا ۱۴/واں اجلاس دہرادون میں شروع

دہرادون: بھارت اور نیپال کے درمیان سرحدی سلامتی سے متعلق مشترکہ ورکنگ گروپ کا 14واں اجلاس دہرادون میں شروع ہوگیا ہے۔ اجلاس میں دونوں ممالک کے اعلیٰ حکام سرحدی انتظام، سکیورٹی تعاون اور سرحد پار جرائم سے نمٹنے سمیت اہم امور پر تبادلہ خیال کررہے ہیں۔ اجلاس میں بھارتی وفد کی قیادت ستترا اسیما بل کے ڈائریکٹر جنرل کررہے ہیں، جبکہ نیپالی وفد میں متعلقہ سکیورٹی اور سرکاری اداروں کے سینئر حکام شامل ہیں۔ بات چیت کے دوران بھارت نیپال کی کھلی سرحد پر بہتر نگرانی، دونوں ممالک کی سکیورٹی فورسز کے درمیان معلومات کے تبادلے، سرحد پار جرائم، انسانی اسمگلنگ، منشیات اور غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام جیسے معاملات پر توجہ مرکوز کی جارہی ہے۔ دونوں فریق سرحدی علاقوں میں باہمی رابطے اور سکیورٹی ایجنسیوں کے درمیان تعاون مزید مضبوط بنانے کے طریقوں پر بھی غور کریں گے۔ بھارت اور نیپال تقریباً 751,1 کلومیٹر طویل کھلی سرحد کا اشتراک کرتے ہیں، جس کے باعث دونوں ممالک کے درمیان مؤثر سرحدی انتظام کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ مشترکہ ورکنگ گروپ دونوں پڑوسی ممالک کے درمیان سرحدی سلامتی اور انتظام سے متعلق معاملات پر باقاعدہ مشاورت کا اہم ادارہ ہے۔ 14ویں اجلاس کو بھارت اور نیپال کے درمیان دیرینہ سکیورٹی تعاون کو مزید مستحکم کرنے کی سمت ایک اور قدم قرار دیا جارہا ہے۔

عالمی تعلیمی اعزاز میں بھارت کا نیا ریکارڈ

سات اسکول دنیا کے بہترین اسکولوں کی فہرست میں شامل

نئی دہلی: بھارت نے عالمی تعلیمی سطح پر ایک اہم کامیابی حاصل کرتے ہوئے 'ورلڈ بیسٹ سکول پرائز۔2026' کی شارٹ لسٹ میں سات اسکولوں کے ساتھ نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ ایوارڈز کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کسی ایک ملک کے اتنے زیادہ اسکول ایک ہی سال میں شارٹ لسٹ ہوئے ہیں۔ شارٹ لسٹ میں پونے کا پی سی ایم سی چھترپتی شاہو جی مہاراج انگلش میڈیم اسکول اور اننت ناگ، جموں وکشمیر کا آرمی گڈول اسکول، زور اختراع یعنی انوویشن کے زمرے میں شامل ہیں۔ کمیونٹی تعاون کے زمرے میں نوئیڈا کا ہیلدی پلانیٹ ٹی جی اے ارلی ایرز سکول، بنگلورو کی انوینچر اکیڈمی اور لکھنؤ کا سیٹھ ایم آر جے پور سکول شامل ہیں۔ بنگلورو کے یورو سکول بینر گا تھا کو ماحولیاتی اقدامات جبکہ لکھنؤ کے سیٹھ آنندرام جے پوریا سکول کو طلبہ کی صحت اور فلاح کے شعبے میں شارٹ لسٹ کیا گیا ہے۔ برطانیہ میں قائم T4 ایجوکیشن کی جانب سے شروع کیے گئے یہ عالمی اعزاز ایسے اسکولوں کو تسلیم کرتے ہیں جو تعلیم کے ساتھ اپنے طلبہ اور معاشرے میں نمایاں تبدیلی لا رہے ہیں۔ اس سال بھارت کے سات اسکولوں کا انتخاب ملک کی اب تک کی سب سے بڑی نمائندگی ہے۔ فاتح اسکولوں کا اعلان نومبر 2026 میں کیا جائے گا، جبکہ تمام شارٹ لسٹ اسکول کمیونٹی چوائس ایوارڈ کے لیے عالمی عوامی ووٹنگ میں بھی حصہ لے رہے ہیں۔ منتخب اسکولوں کو جنوری 2027 میں لندن میں ہونے والے ورلڈ سکولز سمٹ میں اپنی کامیاب تعلیمی حکمت عملی اور تجربات پیش کرنے کا موقع بھی ملے گا۔

فلسطین میں بھارت کی مالی معاونت سے نیا اسپتال، دو سال میں مکمل ہونے کی توقع

نئی دہلی: فلسطین میں بھارت کی مالی معاونت سے ایک نیا اسپتال تعمیر کیا جائے گا، جس کے آئندہ دو برس میں مکمل ہونے کی توقع ہے۔ فلسطین کے بھارت میں سفیر عبداللہ ایم ابوشاویش نے بتایا کہ منصوبے سے متعلق ضروری کارروائی مکمل ہوچکی ہے اور تعمیراتی کام جلد شروع ہونے کی امید ہے۔ رپورٹس کے مطابق مغربی کنارے میں تعمیر ہونے والا یہ 200 بستروں پر مشتمل سپر اسپیشلٹی اسپتال جدید طبی سہولیات اور ٹراما سینٹر سے آراستہ ہوگا۔ اس منصوبے کو فلسطینی عوام کے لیے بھارت کی ترقیاتی اور انسانی امداد کا اہم حصہ قرار دیا جارہا ہے۔ فلسطینی سفیر نے کہا کہ دونوں ممالک صحت کے شعبے میں تعاون مزید بڑھانے پر بھی کام کررہے ہیں۔ بھارت فلسطین کو ڈائلیسس مشینوں سمیت طبی آلات فراہم کرنے کے علاوہ پیشہ ورانہ تربیتی مرکز کے قیام میں بھی معاونت کررہا ہے۔ مصنوعی اعضا کی فراہمی اور فلسطینی متاثرین کے لیے ان کی تنصیب کے شعبے میں تعاون پر بھی بات چیت جاری ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت سامنے آئی ہے جب بھارتی وزارت خارجہ کی سکریٹری سری پریا رنگناتھن نے فلسطینی حکام سے ملاقاتوں کے دوران بھارت کی فلسطینی عوام کے لیے مسلسل حمایت اور مذاکرات کے ذریعے دو ریاستی حل کے مؤقف کا اعادہ کیا ہے۔

جاپانی وزیر دفاع نے ہندوستان کے ساتھ تعلقات کی سراہنا کی

کہا کہ 'ہم مشکل میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں'

نئی دہلی: جاپان کے وزیر دفاع شنجیر وکوئزومی نے جمعرات کو ہندوستان اور جاپان کے درمیان مضبوط تعاون پر روشنی ڈالی، ایک مثال کے طور پر جاپان میری ٹائم سیلف ڈیفنس فورس (JMSDF) کے جہاز پر مشتمل طبی ایمرجنسی کے دوران ہندوستانی بحریہ کی بروقت مدد کا حوالہ دیا۔ نئی دہلی میں وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کے ساتھ ملاقات کے دوران اپنے ابتدائی کلمات میں، کوئیزومی نے اپنے ہندوستانی ہم منصب کا جاپان میں کماموٹو پریفیکچر میں زلزلے سے متاثر ہونے والے تمام لوگوں کے لیے تعزیت کے الفاظ پر اظہار تشکر کیا۔ جاپانی وزیر دفاع نے کہا،''آج پہلی بار آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ میں ہندوستانی طرف سے ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جو میرے دورے کی تیاری میں شامل تھے۔ میں کماموٹو پریفیکچر، جاپان میں زلزلے سے متاثر ہونے والے تمام لوگوں کے لیے آپ کے ہمدردانہ الفاظ کے لیے اپنی تعریف کا اظہار کرنا چاہوں گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں JMSDF جہاز پر طبی ایمرجنسی تھا کوس کے دوران ہندوستانی بحریہ کی طرف سے فراہم کردہ تعاون کی بھی تعریف کرتا ہوں۔ یہ ہمارے تعاون پر مبنی تعلقات کی علامت ہے، جہاں ہم مصیبت میں پڑنے پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ ممبئی کے اپنے دورہ اور ہندوستانی بحریہ کے ساتھ بات چیت پر غور کرتے ہوئے، کوئیزومی نے ہندوستانی مسلح افواج کی صلاحیتوں اور حوصلے کی تعریف کی اور ہندوستان کے لئے اپنی خصوصی وابستگی کا ذکر کیا۔ کل، میں نے چیف آف دی نیول اسٹاف ایڈمرل سوامی ناتھن کے ساتھ ہندوستانی فضائیہ کے ایک طیارے میں سوار ہوکر ممبئی کے لیے اڑان بھری۔ میں نے مغربی بحریہ کی کمان اور ڈیجاسٹر آئی این ایس چینئی کا دورہ کیا۔ میں نے ہندوستانی مسلح افواج کی اعلیٰ صلاحیتوں اور مضبوط حوصلے کو پہلی بار دیکھا۔ ہندوستانی بحریہ کے سربراہ ایڈمرل کرشنا سوامیناتھن کی تعریف کرتے ہوئے، کوئیزومی نے مزید کہا'' میں کہہ سکتا ہوں کہ مسٹر سوامی ناتھن ایک عظیم شخص ہیں، نہ صرف ایک ایڈمرل کے طور پر بلکہ کل کے دورے اور آج کے دورے کے میزبان کے طور پر بھی۔ میرے دل میں ہندوستان کے لیے ایک خاص مقام ہے۔ انہوں نے ہندوستان کے اپنے آخری دورے کو یاد کرتے ہوئے کہا، 6 اگست 2018 کو میں نے پارلیمنٹ کے ساتھی اراکین کے ساتھ ہندوستان کا دورہ کیا اور ایٹم بم کے متاثرین کی یادگاری تقریب میں شرکت کی۔ جاپان سے باہر ہندوستان شاید واحد پارلیمنٹ ہے جو ہر سال ایسی تقریب منعقد کرتی ہے، اور میں اس روایت کے لیے اپنے احترام اور شکریہ کا اظہار کرنا چاہوں گا۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

سندھو سنسنی خیز مقابلے میں وانگ سے ہار گئیں

ورلڈ چمپئن شپ میں پی وی سندھو کی خواتین کے سنگلز مہم شکست کے ساتھ ختم ہوگئی۔ سندھو ایونٹ میں ریکارڈ چھٹا تمغہ حاصل کرنے سے محروم ہوگئیں۔ چین کی وانگ زی یی نے نئی دہلی کے اندرا گاندھی انڈور اسٹیڈیم میں راؤنڈ آف ۱۶؍ کے سنسنی خیز مقابلے میں اسے ۱۱۔۲۱، ۲۱۔۱۵، ۱۷۔۲۱؍ سے شکست دی۔ ورلڈ چمپئن شپ میں پی وی سندھو کی خواتین کے سنگلز مہم جمعرات کو شکست کے

ساتھ ختم ہوگئی۔ سندھو ایونٹ میں ریکارڈ چھٹا تمغہ حاصل کرنے سے محروم ہوگئیں۔ چین کی وانگ زی یی نے نئی دہلی کے اندرا گاندھی انڈور اسٹیڈیم میں راؤنڈ آف ۱۶؍ کے سنسنی خیز مقابلے میں اسے ۱۱۔۲۱، ۲۱۔۱۵، ۱۷۔۲۱؍ سے شکست دی۔ اس شکست کے ساتھ ہی دوبار کی اولمپک تمغہ جیتنے والی سندھو کا عالمی چیمپئن شپ میں شاندار سلسلہ بھی ختم ہوگیا۔ اس سے پہلے سندھو نے عالمی چمپئن شپ میں آٹھ بار چینی کھلاڑیوں کو شکست دی تھی، لیکن وانگ اس اسٹیج پر انہیں شکست دینے والی پہلی کھلاڑی بن گئیں۔ پہلے گیم میں دونوں کھلاڑیوں نے غلطیوں سے بچنے کی کوشش کی اور ایک دوسرے کو طویل اور صبر آزما تبادلوں پر مجبور کیا۔ وانگ نے کامیابی کے ساتھ سندھو پر فرنٹ کورٹ میں دباؤ ڈالا، جبکہ ہندوستانی نے بار بار اپنے حریف کو واضح حملے کے مواقع سے انکار کیا۔ وانگ نے وقفہ پر ۸۔۱۱؍ کی برتری حاصل کی۔ میچ تیزی سے اس کے حق میں جھک گیا، کیونکہ دباؤ میں سندھو نے غلطیوں اور غلط حکمت عملیوں کی وجہ سے پوائنٹس کھونا شروع کر دیے۔ وانگ نے اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے عین مطابق ڈراپس اور حملہ آور اسٹروک کا استعمال کرتے ہوئے گیم ۱۱۔۲۱؍ سے جیت لیا۔ گھریلو ہجوم کی توقعات کو برقرار رکھتے ہوئے، سندھو نے دوسرے گیم میں اپنی حکمت عملی تبدیل کی اور زیادہ صبر آزما انداز کے ساتھ شروع کیا اور فوری طور پر چار پوائنٹ کی برتری حاصل کی، جبکہ وانگ نے مستقل مزاجی کو برقرار رکھنے کے لیے جدوجہد کی۔ چینی کھلاڑی نے سندھو کو لمبی ریلیوں میں مشغول کرنے کی کوشش کی، لیکن ہندوستانی کھلاڑی نے بہترین ڈریبلز اور ڈراپس کے ساتھ جواب دیا۔ وانگ کے ۱۵۔۱۵؍ پر برابر ہونے کے بعد بھی، سندھو نے اپنی رفتار دوبارہ حاصل کی۔ اس نے لگاتار چھ پوائنٹس جیت کر میچ کو فیصلہ کن گیم تک پہنچا دیا۔ تیسرے گیم کے آغاز میں سندھو پھر سے قابو میں نظر آئیں۔ اس نے ۰۔۳؍ اور پھر ۴۔۸؍ کی برتری حاصل کی۔ تاہم، وانگ نے میچ کو کھسکنے نہیں دیا۔

آئی سی سی ‘کی تازہ رینکنگ جاری

بمراہ ٹیسٹ میں نمبر ا گیند باز اور شبھمن گل ونڈے میں نمبر ا بلے باز

ڈارون ٹیسٹ میں آسٹریلیا کے ٹریوس ہیڈ کا بلا نہیں چلا۔ انہوں نے پہلی پاری میں 22 اور دوسری پاری میں صرف 17 رن بنائے۔ اس کا سیدھا اثر ان کی رینکنگ پر پڑا اور وہ نمبر 1 سے چوتھے مقام پر پہنچ گئے۔ ’آئی سی سی‘ کی 19 اگست کو جاری تازہ ’مینس ویکلی رینکنگ‘ میں کئی بڑی تبدیلیاں دیکھنے کو ملی ہیں۔ آسٹریلیا کے خلاف ڈارون ٹیسٹ میں بنگلہ دیش کی 9 وکٹوں سے تاریخی جیت کا اثر کھلاڑیوں کی رینکنگ پر بھی پڑا ہے۔ انگلینڈ کے اسٹار بلے باز ہیری بروک ایک بار پھر ٹیسٹ بلے بازوں کی رینکنگ میں نمبر 1 بن گئے ہیں۔ ڈارون ٹیسٹ میں آسٹریلیا کے ٹریوس ہیڈ کا بلا نہیں چلا تھا۔ انہوں نے پہلی پاری میں 22 اور دوسری پاری میں صرف 17 رن بنائے تھے۔ اس کا سیدھا اثر ان کی رینکنگ پر پڑا اور وہ نمبر 1 سے چوتھے مقام پر پہنچ گئے۔ ہیڈ کے نیچے جانے کا فائدہ ہیری بروک کو ملا۔ جو روٹ دوسرے، اور اسٹیو اسمتھ تیسرے نمبر پر ہیں۔ ٹاپ 4 بلے بازوں کے درمیان صرف 33 ریٹنگ پوائنٹس کا فرق ہے۔ ٹیسٹ گیند بازوں کی رینکنگ میں جسپریت بمراہ کا دبدبہ قائم ہے۔ وہ 870 ریٹنگ پوائنٹس کے ساتھ مسلسل نمبر ایک پر برقرار ہیں۔ نومبر 2024 میں ٹاپ پر پہنچنے کے بعد بمراہ نے اپنا مقام نہیں کھویا۔ بنگلہ دیش کی جیت کے سب سے بڑے ہیرو حسن محمود کو رینکنگ میں زبردست فائدہ ہوا ہے۔ ڈارون ٹیسٹ میں 9 وکٹ لینے والے حسن 26

پائیدان کی جمپ لگا کر 38 ویں مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ وہیں دوسری پاری میں 5 وکٹ حاصل کرنے والے مہدی حسن 3 مقام کی چھلانگ لگا کر 24 ویں مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ رویندر جڈیجہ ٹیسٹ آل راؤنڈرس کی رینکنگ میں سرفہرست ہیں۔ مارکو یانسن 344 پوائنٹس کے ساتھ دوسرے مقام پر ہیں۔ مہدی حسن 320 پوائنٹس کے ساتھ تیسرے مقام پر ہیں۔ مچل اسٹارک ایک پوائنٹ کھسک کر چوتھے مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ شبھمن گل 801 ریٹنگ کے ساتھ ونڈے بلے بازوں کی رینکنگ میں نمبر ایک پر برقرار ہیں۔ ڈیرل مچل 794 ریٹنگ کے ساتھ دوسرے مقام پر ہیں۔ وراٹ کوہلی 767 ریٹنگ پوائنٹس کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہیں اور روہت شرما 758 پوائنٹس کے ساتھ چوتھے مقام پر ہیں۔ صدیق اللہ اٹل نے سیریز میں 313 رن بنا کر زبردست جمپ لگایا ہے اور 37 ویں پائیدان سے 33 ویں مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ راشد خان 12 وکٹوں کی طاقت پر ونڈے گیند بازوں کی رینکنگ میں نمبر ایک پر قائم ہیں۔ آئی سی سی رینکنگ میں صرف رن یا وکٹ ہی اہمیت نہیں رکھتے، کھلاڑی نے کس ٹیم کے خلاف، کس صورتحال میں اور کس سطح کے کھلاڑیوں کے سامنے کامیابی حاصل کی ہے، اس کا اثر بھی ریٹنگ پر پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلسل اچھی کارکردگی انجام دینے والے کھلاڑیوں کو رینکنگ میں فائدہ نہیں ملتا ہے۔ آئی سی سی (ICC) کی تازہ ترین رینکنگ کے مطابق، آپ کی دی گئی معلومات بالکل درست ہیں۔ جسٹن بمراہ ٹیسٹ کرکٹ میں دنیا کے نمبر 1 گیند باز بن چکے ہیں اور شبھمن گل ون ڈے (ODI) میں دنیا کے نمبر 1 بلے باز کی پوزیشن پر فائز ہیں۔ جسپریت بمراہ کی بالادستی: بمراہ سری لنکا کے خلاف گال ٹیسٹ میچ میں آرام کرنے کے باوجود دنیا کے بہترین ٹیسٹ باؤلر کے طور پر اپنی پہلی پوزیشن برقرار رکھنے میں کامیاب رہے۔ شبھمن گل کا راج: ہندوستانی ون ڈے اور ٹیسٹ ٹیم کے کپتان شبھمن گل ون ڈے فارمیٹ میں 801 ریٹنگ پوائنٹس کے ساتھ بلے بازوں کی فہرست میں سب سے اوپر ہیں۔ ہندوستان کا دبدبہ: ان دونوں کھلاڑیوں کے علاوہ ٹی 20 انٹرنیشنل (T20I) کی بیٹنگ رینکنگ میں بھی ہندوستان کے ایشان کشن نمبر 1 پوزیشن پر موجود ہیں۔

آسٹریلیا زیادہ سخت چیلنج پیش کرے گا

دوسرے ٹیسٹ سے قبل ہیڈ کوچ فل سمنز کی بنگلہ دیش کو وارننگ

بنگلہ دیش کے ہیڈ کوچ فل سمنز نے ہفتہ سے میکے میں شروع ہونے والے دوسرے ٹیسٹ سے قبل خبردار کیا ہے کہ آسٹریلیا پہلے مقابلے کے مقابلے میں زیادہ مضبوط انداز میں واپسی کرے گا۔ انہوں نے کھلاڑیوں سے ڈارون میں حاصل تاریخی ۹؍ وکٹوں کی فتح سے اعتماد حاصل کرتے ہوئے اپنی کارکردگی کی سطح مزید بلند کرنے کو کہا ہے۔ بنگلہ دیش کے ہیڈ کوچ فل سمنز نے ہفتہ سے میکے میں شروع ہونے والے دوسرے ٹیسٹ سے قبل خبردار کیا ہے کہ آسٹریلیا پہلے مقابلے کے مقابلے میں زیادہ مضبوط انداز میں واپسی کرے گا۔ انہوں نے کھلاڑیوں سے ڈارون میں حاصل تاریخی ۹؍ وکٹوں کی فتح سے اعتماد حاصل کرتے ہوئے اپنی کارکردگی کی سطح مزید بلند کرنے کو کہا ہے۔ سمنز نے جمعرات کو سے کہا ”میں نے کھلاڑیوں سے صرف یہی کہا ہے اور دوبارہ بھی کہوں گا کہ آسٹریلیا زیادہ سخت مقابلہ کرے گا۔ اس لیے ہمیں اپنی کارکردگی کا وہی معیار برقرار رکھنا ہوگا یا اسے مزید بہتر بنانا ہوگا۔ کچھ شعبوں میں ایک فیصد بہتری بھی لانی پڑے تو ہمیں یقینی بنانا ہوگا کہ وہ موجود ہو۔ انہوں نے کہا کہ آسٹریلیا دوسرے ٹیسٹ میں اپنے کھیل میں تبدیلی کرے گا اور زیادہ جارحانہ انداز اپنائے گا۔ سمنز نے کہا کہ کرکٹ آسٹریلیا الیون کے خلاف وارم اپ میچ میں بنگلہ دیش کے ۵۴؍ رنز پر آل آؤٹ ہونے کے باوجود انہیں اپنی ٹیم پر اعتماد برقرار رہا۔ سمنز کے مطابق ٹیم کی پریکٹس اور محنت میں کوئی کمی نہیں آئی اور اسی تسلسل نے انہیں یقین دلایا کہ کھلاڑی بہتر کارکردگی کے لیے پوری طرح پرعزم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیشی کھلاڑی جذباتی مزاج رکھتے ہیں، تاہم ڈارون کی فتح کے بعد ٹیم کافی حد تک پرسکون ہوگئی ہے اور ہفتہ کے میچ کے لیے بہتر ذہنی حالت کے ساتھ میدان میں اترے گی۔ بائیں ہاتھ کے تیز گیند باز شریف الاسلام بھی اسکواڈ میں شامل ہوگئے ہیں اور نیٹس میں متاثر کن کارکردگی دکھا رہے ہیں، تاہم سمنز نے کامیاب ٹیم میں غیر ضروری تبدیلی سے گریز کا اشارہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ شریف الاسلام ٹیم کو کچھ مختلف فراہم کرتے ہیں، لیکن فاتح ٹیم میں تبدیلی کرنا ان کی ترجیح نہیں ہے۔ سمنز نے کہا کہ تمام گیند بازوں نے آسٹریلیا کے عالمی معیار کے بلے بازوں کے خلاف مقررہ منصوبے کے مطابق گیند بازی کی اور مستقل مزاجی کے ذریعے انہیں دباؤ میں رکھا۔ بنگلہ دیش کرکٹ ٹیم کے ہیڈ کوچ فل سمنز نے آسٹریلیا کے خلاف دوسرے ٹیسٹ میچ سے قبل اپنی ٹیم کو خبردار کیا ہے کہ آسٹریلیا دوسرے ٹیسٹ میں زیادہ جارحانہ اور مضبوط انداز میں واپسی کرے گا۔ ڈارون میں پہلے ٹیسٹ میں حاصل ہونے والی تاریخی 9 وکٹوں کی فتح کے بعد، ہیڈ کوچ نے کھلاڑیوں کو حد سے زیادہ جذباتی ہونے سے بچنے اور زمین پر رہنے کی تاکید کی ہے۔

نور احمد سی پی ایل ۲۰۲۶ء سے باہر، ٹم سیفرٹ سینٹ لوشیا کنگز میں شامل

سینٹ لوشیا کنگز نے ان کی جگہ نیوزی لینڈ کے سلامی بلے باز اور وکٹ کیپر ٹم سیفرٹ کو ٹیم میں شامل کیا ہے

افغانستان کے بائیں ہاتھ کے کلائی کے اسپن گیند باز نور احمد افغانستان کرکٹ بورڈ کی جانب سے ان کا نو آبجیکشن سرٹیفکیٹ (این او سی) واپس لیے جانے کے بعد سی پی ایل ۲۰۲۶ء کے بقیہ سیزن سے باہر ہوگئے ہیں۔ سینٹ لوشیا کنگز نے ان کی جگہ نیوزی لینڈ کے سلامی بلے باز اور وکٹ کیپر ٹم سیفرٹ کو ٹیم میں شامل کیا ہے۔ افغانستان کے بائیں ہاتھ کے کلائی کے اسپن گیند باز نور احمد افغانستان کرکٹ بورڈ کی جانب سے ان کا نو آبجیکشن سرٹیفکیٹ (این او سی) واپس لیے جانے کے بعد سی پی ایل ۲۰۲۶ء کے بقیہ سیزن سے باہر ہوگئے ہیں۔ سینٹ لوشیا کنگز نے ان کی جگہ نیوزی لینڈ کے سلامی بلے باز اور وکٹ کیپر ٹم سیفرٹ کو ٹیم میں شامل کیا ہے۔ سینٹ لوشیا کنگز نے ایک بیان میں کہا کہ نور احمد اب ٹورنامنٹ کے بقیہ میچوں میں ٹیم کی نمائندگی نہیں کر سکیں گے۔ فرنچائز نے نور کے ٹیم میں شامل نہ ہو پانے پر مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ نور نے ۲۰۲۰ء میں کنگز، جسے اس وقت سینٹ لوشیا زوکس کہا جاتا تھا، کے ساتھ معاہدہ کیا تھا، تاہم ویزا مسائل کے باعث وہ ٹیم کی جانب سے نہیں کھیل سکے تھے۔ ۲۰۲۴ء میں واپسی کے بعد انہوں نے ۱۲؍ میچوں میں ۲۲؍ وکٹ حاصل کیے اور ۶ء۱۹؍ کے اکنامی ریٹ کے ساتھ ٹورنامنٹ کے سب سے کامیاب گیند باز رہے۔ کنگز نے اسی سیزن میں ٹائٹل اپنے نام کیا تھا۔ دوسری جانب نیوزی لینڈ کے ٹم سیفرٹ انگلینڈ میں دی ہنڈریڈ کے کامیاب سیزن کے بعد سینٹ لوشیا کنگز سے دوبارہ جڑ رہے ہیں۔ انہوں نے ۱۰؍ اننگز میں ۳۹۴؍ رنز بنائے اور ۱۶۸ء۷۳؍ کے اسٹرائیک ریٹ کے ساتھ ٹورنامنٹ میں دوسرے سب سے زیادہ رنز بنانے والے بلے باز رہے۔ فائنل میں ان کی ۳۸؍ گیندوں پر ۷۲؍ رنز کی اننگز پر انہیں پلیئر آف دی میچ بھی قرار دیا گیا۔ سیفرٹ ۲۰۲۰ء سے ۲۰۲۲ء تک ٹرینباگو نائٹ رائیڈرز کی نمائندگی کر چکے ہیں اور گزشتہ دو سیزن سے کنگز کا بھی حصہ رہے ہیں۔ ۲۰۲۵ء میں وہ ٹیم کے سب سے کامیاب بلے باز رہے اور ۱۰؍ اننگز میں ۱۶۹ء۲۳؍ کے اسٹرائیک ریٹ سے ۳۹۶؍ رنز بنائے۔ ان کی نمایاں اننگز میں اینٹیگوا اینڈ باربوڈا فالکنز کے خلاف ۵۳؍ گیندوں پر ناٹ آؤٹ ۱۲۵؍ رنز شامل ہیں۔

فلم ”کالا ہرن“ سے جڑا تنازع سپریم کورٹ میں پہنچ گیا

سلمان خان اور ”کالا ہرن: دی بیٹل فار لیگیسی“ کے بنانے والوں کے درمیان جاری تنازع اب دہلی ہائی کورٹ سے سپریم کورٹ میں چلا گیا ہے

سلمان خان اور ”کالا ہرن: دی بیٹل فار لیگیسی“ کے بنانے والوں کے درمیان جاری تنازع اب دہلی ہائی کورٹ سے سپریم کورٹ میں چلا گیا ہے۔ ۲۷؍ جولائی کو دہلی ہائی کورٹ نے فلم کے ٹیزر اور متعلقہ تشہیری مواد کو سوشل میڈیا سے ہٹانے کا حکم دیا۔ اس فیصلے کے بعد فلم کے پروڈیوسر امیت جانی نے کہا تھا کہ وہ سپریم کورٹ سے رجوع کریں گے۔ اب اس نے ہائی کورٹ کے حکم کو چیلنج کرتے ہوئے ایک عرضی دائر کی ہے۔ بنانے والوں کا دعویٰ ہے کہ دہلی ہائی کورٹ کا حکم ان کی آزادی اظہار پر قدغن لگاتا ہے۔ امیت جانی نے سپریم کورٹ سے دہلی ہائی کورٹ کے حکم پر روک لگانے کی درخواست کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ فلم بنانا اور کسی عوامی تقریب کو اپنے نقطہ نظر سے پیش کرنا آزادی اظہار کے دائرے میں آتا ہے۔ اس سے پہلے، میکرز نے دہلی ہائی کورٹ میں دلیل دی تھی کہ ٹیزر میں سلمان خان کا نام براہ راست نہیں تھا۔ ان کے وکیل نے کہا کہ یہ صرف ایک ٹیزر تھا اور اس میں کوئی ڈیپ فیک یا مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ ویڈیو استعمال نہیں کی گئی۔ پورا معاملہ سلمان خان کی درخواست سے شروع ہوا، جس میں انہوں نے فلم میں اپنے نام، چہرے اور شناخت کے مبینہ استعمال پر اعتراض کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ فلم ۱۹۹۸ء کے کالے ہرن کے شکار سے متعلق واقعات پر مبنی ہے اور اس کی تصویر کو اس انداز میں پیش کیا گیا ہے جس سے عوام میں ان کے بارے میں غلط تاثر پیدا ہو سکتا ہے۔ سلمان نے اسے اپنی شخصیت کے حقوق کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ جون ۲۰۲۶ء میں، دہلی ہائی کورٹ نے ان کی درخواست پر فلم بنانے والوں کو نوٹس جاری کیا۔ فلم کا ٹیزر ریلیز ہونے پر تنازع مزید بڑھ گیا۔ سلمان کی جانب سے دائر کی گئی درخواست میں کہا گیا تھا کہ ٹیزر میں کردار ان سے خاصی مماثلت رکھتا ہے۔ فلم میں کردار کو سلمان سے جوڑنے کے لیے بریسلیٹ جیسی اشیاء کا استعمال کیا گیا تھا۔ ٹیزر میں کئی ایسے اشارے ہیں جو ناظرین کو آسانی سے سلمان خان اور ان کے ماضی کے کالے ہرن کیس سے جوڑ سکتے ہیں۔ سلمان کے وکیل نے عدالت میں کہا تھا کہ سلمان کو چار میں سے تین مقدمات میں بری کر دیا گیا ہے جبکہ ایک میں سزا پر روک لگا دی گئی ہے۔ اس کے باوجود فلم میں انہیں اس انداز میں پیش کیا گیا ہے جس سے ان کی شبیہ کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ سلمان کے خلاف کچھ مقدمات ابھی بھی عدالت میں زیر التوا ہیں، اس لیے ان پر مبنی کہانی ان کے منصفانہ ٹرائل کے حق کو متاثر کر سکتی ہے۔ ۲۷؍ جولائی کو کیس کی سماعت کرتے ہوئے دہلی ہائی کورٹ نے فلم کے ٹیزر اور متعلقہ آن لائن پروموشنل مواد کو ہٹانے کا حکم دیا۔

میں ذاتی طور پر شادی کے بعد ماں بیٹی جیسا رشتہ چاہتی ہوں: میناکشی

بالی ووڈ فلموں میں ایک عرصے سے ساس اور بہو کے رشتے کو ایک مخصوص انداز میں پیش کیا جاتا رہا ہے

بالی ووڈ فلموں میں ایک عرصے سے ساس اور بہو کے رشتے کو ایک مخصوص انداز میں پیش کیا جاتا رہا ہے۔ کبھی معمولی باتوں پر جھگڑتے ہوئے دکھائے جاتے ہیں تو کبھی ساس کو سخت عورت اور بہو کو پریشان عورت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ بالی ووڈ فلموں میں ایک عرصے سے ساس اور بہو کے رشتے کو ایک مخصوص انداز میں پیش کیا جاتا رہا ہے۔ کبھی معمولی باتوں پر جھگڑتے ہوئے دکھائے جاتے ہیں تو کبھی ساس کو سخت عورت اور بہو کو پریشان عورت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ یہ رشتہ ۹۰ء کی دہائی کی کئی فلموں میں کہانی کا ایک بڑا حصہ تھا۔ اب تجربہ کار اداکارہ میناکشی شیشادری نے بھی فلموں میں دکھائے جانے والے اس رشتے پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اپنی فلم ”گھر ہو تو ایسا“ کو یاد کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ساس اور بہو کے رشتے کو اکثر اسکرین پر منفی انداز میں پیش کیا جاتا ہے جب کہ حقیقی زندگی میں یہ محبت اور افہام و تفہیم کا ہونا چاہیے۔ میناکشی شیشادری نے انسٹاگرام پر اپنی ۱۹۹۰ء کی فلم ”گھر ہو تو ایسا“ کے مشہور گانے ”جنوری فروری“ کی ویڈیو پوسٹ کیا۔ ویڈیو میں وہ کافی اسٹائلش لگ رہی تھیں۔ اس نے گانے پر اپنے ڈانس کی چالوں اور تاثرات کے ساتھ یادیں تازہ کیں۔ میناکشی نے فلم کے بارے میں یہ ویڈیو شیئر کیا اور اس میں ساس بہو کے رشتے کو دکھایا گیا ہے۔ انہوں نے لکھا ”فلم ’گھر ہو تو ایسا‘ میں میں نے ایک بہو کا کردار ادا کیا جو اپنی ساس کے بدتمیزی کے سامنے کھڑے ہونے سے انکار کرتی ہے۔ تجربہ کار اداکارہ بندو نے میری ساس کا کردار ادا کیا۔ میرے کردار نے انہیں کچھ سخت سبق سکھائے۔“ انہوں نے مزید لکھا ”فلم میں ساس اور بہو کے درمیان تنازعات کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا، ساتھ ہی ساتھ کامیڈی اور ڈرامے کو بھی شامل کیا گیا۔ کہانی میں کراٹے کے مناظر بھی پیش کیے گئے۔ فلم میں گھریلو رشتوں سے جڑے ایک سنگین مسئلے کو شائقین کے سامنے تفریحی انداز میں پیش کیا گیا۔ فلم میں بہو اپنی ساس کے بدتمیزی اور بدتمیزی کا سامنا کرتی ہے۔“ میناکشی نے ”گھر ہو تو ایسا“ میں سیما کمار کا کردار ادا کیا، امر کی بیوی کا کردار انیل کپور نے ادا کیا۔ فلم میں سیما کو ایک مضبوط اور نڈر خاتون کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔ وہ اپنے سسرال میں ہونے والی زیادتی کو برداشت کرنے کے بجائے اس کی مخالفت کرتی ہے۔ دریں اثنا، بندو نے ایک ساس کا کردار ادا کیا جو اپنی بہو کے ساتھ سخت اور منفی رویہ رکھتی ہے۔ بندو کا کردار بھی فلم کے یادگار کرداروں میں سے ایک تھا۔ ان دنوں فلموں میں ساس بہو کو اکثر ایسے ہی انداز میں پیش کیا جاتا تھا۔

خیام: اداکار بننے کا خواب دیکھنے والے عظیم موسیقار، جن کی دھنیں آج بھی دلوں میں زندہ ہیں

اداکار بننے کا خواب لیے گھر سے بھاگنے والے خیام نے اپنی مدھر دھنوں سے ہندوستانی فلمی موسیقی کو نئی پہچان دی ’کبھی کبھی‘ اور ’امراؤ جان‘ سمیت ان کی متعدد فلموں کے گیت آج بھی مقبول ہیں

خیام ہندوستانی فلمی موسیقی کی ان عظیم شخصیات میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے اپنی مدھر، دلنشیں اور منفرد دھنوں سے تقریباً پانچ دہائیوں تک موسیقی کے شائقین کو مسحور کیے رکھا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ جس شخص نے موسیقی کی دنیا میں اتنا بڑا مقام حاصل کیا، اس کا ابتدائی خواب موسیقار بننا نہیں بلکہ اداکار بننا تھا۔ خیام کا اصل نام محمد ظہور خیام ہاشمی تھا۔ وہ 18 فروری 1927 کو غیر منقسم پنجاب کے ضلع نواں شہر کے گاؤں راہون میں پیدا ہوئے۔ خیام بچپن ہی سے فلموں اور موسیقی کے شیدائی تھے۔ وہ اکثر گھر سے چھپ کر فلم دیکھنے شہر چلے جاتے، جس سے اہل خانہ خاصے پریشان رہتے تھے۔ صرف 10 برس کی عمر میں اداکار بننے کا خواب لیے وہ گھر سے بھاگ کر دہلی میں اپنے چچا کے پاس پہنچ گئے۔ چچا نے انہیں اسکول میں داخل کرایا، لیکن موسیقی اور گائیکی میں ان کی غیر معمولی دلچسپی دیکھ کر موسیقی سیکھنے کی اجازت بھی دے دی۔ خیام نے موسیقی کی ابتدائی تعلیم پنڈت امرناتھ اور پنڈت حسن لال۔ بھگت رام سے حاصل کی۔ اسی دوران ان کی ملاقات معروف موسیقار جی ایس چشتی سے ہوئی۔ خیام کی آواز سن کر چشتی نے انہیں اپنا معاون بنا لیا۔ تقریباً چھ ماہ ان کے ساتھ کام کرنے کے بعد خیام 1943 میں لدھیانہ واپس آ گئے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران وہ فوج میں بھی بھرتی ہوئے اور تقریباً دو سال فوج میں گزارے۔ فوج سے واپسی کے بعد خیام ایک بار پھر جی ایس چشتی سے وابستہ ہوگئے اور موسیقی کی باریکیاں سیکھیں۔ تاہم اداکار بننے کا خواب اب بھی ان کے دل میں موجود تھا۔ اسی خواہش کے ساتھ وہ ممبئی پہنچے اور 1948 میں ایس ڈی نارنگ کی فلم ’یہ ہے زندگی‘ میں بطور اداکار کام کرنے کا موقع حاصل کیا، لیکن اس کے بعد اداکاری میں انہیں کوئی نمایاں کامیابی نہیں ملی۔ بالآخر موسیقی ہی ان کی اصل پہچان بن گئی۔ خیام نے ابتدا میں بلبو سی رانی، اجیت خان اور دیگر موسیقاروں کے ساتھ معاون کی حیثیت سے کام کیا۔ 1950 میں انہوں نے فلم ’بی بی‘ کے لیے موسیقی ترتیب دی۔ محمد رفیع کی آواز میں گایا گیا گیت ’اکیلے میں وہ گھبرائے تو ہوں گے‘ ان کے کیریئر کا پہلا نمایاں ہٹ ثابت ہوا۔ 1953 میں فلم ’فٹ پاتھ‘ نے انہیں سنجیدہ موسیقار کے طور پر پہچان دلائی۔ دلیپ کمار اور مینا کماری کی اداکاری والی اس فلم کے گیت ’شامِ غم کی قسم‘ سمیت کئی نغمے مقبول ہوئے، اگرچہ فلم باکس آفس پر کامیاب نہ ہوسکی۔ خیام کی اصل بڑی کامیابی 1958 میں فلم ’پھر صبح ہوگی‘ سے آئی۔ اس فلم کے موسیقار کے طور پر انتخاب کے لیے انہیں خاصی جدوجہد کرنا پڑی۔ نغمہ نگار ساحر لدھیانوی کا اصرار تھا کہ فلم کے گیتوں کے ساتھ خیام ہی انصاف کر سکتے ہیں۔ خیام نے فلم کے مشہور گیت ’وہ صبح کبھی تو آئے گی‘ کے لیے کئی دھنیں تیار کیں، جنہیں راج کپور نے بھی پسند کیا۔ یوں ساحر اور خیام کی تخلیقی شراکت نے ایک ایسا نغمہ دیا جو آج بھی کلاسک کا درجہ رکھتا ہے۔ 1961 میں ’شولا اور شبنم‘ کے گیت ’جیت ہی لیں گے بازی ہم تم‘ اور ’جانے کیوں ڈھونڈتی رہتی ہیں یہ آنکھیں مجھ میں‘ نے خیام کی موسیقی کا ایک اور خوبصورت رخ سامنے رکھا۔ تاہم 1970 کی دہائی کے آغاز میں ان کی فلمیں تجارتی کامیابی حاصل نہ کر سکیں اور ایک وقت ایسا بھی آیا جب فلمی دنیا نے ان سے تقریباً منہ موڑ لیا۔ پھر 1976 میں ’کبھی کبھی‘ نے خیام کی قسمت بدل دی۔ ساحر لدھیانوی کے الفاظ اور خیام کی دھنوں نے ’کبھی کبھی میرے دل میں خیال آتا ہے‘، ’میں پل دو پل کا شاعر ہوں‘ اور دیگر نغموں کو لازوال بنا دیا۔ اس فلم کے لیے خیام کو بہترین موسیقار اور ساحر کو بہترین نغمہ نگار کا فلم فیئر ایوارڈ بھی ملا۔ اس کے بعد ’نوری‘، ’ترشول‘ اور ’تھوڑی سی بے وفائی‘ جیسی فلموں نے خیام کی مقبولیت مزید بڑھائی۔ تاہم 1981 کی ’امراؤ جان‘ ان کے کیریئر کا سب سے یادگار پڑاؤ ثابت ہوئی۔ ’دل چیز کیا ہے‘ اور ’ان آنکھوں کی مستی کے‘ جیسی غزلوں نے آشا بھوسلے کی گائیکی کو بھی ایک نئی شناخت دی۔ آشا بھوسلے کو اس فلم کے لیے نیشنل ایوارڈ ملا، جبکہ خیام کو بھی بہترین موسیقی کے لیے نیشنل فلم ایوارڈ اور فلم فیئر ایوارڈ سے نوازا گیا۔ 1990 کی دہائی میں فلمی موسیقی کے بدلتے معیار سے مایوس ہو کر خیام نے فلمی دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ 2006 میں فلم ’یاترا‘ کے ذریعے انہوں نے طویل وقفے کے بعد دوبارہ موسیقی دی، اگرچہ فلم کامیاب نہ ہوسکی۔ اپنی سادگی، تخلیقی انفرادیت اور شاعرانہ موسیقی کے باعث خیام نے فلمی دنیا میں ایک ایسا مقام بنایا جسے وقت بھی مٹا نہیں سکا۔ 19 اگست 2019 کو 92 برس کی عمر میں ان کا انتقال ہوگیا، لیکن ان کی دھنیں آج بھی موسیقی کے شائقین کے دلوں میں اسی تازگی کے ساتھ زندہ ہیں۔ بالی ووڈ کے مایہ ناز اور سدا بہار موسیقی کے خالق محمد ظہور خیام ہاشمی (جو دنیا بھر میں خیام کے نام سے مشہور ہیں) بنیادی طور پر ایک اداکار اور گلوکار بننا چاہتے تھے لیکن قسمت انہیں موسیقی کے ایسے سنگھاسن پر لے آئی جہاں وہ تاریخ کا ایک انمٹ باب بن گئے۔ ان کا یہ خواب مشہور زمانہ گلوکار اور اداکار کے ایل سہگل سے متاثر تھا۔ اگرچہ وہ پردہ سیمیں پر بطور ہیرو جلوہ گر نہ ہو سکے، مگر ان کی بنائی ہوئی مدھر دھنوں نے فلمی دنیا کو وہ لازوال گیت دیے جو آج بھی لاکھوں دلوں کی دھڑکن ہیں۔